اردو ترجمہ

الاستفتاء

ضمیمہ حقیقۃ الوحی

تصنیف

حضرت مرزا غلام احمد قادیانی
مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام

الاستفتاء مع اردو ترجمہ

بسم اللّٰہ الرّحمٰن الرّحیم

نحمدہٗ ونصلی علٰی رسولہ الکریم وعلٰی عبدہ المسیح الموعود

پیش لفظ

حضرت مسیح موعود ومہدی معہود علیہ السلام نے اپنی مشہور کتاب حقیقۃ الوحی کے ضمیمہ کے طور پر الاستفتاء عربی زبان میں تحریر فرمایا تھا۔

عربک بورڈ ربوہ نے الاستفتاء کے عربی متن کو ایڈیشن اول کے مطابق کرنے اور سہو کتابت کے مقامات کی وضاحت اور اردو ترجمہ کی صحت کے سلسلہ میں گراں قدر کام کیا ہے۔

افادۂ عام کے لئے اسے اردو ترجمہ کے ساتھ شائع کیا جا رہا ہے۔ یہ اردو ترجمہ مرحوم جناب محمد سعید صاحب انصاری نے کیا تھا اور خاکسار نے اس ترجمہ پر نظر ثانی کی ہے اور کوشش کی ہے کہ اردو ترجمہ عربی متن کے عین مطابق ہو۔ اردو دان طبقہ کی سہولت کے لئے الاستفتاء کے عربی متن کے سطر بہ سطر اردو ترجمہ دیا جا رہا ہے۔

الاستفتاء میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے جو الہامات بطور نمونہ درج فرمائے ہیں ان کا اردو ترجمہ حضور کے ہی الفاظ میں حضور کی دوسری کتب سے لے کر شامل اشاعت کیا جا رہا ہے۔

﴿۱﴾

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

نَحۡمَدُ اللّٰہَ العَلیّ العَظِیم
وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الکَرِیم.
رَبَّنَا إِنَّنا جِئنَاکَ مَظْلُوْمِیْنَ فَافرُق بَیننَا وبَینَ القَومِ الظَّالِمِینَ

------ ❁ آمین ❁ ------

أمّا بعد.. فاعلموا ـ رحمکم اللّٰہ ـ أنّی قسّمت ھذہ الرّسالۃ عَلٰی قِسْمَین، وبوّبتھا علی بابَین؛ والغرض منه إتمام الحجّة علی أھل العناد، وکتبتھا بماء الدموع ونار الفؤاد، واختتمتھا علی خاتمةٍ متوکّلا علٰی ربّ العباد.☆

اَلْبَابُ الأوّل فی الاستفتاء

یا علماء الإسلام، وفقھاءَ ملّة خیر الأنام، أفتُونی فی رجلٍ ادّعی أنّه من اللّٰه الکریم، وھو یُؤمن بکتاب اللّٰه ورسوله الرؤوف الرحیم.

☆ قد الحقنا ھٰذہ الرسالة بکتابنا حقیقة الوحی و جعلناھا له ضمیمةً واشعنا بعضھا علیحدةً۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اللہ کے نام کے ساتھ جو بے انتہا رحم کرنے والا، بن مانگے دینے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔

ہم بزرگ و برتر اللہ کی ستائش کرتے اور اس کے رسول پر درود بھیجتے ہیں۔

اے ہمارے ربّ! ہم تیرے حضور مظلوم بن کر آئے ہیں سو تو ہمارے اور ظالم قوم کے درمیان فرق فرما۔

------ ❁ آمین ❁ ------

بعد ازیں، اللہ تم پر رحم فرمائے، جان لو کہ میں نے اس رسالے کو دو حصوں اور دو بابوں میں تقسیم کیا ہے۔ اور اس سے غرض معاندین پر اتمام حجت کرنا ہے۔ اور میں نے اسے آنسوؤں کے پانی اور دل کی حرارت سے تحریر کیا ہے اور بندوں کے رب پر توکل کرتے ہوئے اسے ایک خاتمہ پر ختم کیا ہے۔☆

استفتاء کا پہلا باب

اے اسلام کے علماء اور مخلوق میں سے بہترین وجود (محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم) کی ملت کے فقہاء! مجھے ایک ایسے شخص کے بارہ میں فتویٰ دو جس نے یہ دعویٰ کیا ہے کہ وہ خدائے کریم کی طرف سے ہے اور وہ اللہ کی کتاب اور اُس کے شفیق اور مہربان رسول پر ایمان لاتا ہے۔

☆ ہم نے اس رسالہ کو اپنی کتاب حقیقۃ الوحی کے ساتھ شامل کیا ہے اور اسے اس کتاب کا ضمیمہ بنایا ہے اور ہم نے اس کے کچھ نسخے الگ بھی شائع کئے ہیں۔

وأری اللّٰـه له أمورًا خارقةً للعادةِ، وأظهر الآياتِ المُنيرةَ وعجائب النُصرة.

وظهر فی زمنٍ هو من الدّين كالعُريان، وعلى صدر الإسلام كالسِّنانِ، وعلماءُ الوقت كَرجُلٍ رِجُلاه تتخاذلان، وخرج القساقسة فيه كبطل له سهْمانِ: سهم يذلّقونه ليجرّحُوا به ملّة الإسلام بالأكاذيب وأنواع البهتان، وآخر يفوّقونه ليُدخلوا به الناس فی أهل الصُّلبان. وتجدونهم كذئب عاثٍ، أو لِصٍّ ينهب الأثاث. وليس عندهم إلّا النقول، وما لا تقبله العقول. وليس عماد دينهم إلا خشب الكفّارة، وقد فُتح به كلّ باب للنفس الأمّارة. فهل أوحش وأفُحش من هٰذه العقيدة، وأبْعد من قبول الطبائع السعيدة؟

اور اللہ نے اس کے لئے خارق عادت امور دکھائے اور روشن کرنے والے نشانات اور نصرت کے عجائب ظاہر کئے۔

اور وہ ایسے زمانے میں ظاہر ہوا جو دین کے لحاظ سے ایک عریاں کی طرح ہے۔ اور اسلام کے سینے پر ایک برچھی کی طرح (پیوست) ہے۔ اور علماءِ وقت ایک ایسے شخص کی مانند ہیں جس کی دونوں ٹانگیں اس کا ساتھ نہیں دے رہیں۔ اور جس میں پادری لوگ ایک ایسے بہادر مرد کی طرح باہر نکل آئے ہیں جس کے پاس دو تیر ہیں۔ ایک تیر وہ جسے وہ اپنی فریب کاریوں اور مختلف النوع بہتانوں کے ساتھ ملت اسلام کو مجروح کرنے کیلئے تیز کرتے ہیں۔ اور دوسرا تیر وہ ہے جسے وہ لوگوں کو عیسائیت میں داخل کرنے کیلئے اپنی کمان پر چڑھاتے ہیں۔ تم ان (پادریوں) کو ایک تہس نہس کرنے والے تباہی پھیلانے والے بھیڑیئے کی طرح یا اثاثہ لوٹنے والے چور کی طرح پاؤ گے۔ اور ان کے پاس صرف روایات ہیں اور وہ کچھ ہے جسے عقل قبول نہیں کرتی۔ اُن کے دین کا ستون صرف کفّارے کی لکڑی ہے، اور اس سے نفسِ امّارہ کیلئے ہر دروازہ کھول دیا گیا ہے۔ پھر کیا اس سے بڑھ کر کوئی وحشتناک، فحش اور سعید طبائع کیلئے انتہائی نا قابلِ قبول عقیدہ ہوسکتا ہے؟

ثم يسبّون دين الله وخيرَ الأنام، وهٰذا أشدّ المصائب على الإسلام. والدّين الذى قائم على خشبٍ لا حاجة إلٰى تحقيقه، ولا يهدى العقل إلٰى تصديقه، بل تعافه فطرة طيّبة، وتفرّ من هٰذا الحديث، وتُطلّق بطلاقٍ ثلاثٍ مذهبَ التثليث. وأما صعود عيسٰى ونزوله فهو أمر يكذّبه العقل وكتاب الله القرآن، وما هو إلّا كتَعِلَّةٍ تُنام بها الصّبيان، أو كالتماثيل التى تلعب بها الجوارى والغلمان. ما قام عليه دليل وما شهد عليه برهان. فخلاصة الكلام أنّ هذا المدّعى ظهر فى هذه الأيام، عند كثرة الفتن وكثرة البدعات وضعف الإسلام.

وما وُجد فى أحواله قبل هٰذا الدعوٰى شىء من عادة الكذب والافتراء، لا فى زمن الشيب ولا فى زمن الفتَاء.

مزید برآں وہ (پادری) اللہ کے دین اور خیرالانام (حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم) کوگالیاں دیتے ہیں، اور یہ ﴿۲﴾ اسلام پر ایک نہایت شدید مصیبت ہے۔ اور ایسا دین جو محض ایک لکڑی پر قائم ہو اُس کی تحقیق کی کوئی ضرورت نہیں، اور نہ عقل اس کی تصدیق کی طرف رہنمائی کرتی ہے۔ بلکہ پاک فطرت اس سے نفرت کرتی اور ایسی باتوں سے بھاگتی ہے اور تثلیث کے مذہب کو تین طلاقیں دیتی ہے اور رہا (حضرت) عیسیٰؑ کے صعود اور نزول کا مسئلہ تو اسے عقل اور اللہ کی کتاب قرآن جھٹلاتی ہے۔ اور وہ محض ایک لوری کی طرح ہے جس سے بچوں کو سلایا جاتا ہے یا گڑیاں ہیں جن سے لڑکیاں اور لڑکے کھیلتے ہیں۔ جس پر نہ تو کوئی دلیل قائم ہوئی ہے اور نہ کسی برہان نے اس کی گواہی دی۔ پس خلاصۂ کلام یہ کہ یہ مدّعی اس زمانے میں ظاہر ہوا جس میں فتنوں اور بدعات کی کثرت تھی اور اسلام پر ضعف طاری تھا۔

نیز اس دعویٰ سے پہلے اس کے احوال میں جھوٹ اور افترا کی کسی عادت کا شائبہ تک نہیں پایا گیا۔ نہ بڑھاپے کے زمانے میں اور نہ جوانی کے عالم میں۔

وما وُجد فی عمله شیءٌ یخالف سنّة خیر الأنبیاء ، بل یؤمن بکلّ ما جاء به الرسول الکریم من الأحکام والانباء ، وبکلّ ما ثبت من نبیّنا سیّد الأتقیاء . وإنه من أُسَاة الهویٰ، وقد أسا جُرُحَ الذنوب وداویٰ، وجاء لیُؤسّی بین الوریٰ، ویوصل بالامّة الآخرة أممًا أولٰی. ولو بغیتَ له الأُسٰی، لوجدت فیه أُسوة المصطفٰی، یقتدی به فی کلّ سُنن الهُدیٰ.وسعَی العدا کلّ السَّعْی وسقطوا علیه کالبلاء ، وتقصّوا أمره بکل الاستقصاء ، لیجدوا فیه نقصًا أو یَعْثِرُوا علی قولٍ منه فیه مخالفة الملّة الغرّاء، وخاضوا فی سوانحه من مقتضی البغض والشحناء . فما وجدوا مع شدّة عداوتهم سبیلًا إلی القدْح والزرُی والازدراء ، ولا طریق عمل یُحْمَل علی الأغراض والأهواء.

اوراس کے عمل میں بھی کوئی ایسی چیز نہیں پائی گئی جو خیر الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کے مخالف ہو۔ بلکہ وہ ان تمام احکام اور پیش گوئیوں پر ایمان رکھتا ہے جو رسول کریمؐ لے کر آئے تھے۔اور ہراس بات پر ایمان رکھتا ہے جو تمام متقیوں کے سردار ہمارے نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) سے ثابت ہے۔اور وہ ایمان رکھتا ہے کہ آپ نفسانی خواہشات کے معالج ہیں۔آپؐ نے تمام گناہوں کے زخموں کا علاج اور مداوا کیا اور آپؐ اس لئے تشریف لائے تا کہ آپؐ تمام جہان کی اصلاح فرماویں۔ اور آخری امت کا رشتہ پہلی امتوں سے جوڑیں۔اور اگر تو اس کے اعمال کے نمونہ کا متلاشی ہے تو ضرور اُس میں مصطفٰیؐ کا اُسوہ پائے گا۔ہدایت کی تمام راہوں میں وہ آپ کی پیروی کرتا ہے۔دشمنوں نے پوری کوشش کی اور بلا کی طرح اس پر ٹوٹ پڑے۔اوراس کے معاملہ کی پوری چھان بین کی تا کہ اس کے کسی ایسے قول پر اطلاع پاویں جس میں ملت بیضاء کی مخالفت ہو۔اور بمقتضائے بغض وعناد وہ اس کے سوانح کے مطالعہ میں جُت گئے لیکن اپنی شدت عداوت کے باوجود وہ جرح وقدح اور نکتہ چینی اور تحقیر کے لئے کوئی راہ نہ پا سکے۔ اور نہ ہی انہوں نے کوئی ایسا طریقِ کار پایا جسے خود غرضی اور خواہشات پر محمول کیا جا سکے۔

وكان فی أوّل زمنه مستورًا فی زاوية الخمول، لا يُعرف ولا يُذكر، ولا يُرجٰى منه ولا يحذرُ، ويُنكر عليه ولا يُوقَّر، ولا يُعَدّ فی أشياءٍ يُحدَّث بها بين العوام والكُبراءِ، بل يُظَنّ أنه ليس بشیءٍ، ويُعرَض عن ذكره فی مجالس العقلاء. وبشّره ربّه فی ذالک الزمن بأنّه معه وأنه اختاره، وأنه أدخله فی الأحبّاء. وأنّه سيرفع ذكره ويُعْلی شأنه ويعظّم سُلطانهٗ فيُعرَف بين النّاس، ويُذكَر فی مشارق الأرض ومغاربها بالذكر الجميل والثناء وتُشاع عظمته فی الأرض بأمر ربّ السماء، ويُعان من حضرة الكبرياء. وتأتيه من كلّ فجٍّ عميق أَفواجٌ بعد أفواجٍ، كبحرٍ موّاجٍ، حتی يكاد أن يسأم من كثرتهم،

اوروہ (مدعی) اپنے ابتدائی زمانہ میں گوشۂ گمنامی میں مستور تھا۔ نہ وہ پہچانا جاتا تھا اور نہ اس کا ذکر ہی کیا جاتا تھا۔ اور نہ تو اس سے کوئی امید کی جاتی تھی اور نہ ہی اس سے خوف کھایا جاتا تھا۔ اور اس پر عیب لگایا جاتا اور تعظیم نہ کی جاتی۔ اور اسے ان اشیاء میں شمار نہ کیا جاتا تھا جن کا چرچا عوام اور خواص میں ہوتا ہے۔ بلکہ اس کے متعلق یہ خیال کیا جاتا تھا کہ اس کی کوئی حیثیت نہیں اور عقل مندوں کی مجالس میں اُس کے ذکر سے اعراض کیا جاتا تھا۔ اور اس زمانہ میں اس کے رب نے اُسے بشارت دی کہ وہ اُس کے ساتھ ہے اور یہ کہ اُس نے اُسے چن لیا ہے اور اُسے (اپنے) پیاروں میں شامل کیا ہے۔ اور یہ کہ وہ ضرور اُس کے ذکر کو بلند کریگا اور اُس کی شان بہت بڑھائے گا اور اُس کو عظیم غلبہ دے گا۔ پس لوگوں میں اُسے شہرت دی جائیگی اور زمین کے مشرق و مغرب میں وہ ذکرِ جمیل اور ستائش کے ساتھ یاد کیا جائے گا۔ اور آسمان کے ربّ کے حکم سے اُس کی عظمت تمام روئے زمین پر پھیلا دی جائیگی۔ اور حضرت کبریاء کی جناب سے اس کی مدد کی جائیگی۔ اور فوج در فوج ٹھاٹھیں مارتے ہوئے سمندر کی طرح کثرت سے لوگ اس کے پاس ہر گہرے راستہ سے آئیں گے۔ قریب ہے کہ ان کی اس کثرت سے وہ اکتا جائے

﴿۳﴾

ويضيق صدره من رؤيتهم، ويروعه ما يروع العايلَ المعيّل عند كثرة العيال وحمل الاَعباء وقلّة المال.

ويفارق النّاسُ أوطانهم، ويُوطِنون قريته بما جذب الله إليه جَنانهم، فيتركون للقائه ملاقاة الرفقاء، وتتّقد لصُحبته الأكبادُ، ويرق برؤيته الفؤاد، وتحفِد فى أثره العباد، بكمال الصدق والإخلاص والصفاء، ويؤثرون له أنواع البلاء. ومنهم يكون قومٌ يقال لهم أصحاب الصفّة، يَسْكُنون فى بعض حجراته كالفقراء. تذوب أهواؤهم، وتجرى قلوبهم كالماء. ترى أعينهم تفيض من الدمع بما يعرفون الحقّ وبما يرون أنوار السماء. يقولون ربّنا إنّنا سمعنا مناديًا ينادى للإيمان،

اور انہیں دیکھنے سے اس کا سینہ تنگ ہو اور (قریب ہے) کہ اُسے وہ چیز خوفزدہ کرے جو ایک نادار عیال دار کو کثرت اولاد اور ذمہ داریوں کی ادائیگی اور مالی قلت کے وقت ڈراتی ہے۔

اور لوگ اپنے ہم وطنوں کو چھوڑ دیں گے اور اس کی بستی کو بوجہ اُس کشش کے جو اللہ نے اُن کے دلوں میں اس کیلئے رکھ دی ہے، اپنا وطن بنائیں گے۔ اور وہ اس کی ملاقات کی خاطر اپنے دوستوں کی ملاقات کو ترک کر دیں گے۔ اور اس کی صحبت کیلئے جگر جل رہے ہوں گے، اور اس کے دیدار سے دلوں میں رقّت پیدا ہوگی۔ اور اللہ کے بندے کمال سچائی اور اخلاص و صفا کے ساتھ اس کے پیچھے تیزی سے دوڑیں گے۔ اور اُس کی خاطر طرح طرح کے مصائب کو ترجیح دیں گے۔ اور اُن میں سے کچھ لوگ ایسے ہوں گے جنہیں اصحاب الصُفّہ کہا جائے گا۔ جو اس کے بعض حجروں میں فقراء کی طرح زندگی بسر کریں گے۔ اُن کی خواہشات پگھل جائیں گی اور اُن کے دل پانی کی طرح بہنے لگیں گے۔ اور اُن کے حق کو پہچاننے اور آسمانی انوار دیکھنے کے باعث تُو اُن کی آنکھیں آنسوؤں سے بہتی ہوئی دیکھے گا۔ وہ کہیں گے، اے ہمارے ربّ! یقیناً ہم نے ایک منادی کرنے والے کو سُنا جو ایمان کی منادی کر رہا تھا۔

ویکون لذاذۃ ووَجدًا شدیدًا کالعُرفاء . وبما أوجدھم اللّٰہ مطلوبھم یشکرون وتخرّ أرواحھم علی حضرۃ الکبریاء . وکذالک تأتی لھٰذا العبد من کلّ طرفٍ تحائفُ وھدایا وأموال وأنواع الأشیاء . ویعطیہ ربّہ برکۃً عظیمۃ، ونفسًا قاھرۃ، وجذبًا شدیدًا، کما قُدّر لہ من الابتداء .فتحفد الناس إلٰی بابہ والملوک یتبرّکون بثیابہ ویرجع إلٰی حضرتہ طوائف الملوک والأمراء.وتقوم أناسٌ من کل قومٍ لعداوتہ، ویجاھدون من کلّ الجھۃ لإجاحتہ، ویمکرون کلّ المکر لیطفئوا نورہ، ولیکتموا ظھورہ، ولیحقّروا شأنہ، ولیزیّفوا برھانہ، أو یقتلوہ، أو یصلّبوہ، أو ینفوہ من الأرض، أو یجعلوہ کبنی الغَبراء،

اور وہ عارفوں کی طرح کمال و جد اور سرور میں روئیں گے۔ اور اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے اُنہیں اُن کے مطلوب سے ملا دیا وہ شکر کریں گے۔ اور ان کی روحیں آستانۂ الٰہی پر سجدہ ریز ہوں گی، اور اس طرح اُس بندۂ خدا کے لئے ہر طرف سے تحفے تحائف ، اموال اور طرح طرح کی اشیاء آئیں گی۔ اور اُس کا ربّ اُسے عظیم برکت، اور غالب آنے والی روح اور شدید کشش عطا فرمائے گا جیسا کہ ابتدا ہی سے اُس کے لئے مقدّر تھا۔ لوگ اُس کے دروازے کی طرف دوڑے چلے آئیں گے اور بادشاہ اس کے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے۔ اور بادشاہوں اور اُمراء کے گروہ اُس کے دربار میں بار بار حاضر ہوں گے۔ اور ہر قوم میں سے لوگ اُس سے دُشمنی کرنے کے لئے اُٹھ کھڑے ہوں گے۔ اور ہر جہت سے اُس کی بیخ کنی کے لئے کوشش کریں گے۔ اور اُس کے نور کو بجھانے کے لئے وہ ہر قسم کی منصوبہ بندی کریں گے تا کہ اُس کے نور کو بجھا دیں تا کہ اُس کے غلبہ پر پردہ ڈالیں اور اُس کی شان گھٹائیں اور اُس کی دلیل کو کھوٹا قرار دیں۔ یا اُسے قتل کر دیں یا سُولی پر لٹکا دیں یا اُسے جلا وطن کر دیں یا خاک آلود فقیر بنا دیں

أو یجرّوہ إلی الحکّام بوَشْیِ الکلام وبتلوینہ وتزیینہ ببعض التّھم والافتراء ، أو یؤذوہ بإیذاءٍ ھو فوق کلّ نوع الإیذاء . فیعصمہ اللّٰہ من مکائدھم بفضلٍ من السّماء ، ویُقلّبُ مکرھم علیھم ویُخْزِیھم، فیَرْجِعُون خائبین خاسرین، کأنّھم لَیْسوا من الأحیاء . ویُتمّ اللّٰہ علیہ ما وعد من النعم والآلاء . ولن یُّخلف اللّٰہ وَعْدَہ لعبدہ ولا وعیدہ لِلاَعْداء .

﴿۴﴾

ذالک من أنباء اللّٰہ التی اُوْحِیَ إلٰی ھٰذا العبد قبل وقوعھا، وھی کُتبتُ وطُبعتُ وأشیعتُ فی البلاد وفی الأدانی والأمراء ، وأرسلتُ إلی أقوام ودیارٍ، وجُعل کلّ قوم علیھا کالشھداء . وإنھا أشیعتُ فی زمن مضٰی علیہ سِتّ وعشرون سنۃً إلٰی زمننا ھٰذا،

یا وہ چغل خوری کرتے ہوئے اُسے حکام کے پاس گھسیٹ کر لے جائیں، چغلخوری اور بات کو بعض تہمتوں اور افتراء کے ساتھ بنا سنوار کر پیش کرتے ہوئے یا اسے اذیت دیں ایسی اذیت جو ایذاء کی ہر قسم میں سے اذیت ناک ہو لیکن اس کے باوجود اللہ اپنے آسمانی فضل کے ذریعہ اسے ان کی ناپاک تدبیروں سے محفوظ رکھے گا اور ان کی تدبیروں کو انہیں پر الٹا دے گا۔ اور انہیں رسوا کرے گا۔ جس پر وہ ناکام و نامراد لوٹیں گے ایسے طور پر کہ گویا وہ زندوں میں نہیں۔ اور جن نعمتوں اور انعاموں کا اس سے وعدہ کیا ہے اللہ اسے پورا کرے گا اور اللہ تعالیٰ اپنے بندے کے لیے اپنے وعدہ اور دشمنوں کے لئے اپنی وعید کے خلاف ہرگز نہیں کرے گا۔

یہ اللہ تعالیٰ کی ان پیش خبریوں میں سے ہے جو اس بندہ کو ان کے وقوع سے پہلے ہی وحی کی گئیں۔ جنہیں ملکوں میں اور عوام اور امراء طبقہ کے لوگوں میں لکھ کر اور طبع کر کے شائع کر دیا گیا تھا اور انہیں مختلف اقوام اور ملکوں کو بھیج دیا گیا تھا۔ اور اس طرح ہر قوم کو اس کا گویا گواہ بنا دیا گیا۔ اور یہ پیش خبریاں ہمارے اس زمانہ سے چھبیس سال قبل شائع کر دی گئی تھیں۔

ولم يكنْ فی ذالک الوقت أثر من نتائجها وما عثر علٰی وقوعها أحد من أهل الآراء ، بل كان كلّ رجل يستبعد وقوعها، ويضحک عليها، ويَحسبها افتراءً، أو من قبيل حديث النفس بمقتضی الأهواء، أو من وساوس الشيطان لا من حضرة الكبرياء. وإن هٰذه الأنباء مرقومة فی البراهين الاَحْمديّة، ومندرجة فی مواضعها المتفرّقة، التی هی من تصانيف هذا العبد فی اللسان الهندية، ومَن شکّ فيها فليرجعْ إلی ذالک الكتاب، وليقرأْها بصحّة النيّة، وليتّق اللّٰه، وليفكّرْ فی عظمة هذه الأخبار، وجلالة شأنها وعلُوّ برهانها، وبُعدها عن هٰذا الزمان، وبريقها ولمعانها. وهل لأحد قوّة أن ينبئ كمثلها من دون اِعْلام عالِمِ الأشياء ؟ وإنّها أنباء كثيرة، منها ذكرْنا ومنها لم نذكر،وكفٰی هٰذا القدر للأتقياء، الذين يخافون اللّٰه، و إذا وجدوا حقًّا وجلتْ قلوبهم

اس وقت ان خبروں کے نتائج کا نام ونشان تو درکنار کوئی اہل الرائے ان کے وقوع پذیر ہونے کو ناممکن سمجھتا تھا، بلکہ ہر شخص ان پر ہنسی اڑاتا اور انہیں افتراء اور من گھڑت خیال کرتا اور بتقاضائے خواہشات نفسانی انہیں حدیث النفس کی قبیل سے تصور کرتا یا انہیں حضرت الکبریاء کی طرف سے نہیں بلکہ شیطانی وساوس سے خیال کرتا تھا۔ جب کہ یہ سب خبریں براہین احمدیہ کے متفرق مقامات میں درج شدہ ہیں۔ جو اس عاجز کی اردو تصانیف میں سے ہے اور جس شخص کو ان خبروں کے متعلق کوئی شک وشبہ ہو تو اسے چاہیے کہ وہ اس کتاب (براہین احمدیہ) کی طرف رجوع کرے اور اسے صحت نیت کے ساتھ پڑھے اور خوف خدا کرے اور ان خبروں کی عظمت اور ان کی جلالت شان اور ان کے دلائل کی رفعت پر غور کرے اور اس زمانہ پر بھی کہ کتنی دیر پہلے (یہ شائع کی گئیں اور) ان کی تابانی اور چمک دمک پر غور کرے۔ کیا کسی شخص کو یہ قدرت حاصل ہے کہ وہ تمام اشیاء کے جاننے والے خدا سے علم حاصل کئے بغیر ایسی خبریں دے سکے۔ یہ بہت سی خبریں ہیں جن میں سے بعض کا ہم نے ذکر کیا ہے اور بعض کا ذکر نہیں کیا۔ اور اس قدر پیش گوئیاں ان تقویٰ شعار لوگوں کے لئے کافی ہیں جو اللہ سے ڈرتے ہیں اور جب وہ حق کو پا جائیں تو ان کے دل لرز جاتے ہیں

ولا یمرّون علیہ کالأشقیاء ، ویقولون ربّنا آمنّا فاکتبنا فی عبادک المؤمنین وفی الشہداء.

ثم اعلموا، رحمکم اللّٰہ، أن زمن ہٰذہ الأنباء کان زمنًا لم یکنْ فیہ أثر من ظہورہا، ولا جلوۃ من نورہا، ولا باب إلٰی مستورہا، بل کان الأمر أمرًا مخفیّا من الأعین والآراء ، وکان ہٰذا العبد مستورًا فی زاویۃ الاختفاء، لا یعرفہ أحد إلا قلیل من الذین ﴿۵﴾
کانوا یعرفون أباہ فی الابتداء . وإن شئتم فاسألوا أہل ہٰذہ القریۃ التی تُسمَّی قادیان، واسألوا مَن حولہا مِن قری المسلمین والمشرکین والأعداء. وفی ذالک الوقت خاطبہ اللّٰہ تعالٰی وقال: أنت منّی بمنزلۃِ توحیدی وتفریدی. فحان أن تُعان وتُعرَف بین النّاس .یأتون مِن کلّ فجٍّ عمیق. یأتیک مِن کلّ فجٍّ عمیق.

اور وہ بدبختوں کی طرح اس سے نہیں گزر جاتے اور وہ یہ دعا کرتے ہیں کہ اے ہمارے رب ہم ایمان لے آئے ہیں پس تو ہمیں اپنے مومن بندوں اور گواہوں میں لکھ لے۔

اور پھر تم جان لو اللہ تم پر رحم فرمائے ان خبروں کا زمانہ وہ ہے جس میں ان کے ظہور کا کوئی نشان نہ تھا نہ ان کا نور جلوہ آراء تھا اور نہ ہی ان کے مخفی امور تک کوئی دروازہ تھا۔ بلکہ یہ معاملہ لوگوں کی آنکھوں اور خیالات سے مخفی تھا اور یہ بندہ گوشہء گمنامی میں مستور تھا۔ اسے صرف وہ تھوڑے سے لوگ جانتے تھے جو ابتدا سے اس کے والد سے آشنا تھے اگر تم چاہو تو اس بستی کے رہنے والوں سے جس کا نام قادیان ہے اور اس کے اردگرد مسلمانوں ، مشرکوں اور دشمنوں کی بستیوں کے رہنے والوں سے بھی پوچھ لو۔ ایسے وقت میں اللہ تعالیٰ اس سے مخاطب ہوا اور فرمایا تُو مجھ سے ایسا ہے جیسا میری توحید اور تفرید۔پس وہ وقت آتا ہے کہ تو مدد دیا جائے گا اور دنیا میں مشہور کیا جائے گا۔وہ مدد ہر ایک دور کی راہ سے تجھے پہنچے گی اور ایسی راہوں سے پہنچے گی کہ وہ راہ لوگوں کے بہت چلنے سے جو تیری طرف آئیں گے، گہرے ہو جائیں۔

ینصرک رجال نوحی إلیھم من السماء. إذا جاء نصر اللّٰہ وانتھٰی أمر الزمان إلینا. ألیس ھذا بالحقّ. ولا تصعِّرُ لخلق اللّٰہ، ولا تسأمُ من الناس. ووَسِّعُ مکانک للواردین من الأحبّاء. ھذہ أنباء من اللّٰہ مضٰی علیھا ستّ وعشرون سنۃ إلٰی ھٰذا الوقت من وقت الإیحاء. وإنّ فی ذالک لآیۃ للعقلاء.

ثم بعد ذالک أیّد اللّٰہ ھٰذا العبد کما کان وعدہ بأنواع الآلاء وألوان النعماء. فرجع إلیہ فوج بعد فوج من الطلباء، بأموال وتحایف وما یسّر من الأشیاء، حتّی ضاق علیھم المکان وکاد أن یسأم من کثرۃ اللقاءِ. ھناک تمّ ما قال اللّٰہ صدقا وحقّا، ومَن أوفٰی بوعدہ من حضرۃ الکبریاء؟

تیری مدد وہ لوگ کریں گے جن کے دلوں میں ہم الہام کریں گے۔ جب خدا کی مدد آئے گی اور زمانہ ہماری طرف رجوع کرے گا۔ تب کہا جائے گا۔ کہ کیا یہ شخص جو بھیجا گیا حق پر نہ تھا اور چاہیے کہ تو مخلوق الٰہی کے ملنے کے وقت چیں بہ جبین نہ ہو اور چاہیے کہ تو لوگوں کی کثرت ملاقات سے تھک نہ جائے اور تجھے لازم ہے کہ اپنے مکانوں کو وسیع کرے تا تجھ سے محبت کرنے والے آئیں گے ان کو اترنے کے لئے گنجائش ہو۔ یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے وہ پیش خبریاں ہیں جن پر وحی الٰہی سے اس وقت تک چھبیس ۲۶ سال کا زمانہ گذر گیا ہے۔ اور اس میں عقلمندوں کے لئے بہت بڑا نشان ہے۔

پھر اس کے بعد اللہ نے اپنے اس بندے کی تائید فرمائی جیسا کہ مختلف قسم کے انعامات اور طرح طرح کی نعمتوں کا اس کا وعدہ تھا جس کے نتیجہ میں متلاشیان حق فوج در فوج اس کے پاس اموال، تحفے اور ہر وہ چیز جو انہیں میسر تھی لے کر آئے یہاں تک کہ اب ان کے لئے جگہ تنگ ہوگئی اور قریب تھا کہ ملاقات کی کثرت کے باعث وہ اکتا جائے تا کہ جو اللہ نے فرمایا تھا وہ سچا اور حق ثابت ہو۔ اور حضرت کبریاء سے بڑھ کر اور کون وعدہ پورا کرسکتا ہے

وما استطاع عدوٌّ أن يمنع ما أراد اللّٰه من النصرة وإنزال الآلاء، حتى حلّ القدر الذی منعوه، وأُنجز الوعد الذی كذّبوه، وأُعطی ذالک العبد خطاب الخلافة من السماء. إنّ فی ذالک لآیة لمن طلب الحقّ وجاء بترک البغض والشحناء. فبيِّنوا توجَروا أيّها المتّقون: أهٰذا فعل اللّٰه أو تقوُّل الإنسان الذی اجترأ علی جناية الافتراء ليُحسَب من الذين يُرسَلون؟ وهل للمتجنّين أمان من تعذيب اللّٰه فی هٰذه الدنيا أو هم يعذَّبون؟

ثم أستفتيكم مرّةً ثانية أيها المتفقّهون، فاتّقوا اللّٰه وأفتونی كرجالٍ يخافون اللّٰه ولا يظلمون. يا فتيان.. رجل قال إنی من اللّٰه، ثم باهله المنكرون، لعلهم يغلبون. فأهلكهم اللّٰه وأخزی وأبطل ما كانوا يصنعون.

اور کسی دشمن کو یہ طاقت نہ ہوئی کہ جواللہ نے نصرت اور انعامات کے نازل کرنے کا ارادہ فرمایا ہے اسے روک سکے یہاں تک کہ وہ تقدیر نازل ہوئی جسے انہوں نے روکنا چاہا تھا اور وہ وعدہ پورا ہوگیا جسے انہوں نے جھٹلایا تھا اور اس بندے کو آسمان سے خلافت کا خطاب دیا گیا۔ اس میں ہر اس شخص کے لئے جو حق کو تلاش کرتا ہے اور بغض و کینہ چھوڑ کر آیا ہے بہت بڑا نشان ہے۔ پس اے تقویٰ شعارو! بیان کرو تمہیں اجر دیا جائے گا۔ کیا یہ اللہ کا فعل ہے یا کسی ایسے انسان کا من گھڑت کلام جس نے افترا کے گناہ پر جرأت کی ہے تا وہ رسولوں میں شمار کیا جائے۔ کیا ایسے مجرموں کے لئے اللہ کے عذاب سے اس دنیا میں کوئی امان ہے یا کہ ان کو عذاب دیا جاتا ہے۔

پھر اے فقیہو! میں تم سے دوسری مرتبہ فتویٰ طلب کرتا ہوں۔ پس اللہ کا تقویٰ اختیار کرو اور ایسے مردوں کی طرح مجھے فتویٰ دو جو اللہ سے ڈرتے ہیں اور ظلم نہیں کرتے۔ اے جوانو! ایک شخص جس نے دعویٰ کیا ہے کہ میں اللہ کی طرف سے ہوں۔ پھر اس کے منکرین نے اُس سے مباہلہ کیا تا شاید وہ غالب ہوجائیں لیکن اللہ نے انہیں ہلاک اور رسوا کیا اور ان کی تدابیر کو باطل کردیا

﴿۶﴾

وإن شئتم فاقرؤوا فی ھٰذا الکتاب قصصھم، وما صنع اللّٰہ بھم، ألیس ذالک حجّۃ علی قومٍ ینکرون؟☆

اور اگر تم چاہو تو اس کتاب میں ان کے واقعات اور جو اللہ نے ان سے سلوک روا رکھا ہے اسے پڑھو (اور سوچو کہ) کہ کیا یہ منکروں پر اتمام حجت نہیں؟☆

☆ الذین باھَلوا وماتوا بعد المباھلۃ منھم الرجل المسمّی بالمولوی غلام دستکیر القصوری، ومنھم الرجل المسمّی بالمولوی چراغ الدین الجمونی، ومنھم الرجل المسمّی بالمولوی عبد الرحمن محی الدین اللکوکی، ومنھم الرجل المسمّی بالمولوی إسماعیل العلی گرھی، ومنھم الرجل المسمّی بفقیر مرزا الدوالمیالی، ومنھم الرجل المسمّی بلیکرام الفشاوری، وکذلک رجال آخرون. أکثرھم ماتوا، وبعضھم رُدّوا إلی حیاۃ الخزی وقَطْعِ النسل ومعیشۃٍ ضَنْکٍ، وقد فصّلنا ذکرھم فی کتابنا ”حقیقۃ الوحی“، وھٰذا خلاصۃ الذکر لقوم یطلبون. ومنھم رجل مات فی ھذا الشھر.. أعنی ذا القعدۃ، وکان اسمہ سعد اللّٰہ، ولکن کان بعیدًا من السعادۃ. وکنتُ أُخبِرتُ بأنّہ یموت قبل موتی بالخزی والحرمان، ویقطع اللّٰہ نسلَہ، فکذالک مات بالخیبۃ والخسران. ھٰذا جزاء الذین یحاربون اللّٰہ ویکفرون برسلہ بالظلم والعدوان. منہ

☆ جن لوگوں نے مباہلہ کیا اور مباہلے کے بعد وہ ہلاک ہوگئے انہیں میں سے ایک شخص مسمی غلام دستگیر قصوری ہے۔ اسی طرح ان میں سے مولوی چراغ دین جمونی اور ایک اور شخص مولوی عبدالرحمان محی الدین لکھو کے ہے اور ایک اور شخص مولوی اسماعیل علی گڑھی اور مولوی فقیر مرزا دوالمیالی اور لیکھرام پشاوری ہے۔ اس طرح بہت سے اور لوگ ہیں۔ جن میں اکثر تو مر گئے اور ان میں سے بعض رسوائی اور بعض نسل کے انقطاع اور عسرت کی زندگی کی طرف لوٹا دیئے گئے ہم نے ان کا تفصیلی ذکر اپنی کتاب حقیقۃ الوحی میں کر دیا ہے اور یہ خلاصۂ ذکر ہے ان لوگوں کے لئے جو طالب حق ہیں۔ اور ان میں سے ایک وہ شخص بھی ہے جو اس ماہ یعنی ذوالقعدہ میں مرا اور اس کا نام سعد اللہ تھا لیکن اسکا سعادت سے کوئی واسطہ نہیں تھا اور مجھے خبر دی گئی تھی کہ وہ میری وفات سے قبل رسوائی اور محرومی سے مرے گا اور اللہ اس کی نسل منقطع کردے گا۔ چنانچہ وہ اسی طرح ناکام و نامراد مرا۔ یہ جزاء ہے ان لوگوں کی جو اللہ سے جنگ کرتے اور ظلم اور زیادتی سے اس کے رسولوں کا انکار کرتے ہیں۔ منہ

واللّٰــه نـصـره فی کلّ موطن، وجعله غالبًا علی أعدائه، وأنبأ به قبـل وقـوعــه، أليـس ذالک آية علی صدقه أيها العاقلون؟ أتجوّز عـقـولـكـم أن الـقـدّوس الذی لا يـرضـی إلّا بــالـصـالـحـات، ولا يـقـرّب أحدًا إلّا بالحسنات، هو يـحـب رجلًا فـاسـقًـا مفتـريًـا، ويـمـهّـلـه إلی عمرٍ أزْيَدَ من عمر نبيّـنـا عـلـيـه السلام، ويعادی من عـاداه ويـوالی من والاه، ويـنـزل لــه آيـاتٍ، ويـكـرمـه بتأييداتٍ، ويـنـصـره بـمـعجزات، ويخصّه ببـركات، ويظفره فی كل موطن علی أعدائه، ويعصمه من مواضع الـمـضـرّات، ومـواقع المعرّات، ويُهـلـک ويـخـزی مـن بـاهـلـه بسـخـطٍ مـن عـنـده، ويتجالد له، فيـــقـتـــل عـــدوّه بسيف مـــن الـسـمـاوات، مع أنه يعلم أنه يفتری عـلـی اللّٰه، ثم مع الافتراء يعرض عـلـی الـنـاس تلک المفتريات،

اللہ نے ہر معرکہ میں اس کی مدد فرمائی اور اسے اس کے دشمنوں پر غالب کیا اور قبل از وقوع اس کی خبر دی تو پھر اے عقلمندو! کیا یہ اس کی صداقت کا نشان نہیں؟ کیا تمہاری عقلیں جائز قرار دیتی ہیں کہ وہ خدائے قدوس جو صرف اور صرف نیکوں کو پسند فرماتا اور محض نیکیوں کی وجہ سے کسی کو اپنا مقرب بناتا ہے وہ کسی فاسق اور مفتری شخص سے پیار کرے اور ہمارے نبی علیہ السلام کی عمر سے بھی زیادہ اسے عمر دے۔ اور اس سے دشمنی کرنے والوں سے دشمنی اور اس سے دوستی رکھنے والوں سے دوستی کرے اور اس کے لئے نشانات نازل کرے۔ اور اسے تائیدات سے سرفراز کرے اور معجزات کے ساتھ اس کی مدد فرمائے۔ اور اپنی برکات سے اسے مخصوص کرے اور ہر میدان میں اس کے دشمنوں کے خلاف اسے فتح یاب کرے اور نقصان پہنچانے والی جگہوں اور تکالیف کے موقعوں سے اسے محفوظ رکھے اور جو شخص اس سے مباہلہ کرے وہ اسے اپنی ناراضگی سے ہلاک یا رسوا کرے اور اس کی خاطر شمشیر زن ہو کر آسمانی تلوار سے اس کے دشمن کو قتل کرے، باوجود اس کے کہ وہ جانتا ہے کہ یہ اللہ پر افتراء کر رہا ہے اور پھر اس افتراء کے ساتھ ساتھ وہ ان من گھڑت باتوں کو لوگوں کے سامنے پیش کرتا ہے

ليضلّ الذين لا يعلمون. فما رأيكم فى هٰذا الرجل.. أنصره اللّٰه مع افترائه، أو هو من عند اللّٰه ومن الذين يصدقون؟ وهل ينجو المتحلّمون الذين يقولون أُوحى إلينا وما أوحى إليهم شيء، وإنْ هم إلّا يكذبون؟

ثم أستفتيكم مرّةً ثالثة أيها العالمون.. انّ هٰذا الرجل الذى سمعتم ذكره وذكر ما منّ اللّٰه عليه.. قد أعطاه اللّٰه آيات أُخرى دون ذالك لعلّ الناس يعرفون. منها أن الشّهب الثواقب انقضّتُ له مرّتان، وشهد على صدقه القمران، إذا انخسفا فى رمضان، وقد أخبر به القرآن، إذ ذكرهما فى علامات آخر الزمان، ثم الحديث فصّل ما كان مجملًا فى الفرقان، وقد أنبأ اللّٰه بهما هذا العبد كما هى مسطورة فى "البراهين" قبل ظهورها

تا کہ وہ علم نہ رکھنے والوں کو گمراہ کرے۔ تمہاری اس شخص کے متعلق کیا رائے ہے۔ کیا اللہ نے اس کے افتراء کے باوجود اس کی مدد کی ہے۔ یا کہ وہ واقعی اللہ کی طرف سے ہے اور وہ ان لوگوں میں سے ہے جو صادق ہیں اور کیا جھوٹے خواب بین نجات پائیں گے جو کہتے ہیں کہ ہماری طرف وحی کی گئی ہے حالانکہ ان کو کچھ بھی وحی نہیں کی گئی اور وہ تو سراسر جھوٹ بولتے ہیں۔

پھر اے عالمو! میں تم سے تیسری دفعہ فتویٰ مانگتا ہوں کہ یہ شخص جس کا تم نے ذکر سنا اور ان احسانوں کا بھی ذکر سنا جو اللہ نے اس پر کئے۔ اسے اللہ نے ان کے علاوہ اور بھی کئی نشان عطا کئے تا کہ لوگ اسے پہچان سکیں۔ ان نشانوں میں سے ایک نشان شہب ثاقب ہیں جو اس کی تائید میں دو دفعہ ٹوٹ کر گرے۔ اور اس کی صداقت پر چاند اور سورج نے گواہی دی۔ جب انہیں رمضان میں گرہن لگا اور اس کی قرآن نے بھی خبر دی تھی جب اس نے آخری زمانے کی علامات میں ان دونوں کا ذکر کیا۔ پھر حدیث میں تفصیل کے ساتھ بیان کیا جو قرآن میں مجمل طور پر تھا۔ یقیناً اللہ نے ان دونوں نشانات کی اطلاع اس بندہ کو بھی دی جیسا کہ براہین احمدیہ میں بھی ان کے ظہور سے پہلے لکھا ہوا ہے۔

یــا فتیــان، إنّ فــی ذالک لآیة لـمـن کـانـت لـه عینـان. فبیِّنوا تـوجَروا.. أهذا فعل اللّٰه أو تقوُّل الإنسان؟

و منها أن اللّٰه أخبره بزلازل عظمٰی فی الآفاق وفی هٰذه الدیار، قبل ظهورها وقبل الآثار. فسمعتم مـا وقـع فـی هٰـذا الـمـلُک وفی الأقـطـار، وتـعلمون کیف نزلتْ غیاهب هٰذه الحوادث علی نوع الإنسـان، حتّی إن الشمس طلعتْ علی العمران، وغربتْ وهی خاویة عـلٰی عروشها، وسقطت السقوف عـلی السُّکّان، ومُلئت البیوت من الـمـوتٰی والأشـجـان. وانتـقـل الـمجالس من القصور إلی القبور، ومن المحافل إلی الطبق السافل، وظهـر أنّ هـذه الحیاة لیست إلّا کـالـزُّور، أو کـحـبـاب البحور. والـذین بقوا منهم کوَی الجزع قلوبَهم، وشقّت الفجیعة جیوبهم، ﴿۷﴾

اے عزیزو! یقیناً اس میں ہر اس شخص کے لئے نشان ہے جس کی دو آنکھیں ہیں۔ پس صاف صاف بیان کرو تا تم اجر پاؤ۔ کیا یہ اللہ کا فعل ہے یا کسی انسان کی بناوٹی باتیں؟

اور منجملہ ان نشانات کے ایک یہ بھی ہے کہ اللہ نے اس کو دور دراز علاقوں اور اس ملک میں عظیم زلزلوں کی ان کے ظہور اور آثار سے بھی پہلے خبر دی۔ سو تم سن چکے ہو جو (زلازل) اس ملک اور دنیا کے دوسرے حصوں میں وقوع پذیر ہوئے اور تم جانتے ہو کہ بنی نوع انسان پر ان حوادث کی شدید تاریکیاں اس طرح نازل ہوئیں کہ سورج طلوع تو آبادیوں پر ہوا لیکن غروب اس حالت میں ہوا کہ وہ آبادیاں اپنی چھتوں کے بل گر چکی تھیں۔ اور چھتیں اپنے مکینوں پر گری ہوئی تھیں اور گھر مُردوں اور غموں سے بھرے پڑے تھے اور مجالس محلات سے قبروں میں منتقل ہوگئیں۔ اور محفلیں زیر زمین چلی گئیں اور یہ بات ظاہر ہوگئی کہ یہ زندگی محض ایک فریب کی طرح ہے یا پھر سمندروں کے بلبلوں کی طرح۔ اور جو ان میں سے بچ گئے تو ان کے دلوں کو بے چینی نے داغ دیا اور صدمہ نے ان کے گریبان چاک کر دیئے

وانهدمتْ مقاصرهم التی کانوا يتنافسون فی نزولها، ويتغايرون فی حلولها. وما انقطعتْ سلسلة الزلازل وما ختمتْ، بل التی يُنتظر وقوعها هی أشدّ ممّا وقعتْ. إنّ فی ذالک لتبصرة لقومٍ يتّقون. فبيّنوا تُوجروا أيّها المقسطون.. أهذه آيات اللّٰه أو من أمور تنحتها المفتعلون؟ إنما المؤمنون رجالٌ إذا نطقوا صدقوا، وإذا حُكِّموا عدلوا ولا يظلمون. والذين يخافون الخلق كخوف اللّٰه ويُخفون الحقّ كأنّ الحق تجدَع آنافَهم، أو هم يُسجنون.. أولئک إناث فی حلل الرجال، وكَفَرة فی حلل الذين هم يؤمنون.

ومنها أن اللّٰه أخبر هذا العبد بظهور **الطاعون** فی هذه الديار، بل فی جميع الأعطاف والأقطار، وقال: الأمراض تشاع والنفوس تضاع ، فرأيتم افتراس الطاعون كما تفترس السّباع،

اور ان کے وہ محلات منہدم ہوگئے جن میں اترنے کیلئے ایک دوسرے سے مقابلہ کرتے اور ان میں ٹھہرنے پر غیرت کا اظہار کرتے تھے۔ اور زلزلوں کا یہ سلسلہ نہ منقطع ہوا، نہ ختم ہوا بلکہ جس زلزلہ کے وقوع پذیر ہونے کا انتظار کیا جا رہا ہے وہ گزشتہ زلازل سے شدید ہوگا، اس میں متقی قوم کے لئے ایک راہنمائی ہے۔ پس اے منصفو! صاف صاف بیان کرو تاتم اجر دئے جاؤ۔ کیا یہ اللہ کے نشانات ہیں یا ایسے امور میں سے ہیں جنہیں جعل ساز گھڑتے ہیں۔ مومن وہ مرد ہوتے ہیں کہ جب وہ بولتے ہیں تو سچ کہتے ہیں اور جب انہیں حاکم بنایا جاتا ہے تو عدل کرتے ہیں اور ظلم نہیں کرتے لیکن وہ لوگ جو مخلوق سے ایسا ڈرتے ہیں جیسے اللہ سے ڈرنا چاہیے اور حق کو چھپاتے ہیں گویا حق ان کی ناک کاٹ رہا ہے یا انہیں قید کیا جا رہا ہے۔ یہ مردوں کے لباس میں عورتیں اور مومنوں کے لبادہ میں کافر ہیں۔

اور ان نشانوں میں سے ایک نشان یہ بھی ہے کہ اللہ نے اس بندہ کو نہ صرف اس ملک میں بلکہ تمام اطراف وجوانب میں طاعون ظاہر ہونے کی خبر دی اور فرمایا:۔ ’’بیماریاں پھیلیں گی اور جانیں ضائع ہونگی‘‘۔ پس تم نے دیکھ لیا کہ طاعون نے اس طرح چیر پھاڑ کر رکھ دیا ہے جس طرح درندے چیر پھاڑ کرتے ہیں۔

وعاینتم کیف صال الطاعون
علی ھٰذہ البلاد، وشاھدتم کیف
کثر المنایا فی العباد، وإلٰی ھٰذا
الوقت یصول کما یصول
الوحوش، ویجول کلّ یوم
وینوش، وفی کلّ سنةٍ یُری
صورته أوحشَ من سنة أولٰی، ثم
وقعتُ علٰی آثارہ الزلازل
العُظمٰی. وتلک الأنباء کلّھا
أُشیعتُ قبل ظھورھا إلی البلاد
القصویٰ. إنّ فی ذالک لآیة لمن
یریٰ. وأخبرہ اللّٰہ بزلزلة أُخریٰ
وھی کالقیامة الکُبریٰ، فلا نعلم
ما یظھر اللّٰہ بعدھا، إن فی
ذالک لمقامَ خوفٍ لأُولی
النُّھٰی. فبیّنوا توجروا یا فتیان.
أھٰذا فعلُ اللّٰہ أوٓ تقوّل الإنسان؟ ﴿٨﴾

وإنّ اللّٰہ قدّر المنایا والعطایا
لھٰذا الزمان. فالذین آمنوا ولم
یلبسوا إیمانھم بظلم أولئک
سیُعطَون من عطایا الرحمٰن،

اورتم نے دیکھ لیا کہ طاعون نے اس ملک پر کیسا حملہ کیا اورتم نے مشاہدہ کیا کہ لوگوں میں کس کثرت سے اموات ہوئیں۔ اور اس وقت تک طاعون وحشی جانوروں کی طرح حملہ کررہی ہے۔اور ہرروز چکرلگا کر (لوگوں کو) گرفت میں لیتی ہے، اور ہرسال گزشتہ سال کی نسبت طاعون اپنی صورت زیادہ وحشتناک دکھائی دیتی ہے۔پھراس کے پیچھے بڑے بڑے زلزلے وقوع پذیر ہوئے اور یہ تمام پیشگوئیاں اپنے ظہور سے پہلے دور دراز علاقوں میں شائع کردی گئی تھیں۔اس میں یقیناً ہر دیکھنے والے کے لئے بڑا نشان ہے۔اور اللہ نے اسے ایک اور زلزلے کی خبر دی ہے جو قیامت کبریٰ کا نمونہ ہوگا۔اورہم نہیں جانتے کہ اس کے بعد اللہ کیا ظاہر فرمائے گا۔ یقیناً اس میں عقلمندوں کے لئے مقام خوف ہے۔ پس اے جوانو!صاف صاف بیان کروتمہیں اجر دیا جائے گا۔کیا یہ اللہ کا فعل ہے یا کسی انسان کا خودساختہ کلام؟

اور یقیناً اللہ نے اس زمانے کے لئے موتیں اورانعامات مقدرکررکھے ہیں۔پس جولوگ ایمان لائے اور ایمان کے ساتھ ظلم کونہیں ملایا انہیں رحمان خدا کی عنایات دی جائیں گی

والذين ما تابوا وما استغفروا وما أدّاهم إلٰى هذا العبد تقوى القلوب وخِيفةُ ما نزل على البلدان، وعلوا علوّا كبيرا، وتمايلوا علٰى دنياهم كالسّكُران، أولئک يذوقون المنايا الكثيرة بما كانوا يعتدون فى العصيان. تسقط السماء على رؤوسهم، وتنشقّ الأرض تحت أقدامهم، وترى كلّ نفس جزاء ها، هناک يتمّ ما وعد اللّٰه الدّيّان.

وآية له أن اللّٰه بشّره بأنّ الطاعون لا يدخل داره، وأنّ الزلازل لا تهلكه وأنصاره، ويدفع اللّٰه عن بيته شرّهما، ولا يخرج سهمهما عن الكنانة ولا يرمى، ولا يريش ولا يبرى، وكذالک وقع بفضل اللّٰه ربّ العالمين. وإنّ هٰذا العبد ومن معه يعيشون برحمته آمنين، لا يسمعون حسيسه وحُفظوا من فزع وأنين.

اور جن لوگوں نے نہ تو توبہ کی اور نہ استغفار کیا اور نہ ہی ان کے دلوں کا تقویٰ اور علاقوں پر نازل ہونے والے مصائب کا خوف انہیں اس بندہ تک لے آیا اور انہوں نے بہت بڑی سرکشی کی اور نشہ بازوں کی طرح دنیا پر جھکے رہے یہی لوگ کثیر موتوں کا مزا چکھیں گے کیونکہ وہ عصیان میں حد سے گزر گئے۔ آسمان ان کے سروں پر گرے گا۔ اور زمین ان کے قدموں کے نیچے سے پھٹ جائے گی۔ اور ہر شخص اپنی جزا لے گا۔ اس وقت جزا سزا کے مالک اللہ کا وعدہ پورا ہوگا۔

اور اس کے لئے ایک نشان یہ بھی ہے کہ اللہ نے اسے یہ بشارت دی ہے کہ طاعون اس کے گھر میں داخل نہ ہوگی اور زلزلے اسے اور اس کے انصار کو ہلاک نہیں کرینگے۔ اور اللہ اس کے گھر سے ان دونوں کے شر کو دور رکھے گا۔ اور وہ ان دونوں کے تیر ترکش سے نہیں نکالے گا۔ اور نہ چلائے گا۔ اور نہ ہی ان کو پر لگائے گا اور نہ ہی تراشے گا۔ پھر اللہ رب العالمین کے فضل سے ایسا ہی وقوع پذیر ہوا اور یہ بندہ اور اس کے ساتھی اس کی رحمت کے طفیل امن سے زندگی گزار رہے ہیں۔ اور ان زلزلوں اور طاعون کی آہٹ تک نہیں سنتے۔ اور وہ گھبراہٹ اور چیخ وپکار سے محفوظ رکھے گئے ہیں۔

وترون الطاعون کیف یعیث فی دیارنا هٰذه والأقطار والآفاق، ویطوف فی السّکک والأسواق، وکذالک الزلازل لا تستأذن أهلَ دار، ولا تستفتی عند إهلاکٍ وإضرارٍ، وصُبّتْ مصائبها علی دیار. وقد هلکتْ نفوس کثیرة بالطاعون فی قریة هٰذا العبد من یمین الدار ویسارها، وصار طُعُمتَه کثیر من الناس من قربها وجوارها، وما ماتتْ فی داره فأرة فضلًا عن الإنسان. إن فی ذالک لآیة لمن کانت له عینان. ووالله إن تعدّوا آیاتٍ نزلتْ لهٰذا العبد لن تستطیعوا أن تُحصُوها، وقد صُفّف له ألوان نعم ما رآها الخلق وما ذاقوها. إنّ فی ذالک لسلطان واضح لقوم یتفکّرون، الذین لا یسارعون للتکذیب ویتدبّرون.

جبکہ تم دیکھ رہے ہو کہ طاعون کس طرح ہمارے اس علاقے اور (دیگر) اطراف واکناف میں تباہی پھیلا رہی ہے اور گلی کوچوں اور بازاروں میں چکر لگا رہی ہے۔ اور اسی طرح زلزلے ہیں کہ آتے وقت گھر والوں سے اجازت نہیں لیتے۔ اور نہ ہلاک کرنے اور نقصان پہنچانے کے وقت فتویٰ پوچھتے ہیں۔ اور ملک پر ان زلزلوں کی مصیبتیں پڑی ہوئی ہیں۔ اس بندہ کی بستی میں اس کے گھر کے دائیں بائیں اور اس گھر کے قرب و جوار میں بہت سے لوگ طاعون سے ہلاک ہو چکے ہیں جبکہ اس کے گھر میں انسان تو درکنار ایک چوہیا تک نہیں مری۔ یقیناً اس میں ہر اس شخص کے لئے جس کی دو آنکھیں ہوں ایک بڑا نشان ہے۔ اور بخدا اگر تم ان نشانوں کا شمار کرو جو اس بندہ کی تائید کے لئے آسمان سے نازل ہوئے ہیں تو ہرگز شمار نہ کر سکو گے۔ اور اس بندہ کے لئے ایسی رنگا رنگ کی نعمتیں آراستہ کی گئیں ہیں۔ جنہیں نہ تو خلقِ خدا نے دیکھا اور نہ انہیں چکھا۔ یقیناً اس میں ایک واضح دلیل ہے ان لوگوں کے لئے جو غور وفکر سے کام لیتے ہیں اور تکذیب میں جلدی نہیں کرتے اور تدبّر کرتے ہیں۔

وآیۃ لہ أن اللّٰہ یسمع دعاء ہ ولا یضیع بُکاء ہ، وقد کتبْنا فی کتابنا حقیقۃ الوحی کثیرا من نموذج استجابۃ الدعوات، وما فضّل اللّٰہ علیہ عند إقبالہ علی ربّہ بالتضرّعات، فلا حاجۃ أن نعیدھا، فلیرجعْ إلیہا من کان أسیرا فی الشبھات.

وآیۃ لہ أن اللّٰہ أفصحَ کلماتِہ من لدنہ فی العربیۃ، مع التزام الحقّ والحکمۃ، وأنہ لیس من العرب، وما کان عارفًا بلسانھم کما ھو حقّ المعرفۃ، وما تصفّح دواوین الکتب الأدبیۃ، ولیس من الذین أُرضعوا ثدْیَ الفصاحۃ، ومع ذالک ما أمکن لبشر أن یبارزہ فی ھٰذہ المَلْحمۃ، بل ما قربوہ من خوف الذلۃ. وھٰذہ شربۃٌ ما تحسّاھا أحدٌ من الناس، بل سقاھا ربّہ فشرب من أیدی ربّ الأناس.

اور ایک اور نشان اس کے لئے یہ ہے کہ اللہ اس کی دعا سنتا ہے اور اس کی گریہ وزاری ضائع نہیں کرتا۔
﴿۹﴾ اور ہم نے اپنی کتاب حقیقۃ الوحی میں دعاؤں کی قبولیت کے بہت سے نمونے تحریر کر دئے ہیں۔ نیز اپنے رب کے حضور تضرعات سے توجہ کرنے کے وقت اس بندہ پر جو اللہ نے فضل فرمایا اسے بھی (لکھا ہے)۔ لہٰذا ہمیں ان کے اعادہ کی ضرورت نہیں پس جو کوئی اسیر شبہات ہو، اسے چاہیئے کہ اس (کتاب حقیقۃ الوحی) کی طرف رجوع کرے۔

اور ایک نشان اس کے لئے یہ بھی ہے کہ اللہ نے اپنی جناب سے اس کے کلمات کو عربی زبان میں حق وحکمت کے التزام کے ساتھ فصاحت بخشی ہے۔ ہر چند کہ وہ عرب نہیں اور نہ ہی اسے ان کی زبان سے کما حقہ شناسائی تھی۔ اور نہ ہی اس نے ادبی کتب کے مجموعوں کی ورق گردانی کی تھی۔ اور نہ ہی وہ ان لوگوں میں سے تھا کہ جنہیں فصاحت کی چھاتیوں سے دودھ پلایا گیا ہو۔ لیکن پھر بھی کسی انسان کے لئے ممکن نہ ہوا کہ وہ اس میدان کارزار میں اس کا مقابلہ کر سکے۔ بلکہ وہ ذلت کے خوف سے اس کے قریب تک نہیں پھٹکے اور یہ فصاحت خداداد وہ شربت ہے جس کا لوگوں میں سے کسی نے گھونٹ تک نہیں پیا تھا۔ بلکہ وہ اس کے رب نے اسے پلایا تو اس نے انسانوں کے رب کے ہاتھوں سے پیا۔

فأين تذهبون ولا تفكّرون ولا تتّقون؟ أتقولون شاعرٌ؟ وإن الشعراء لا ينطقون إلّا بلغوٍ، وهم فی كلّ وادٍ يهيمون. أرأيتم شاعرًا لا يترک الحقّ والحقايق، ولا يقول إلّا المعارف والدقايق، ولا ينطق إلا بحكمة، ولا يتكلّم إلا بنكاتٍ مملوّةٍ من معرفة؟ بل الشعراء يتفوّهون كالذين يهذرون، أو كالمجانين الذين يهجُرون. وتجدون هٰذا الكلام مملوًّا من النكات الروحانية، والمعارف الربّانية، مع أنّه ألطف صنعًا، وأرق نسجًا، وأشرف لفظًا، ولا تجدون فيه شيئًا هو خارج من المقصد. ما لكم لا تفكّرون؟ ووالله إنّه ظِلٌّ فصاحة القرآن، ليكون آيةً لقوم يتدبّرون. أتقولون سارق؟ فأْتوا بصفحات مسروقة كمثلها فی التزام الحقّ والحكمة إن كنتم تصدقون.

پھر تم کدھر جا رہے ہو؟ نہ سوچ بچار کرتے ہو اور نہ تقویٰ سے کام لیتے ہو، کیا تم یہ کہتے ہو کہ یہ شاعر ہے حالانکہ شاعر لوگ تو صرف لغو باتیں کرتے ہیں اور وہ ہر وادی میں بھٹکتے پھرتے ہیں۔ کیا تم نے کبھی کوئی ایسا شاعر دیکھا ہے جو صداقت اور حقائق (کا دامن) نہیں چھوڑتا اور صرف معارف و دقائق کی بات کرتا ہے اور کلیۃً حکمت کی گفتگو کرتا ہے اور صرف اور صرف ایسا کلام کرتا ہے جو معرفت کے نکات سے پُر ہو۔ بلکہ شعراء تو واھیات باتیں کرنے والوں کی طرح باتیں کرتے ہیں۔ یا مجنونوں کی طرح ہیں جو بے مقصد باتیں کرتے ہیں۔ جبکہ تم میرے اس کلام کو روحانی نکات اور ربّانی معارف سے لبریز پاؤ گے۔ مزید برآں (یہ کلام) اپنی ساخت کے اعتبار سے بہت لطیف، بناوٹ کے لحاظ سے بڑا عمدہ اور الفاظ کے لحاظ سے بہت معیاری ہے اس میں تم کوئی بے مقصد چیز نہیں پاؤ گے۔ تمہیں کیا ہو گیا ہے کہ غور و فکر نہیں کرتے؟ اور اللہ کی قسم! یہ کلام فصاحت قرآنی کا پرتو ہے۔ تا کہ وہ تدبر کرنے والوں کے لئے ایک نشان ہو۔ کیا تم کہتے ہو کہ یہ چور ہے تو اگر تم سچے ہو تو ان جیسے مسروقہ صفحات (ہی) پیش کرو جن میں حق و حکمت کا ایسا التزام ہو۔

وهل من أديبٍ فيكم يأتي بمثل ما أتاها؟وإن لم تفعلوا ولن تفعلوا فاعلموا أنها آية كمثل آيات أُخرىٰ لقوم ينظرون.

فخلاصة الكلام أن اللّٰه أنزل لهٰذا العبد كلّ آية، ونصره بكلّ نصرةٍ، وجمع فيه كلّ ما هو من علامات الصادقين، وأمارات المرسلين. وأدّبه فأحسن تأديبه بمكارم الأخلاق وتوفيق الصالحات، ووضَعه تحت سنّته التي جرتْ لجميع الأنبياء، فمن صال عليه فقد صال على جميعهم وعلى كلّ من جاء من حضرة الكبرياء . ثم مع ذالک وهب له اللّٰه وثوقًا بعصمته لدى الأهوال، واستقامةً وتثبّتًا في جميع الأحوال، ونصره عند مكر الماكرين، ودفَع عنه شرَّ أهل الشرّ، وضرَّ أهل الضرّ، وكرَّ أهل الكرّ، ورزقه الفرج بعد الشدّة، والظلّ بعد الحرّ.

کیاتم میں کوئی ایسا ادیب ہے جوایسا کلام پیش کر سکے جیسا اس نے پیش کیا ہے۔ اگر تم ایسا نہ کرسکو اور تم ہرگز ایسا نہیں کرسکو گے تو پھر جان لو کہ یہ کلام اہل نظر کے لئے دوسرے نشانوں کی طرح ایک نشان ہے۔

خلاصہ کلام یہ کہ اللہ نے اپنے اس بندے کے لئے ہر نشان نازل فرمایا اوراس کی ہر طرح کی نصرت فرمائی اوراس میں صادقوں کی تمام علامات اور مرسَلوں کی تمام نشانیاں جمع کر دیں۔اور کریمانہ اخلاق سکھا کراور نیک اعمال کی توفیق دے کراس کی بہترین تربیت فرمائی اور اسے اپنی اس سنت کے نیچے رکھا جو تمام انبیاء کے لئے جاری ہے۔لہٰذا جس نے اس پر حملہ کیا، اس نے ان سب انبیاء پر اور ہر اس شخص پر حملہ کیا جو حضرت کبریاء کی طرف سے آیا۔ پھر مزید برآں یہ کہ اللہ نے اسے خطرات کے وقت پر اس کی حفاظت کا یقین دلایا اور تمام حالتوں میں استقامت اورثبات قدمی بخشی
اوراس کے خلاف سازش کرنیوالوں کی سازش ﴿۱۰﴾
کے وقت اس کی مدد فرمائی اور شریروں کے شر،اورضرر پہنچانے والوں کے ضرراورحملہ آوروں کے حملہ سے اس کا دفاع کیا اوراسے تنگی کے بعد فراخی اور گرمی کے بعد سایہ عطا فرمایا،

ففكّروا يا معشر المتّقين.. هل يجوّز العقل أن يُنعم الربّ القدوس بهٰذه الإنعامات، ويؤيّد بهٰذه التأييدات رجلًا يعلم أنه من المفترين؟ وهل يوجد فيه نصّ أو قول ربّ العالمين؟ وهل تجدون نظيره فی العالمين؟

وهل يجزم العقل باجتماع هٰذه الأمور كلّها فی كذّاب يتقوّل على اللّٰه فی الصباح والمساء، ولا يتوب من افترائه بترك الحياء؟ ثم يمهله اللّٰه ستًّا وعشرين سنة، ويُظهره على غيبه، وينصره من كلّ جهة، وفی كلّ مباهلة على الأعداء؟ كلّا.. بل هی كلمة لا يؤمن قائلها بأحكم الحاكمين. ألا إنّ لعنة اللّٰه علٰى قوم يفترون على اللّٰه، وعلى الذين يكذّبون رسل اللّٰه، وقد رأوا آيات صدقهم، ثم كفروا بما رأوا وهم يعلمون. ألا يرون أنّ الكاذب لا يُنصَر كالصادق،

پس اے متقیوں کی جماعت ! غور کرو کیا کوئی عقل سلیم یہ جائز قرار دیتی ہے کہ رب قدوس کسی ایسے شخص کو جسے وہ مفتری جانتا ہو ایسے انعامات سے اسے سرفراز اور ایسی تائیدات سے اسے مؤید فرمائے؟ اور کیا اس بارہ میں کوئی ایسی نص یا رب العالمین کا کوئی قول موجود ہے اور کیا تم اس کائنات میں اس کی کوئی نظیر پاتے ہو؟

اور کیا عقل یہ قطعی فیصلہ کرسکتی ہے کہ یہ تمام باتیں ایک کذّاب میں جمع ہوں جو صبح وشام اللہ کی طرف جھوٹی باتیں منسوب کرتا ہے۔ اور بے حیا ہو کر اپنے اس افتراء سے توبہ نہیں کرتا۔ لیکن پھر بھی اللہ اسے چھبیس سال تک مہلت دیتا ہے اور اسے اپنے غیب پر غالب کرتا ہے۔ اور ہر جہت سے اور دشمنوں کے مقابل پر مباہلہ میں اس کی مدد کرتا ہے ایسا ہرگز نہیں ہوسکتا بلکہ یہ تو ایسا کلمہ ہے کہ اسے کہنے والا احکم الحاکمین خدا پر ایمان نہیں رکھتا۔ خوب سن رکھو کہ اللہ کی لعنت ایسے لوگوں پر ہے جو اللہ پر افتراء کرتے ہیں۔ اور ان لوگوں پر ہے جو اللہ کے رسولوں کی تکذیب کرتے ہیں۔ حالانکہ انہوں نے ان کے صدق کے نشان دیکھے ہوتے ہیں لیکن پھر بھی جانتے بوجھتے ہوئے انہوں نے اپنے اُن دیکھے ہوئے نشانوں کا انکار کیا۔ کیا وہ نہیں دیکھتے کہ کاذب کی صادق کی طرح نصرت نہیں کی جاتی۔

ولو نُصر لاشتبه الأمر واختلط الحقّ بالباطل، ولا يبقى الفرق بين الذين يوحى إليهم من الله وبين الذين هم يفترون. ألا لعنة الله على من افترى على الله أو كذّب الصادقين. وكلّ من كذّب الصادق أو افترى جمعهم اللّٰه فی نارٍ أعدّتْ لهم وليسوا منها بخارجين. قُلَ كَمۡ لَبِثۡتُمۡ فِي الۡاَرۡضِ عَدَدَ سِنِيۡنَ قَالُوۡا لَبِثۡنَا يَوۡمًا اَوۡ بَعۡضَ يَوۡمٍ فَسۡئَلِ الۡعَآدِّيۡنَ. قٰلَ اِنۡ لَّبِثۡتُمۡ اِلَّا قَلِيۡلًا لَّوۡ اَنَّكُمۡ كُنۡتُمۡ تَعۡلَمُوۡنَ [1] وقال المكذّبون مَا لَنَا لَا نَرٰى رِجَالًا كُنَّا نَعُدُّهُمۡ مِّنَ الۡاَشۡرَارِ [2] ونعدّهم من المفترين. فيومئذ يخبرهم اللّٰه بأنهم فی الجنّة وأنّكم فی السعير خالدين. هناك يصدّقون رُسُلَ الله تحت أنياب جهنّم، فيا حسرةً على المكذّبين!

اگر اس کی نصرت کی جاتی تو معاملہ مشتبہ ہو جاتا اور حق باطل کے ساتھ خلط ملط ہو جاتا۔ اور ان لوگوں کے درمیان جنہیں اللہ کی طرف سے وحی کی جاتی ہے اور ان میں جو افتراء کرتے ہیں کوئی فرق باقی نہ رہتا۔ سنو اللہ کی لعنت ہے اس شخص پر جس نے اللہ پر افتراء کیا یا صادقوں کی تکذیب کی اور ہر وہ شخص جس نے صادق کی تکذیب کی یا افتراء کیا اللہ انہیں اس آگ میں اکٹھا کرے گا۔ جو ان کے لئے تیار کی گئی ہے اور جس سے وہ باہر نہیں نکل سکیں گے۔ اللہ ان سے پوچھے گا تم زمین میں گنتی کے کتنے سال رہے۔؟ تو وہ کہیں گے ہم ایک دن یا دن کا کچھ حصہ رہے۔ پس شمار کرنے والوں سے پوچھ۔ وہ کہے گا تم نہیں رہے مگر بہت تھوڑا (بہتر ہوتا) اگر تم علم رکھتے۔ اور تکذیب کرنے والے کہیں گے ہمیں کیا ہوا ہے کہ ہم ان لوگوں کو نہیں دیکھ رہے جنہیں ہم شریروں میں شمار کیا کرتے تھے اور جنہیں ہم مفتریوں میں شمار کرتے تھے۔ پس اس دن اللہ انہیں یہ بتائے گا کہ وہ تو جنت میں ہیں اور تم بھڑکتی ہوئی جہنم میں ایک عرصہ دراز تک رہو گے۔ وہاں وہ جہنم کی کچلیوں کے نیچے اللہ کے رسولوں کی تصدیق کریں گے۔ پس افسوس ہے جھٹلانے والوں پر۔

[1] المؤمنون:۱۱۳ تا ۱۱۵ [2] صٓ:۶۳

وإذا قيل لهم تعالوا إلى كتاب اللّٰه يفتَحُ بيننا وبينكم،قالوا بل نتّبع كبراء نا الأوّلين. وتركوا صحف اللّٰه وراء ظهورهم، وتراهم على غيرها عاكفين. يفرّون من الذى أُرسل إليهم، وهو الحَكَم من الله، والله يشهد علٰى صدقهٖ وهو خير الشاهدين. وقد جاء على رأس المائة، وأنزل اللّٰه له آياتٍ تشفى العليل، وتقصر القال والقيل. ولا تنفع الآياتُ قومًا معتدين.

وإنه جاء فى وقت الضرورة، وعند مصيبةٍ صُبّتْ على الإسلام من أيدى الكفرة، وعند الكسوفَين الموعودين فى رمضان، يا أهل الفطنة. ودعا إلى الحق علٰى وجه البصيرة، وأُيِّد بكلّ ما يؤيَّد به أهل الاجتباء والخُلّة. واقتضى الزمان أن يجىء، ويبكّت الكفارَ، ويهدم ما عمروه،

اور جب انہیں کہا جاتا ہے کہ اللہ کی کتاب کی طرف آؤ کہ وہ ہمارے اور تمہارے درمیان فیصلہ کرے تو وہ کہتے ہیں۔ نہیں بلکہ ہم تو اپنے گزشتہ بزرگوں کی پیروی کریں گے۔ دراصل انہوں نے اللہ کے صحیفوں کو اپنے پس پشت ڈال رکھا ہے۔ اور تو انہیں دیکھتا ہے کہ وہ دوسرے (صحیفوں) پر جمے ہوئے ہیں۔ وہ اس سے دور بھاگتے ہیں جو ان کی طرف بھیجا گیا ہے۔ حالانکہ وہ اللہ کی طرف سے حَکَم ہے۔ اور اللہ اس کے صدق کی گواہی دیتا ہے اور وہ بہترین گواہ ہے۔ اور وہ صدی کے سر پر آیا اور اللہ نے اس کے
لئے ایسے نشانات نازل فرمائے جو بیمار کو شفا دیتے ہیں ﴿۱۱﴾
اور قیل وقال کو محدود کرتے ہیں۔ اور حد سے تجاوز کرنے والی قوم کو نشانات کچھ بھی فائدہ نہیں دیتے۔

اور اے اہل دانش وہ عین ضرورت کے وقت اور کفار کے ہاتھوں اسلام پر مصیبت آن پڑنے اور رمضان میں موعودہ سورج اور چاند گرہن کے موقع پر آیا ہے۔ اور اس نے علیٰ وجہ البصیرت حق کی طرف دعوت دی ہے اور ہر اس نشان سے اس کی تائید کی گئی جس سے منتخب اور محبوب بندوں کی تائید کی جاتی ہے۔ اور پھر زمانے نے بھی یہ تقاضا کیا کہ وہ آئے اور کافروں کا دلائل سے منہ بند کرے اور انکی خودساختہ عمارت کو منہدم کردے۔

فهو يدعو الزمان والزمانُ يدعوه. ثم الذين اعتدَوا يمرّون منكرين، ويشحّذون إلى تحقيره الحرصَ، وينظرون إليه مستهزئين. هو المسيح الموعود، وهو كاسر الصليب ببيّناتٍ من الهُدىٰ، كما كان الصليب كاسِرَ مسيحٍ خلا. فالآن وقت الظهيرة لأشعّة الإسلام، وأتى المسيح الموعود مُهجرًا بأمر اللّٰه العلّام، ليظهر اللّٰه ضياء ه التامّ على الأنام بعد الظلام. وقد ظهر صدقه كالبحر إذا ماج، والسيل إذا هاج. وكانت هذه الخُطّة مقدّرًا له في آخر الزمان من اللّٰه الرحمٰن، فظهر كما قدّر ذو الامتنان. وإنّه نظر إلى البلاد الهنديّة فوجدها مستحقّةً لمقرّ هٰذه الخلافة، لأنها كانت مَهْبَطَ الآدم☆ الأوّل في بدْء الخليقة

وہ زمانے کو اور زمانہ اسے پکار رہا ہے۔ پھر وہ لوگ جو حد سے بڑھ گئے اور اس کی تحقیر کے لئے اپنی حرص کو تیز کرتے ہیں اور اس کی طرف استہزاء کرتے ہوئے دیکھتے ہیں۔ اور وہ مسیح موعود ہے اور ہدایت کے واضح دلائل سے صلیب کو توڑنے والا ہے جیسے گزشتہ مسیح ناصری کو صلیب نے توڑ ڈالا تھا۔ اب اسلام کی شعاعوں کے لئے نصف النہار کا وقت ہے۔ اور وہ مسیح موعود سب سے زیادہ علم رکھنے والے اللہ کے حکم سے عین نصف النہار کے وقت آیا تا اللہ تاریکی کے بعد مخلوق پر اس کی پوری روشنی ظاہر فرمائے چنانچہ اس کا صدق سمندر کی طرح موجزن ہے اور سیلاب کی طرح تند و تیز ہے۔ اور یہ منصوبے رحمان خدا کی طرف سے اس آخری زمانے میں اس کے لئے مقدر تھے۔ پس جیسا کہ محسن خدا نے مقدر کیا تھا وہ ظہور میں آگئے اور اللہ نے ملک ہند پر اپنی نظر ڈالی اور اسے اس خلافت کی قرارگاہ کا مستحق پایا کیونکہ یہ (ملک) ابتدائے آفرینش میں آدم اوّل کے اترنے کی جگہ تھی☆۔

☆ إنا عرّفنا آدمَ هٰهنا باللام، فإنه استُعمل كالنكرة في هٰذا المقام، وهو ليس عندي من الألفاظ العبرية. نعم يُمكن توارُدُ اللغتين وهو كثير في تلك اللسانِ والعربيّةِ، وقد بيّنّا في كتابنا منن الرحمٰن أن العربية أُمُّ الألسنة، وكلُّ لسانٍ خَرَجَ منه عند مرور الزمان. منه

☆ ہم نے یہاں لفظ آدم کو ”ال“ کے ساتھ معرفہ کیا ہے لیکن دراصل وہ اس جگہ نکرہ کی طرح ہی استعمال کیا گیا ہے اور لفظ آدم میرے نزدیک عبرانی الفاظ میں سے نہیں۔ ہاں دونوں زبانوں میں توارد ممکن ہے جو اس (عبرانی) اور عربی میں کثرت سے موجود ہے اور ہم نے منن الرحمٰن میں کھول کر بیان کیا ہے کہ عربی اُمّ الالسنہ ہے اور ہر زبان مرور زمانہ کے ساتھ ساتھ اس سے نکلی ہے۔ منہ

فبعث اللّٰه آدمَ آخرِ الزمان فی تلک الأرض إظهارًا للمناسبة، لیوصل الآخرَ بالأوّل ویُتمّ دائرة الدعوة کما هو کان مقتضی الحقّ والحکمة. فالآن استدار الزمان علٰی هیئته کما أشار إلیه خیر البریّة، ووصلتْ نقطته الأُخریٰ بنقطته الأولٰی فی هٰذه الأرض المبارکة، وطلعت الشمس من المشرق وکذالک کان مکتوبًا فی صحف اللّٰه المقدّسة، لیطمئنّ بها قوم کانوا لا یرقأ دمعُهم عند رؤیة الظلمة. فظهرت المسرّة فی وجناتهم وهم بها یفرحون. وأماطَ اللّٰه شوکَ الشبهات من طریقهم فهم بالسکینة یسلکون. ونُقلوا من الفلاة إلی الجنّات، وخرجوا من الغار
﴿۱۲﴾ المظلّم إلی أنوار ربّ الکائنات، فإذا هم یبصرون. وجاء وا من الموامی إلی حصن الربّ الحامی، وأُشعِلتْ فی قلوبهم مَصابیح الإیمان، ودخلوا فی حمی أَمْنٍ لا تقربه ذراری الشیطان.

اس لئے اللہ نے آدم آخر الزمان کو اس سرزمین (ہند) میں مبعوث فرمایا مناسبت کو ظاہر کرنے کے لئے۔ تا آخر کو اول سے ملا دے اور دعوت کے دائرہ کو مکمل کیا جائے جیسا کہ حق وحکمت کا تقاضا تھا۔ سو اب زمانہ گھوم کر اپنی شکل پر آ گیا جس کی طرف خیر البریہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اشارہ فرمایا تھا۔ اور یوں اس مبارک سرزمین (ہند) میں آخری نقطہ پہلے نقطے سے مل گیا۔ اور آفتاب مشرق سے طلوع ہو گیا اور اللہ کے پاک نوشتوں میں ایسا ہی لکھا تھا تا کہ اس سے وہ لوگ تسلی پائیں جن کے آنسو ظلمت کو دیکھ کر تھمتے نہیں تھے۔ پس ان کے رخساروں سے مسرت ظاہر ہوتی ہے اور وہ اس سے خوش ہو جاتے ہیں۔ اور اللہ نے ان کے راستے سے شبہات کے کانٹے دور کر دیئے ہیں پس وہ سکینت کے ساتھ چل رہے ہیں اور انہیں بیابان سے باغات کی طرف منتقل کر دیا گیا ہے اور وہ اندھیری غار سے ربّ کائنات کے انوار کی طرف نکل پڑے ہیں۔ پس وہ دیکھنے لگے ہیں۔ اور وہ بیابانوں سے نکل کر حفاظت کرنے والے ربّ کے قلعہ میں آ گئے اور ان کے دلوں میں ایمان کے چراغ روشن کر دیئے گئے۔ اور وہ امن کی اس پناہ گاہ میں داخل ہو گئے کہ شیطان کی ذریتیں جس کے قریب بھی نہیں پھٹک سکتیں۔

وأمّا الـذين يحبّون الحياة الدنيا فـطُبـع عـلى قلـوبهـم فهـم لا يـفـقهـون، وأردف الـلّيـلُ لهـم أذنـابـه، ومـدّ الظلام أطنابه، فهم فى دجاهم يعمهون.

ثـم أسألـكـم مـرّة أخرىٰ، أيها الـفتيـان.. لتتمّ الـحجّة على من أنكر الحق،أو ينال ثوابه من نطَق بالحق، وحفِظ التقوىٰ والإيمان، ومـا تبـع سبل الشيطان.. أفتُونى فى رجل قال إنّى مرسل من اللّٰه، وهو كـلَّ يوم من اللّٰه يعان، ويُكرم ولا يُهان. ويـكون معه ربّه فى جميع مناهجه، ويعجل له قضاء حوائجه. ويـجـعـل بـركةً فى رزقه وعمره وجـماعته وزمره، ويجعل له نصرة وقبـولًا فـى الـخـلـق بأضعاف ما يـظـن فـى بـدْءِ أمـره. ويـرفـع ذكـره وينشره إلٰى أطراف الدنيا وأكنافها، وأقطار الديار وأعطافها، ويُعـلـى شـأنـه ويـعـظـم سلطانه،

اور وہ لوگ جو دنیا کی زندگی سے پیار کرتے ہیں ان کے دلوں پر مہر لگا دی گئی پس وہ نہیں سمجھتے۔ اور رات نے اپنے دامن ان پر پھیلا دیئے اور تاریکی نے اپنی طنابوں کو پھیلا دیا پس وہ ان کے اندھیروں میں بھٹک رہے ہیں۔

اے جوانو! میں تم سے ایک بار پھر پوچھتا ہوں تا کہ اس شخص پر اتمام حجت ہو جائے جس نے حق کا انکار کیا یا وہ شخص ثواب پائے جس نے حق گوئی سے کام لیا اور تقویٰ اور ایمان کی حفاظت کی اور شیطانی راہوں کی پیروی نہیں کی۔ تم مجھے ایسے شخص کے متعلق فتویٰ دو جو یہ کہتا ہے کہ میں اللہ کا فرستادہ ہوں اور اللہ کی طرف سے ہر روز اس کی اعانت کی جاتی ہے۔ اور اس کی عزت کی جاتی ہے اور توہین نہیں کی جاتی اور اللہ ہر راہ عمل میں اس کے ساتھ ہوتا ہے۔ وہ اس کی حاجات جلد پوری فرماتا ہے۔ اور اس کے رزق، اس کی عمر، اس کی جماعت اور اس کے گروہ میں برکت رکھ دیتا ہے اور مخلوق میں اس کی نصرت اور قبولیت اس قدر بڑھاتا ہے کہ ابتدا میں اس کا تصور بھی نہیں کیا جا سکتا تھا اور اس کا ذکر بلند کرتا ہے اور اسے چار دانگ عالم میں پھیلاتا اور زمین کے تمام اطراف اور کناروں تک پہنچاتا ہے اور وہ اس کی شان بلند کرتا اور اس کے دلائل کو عظمت بخشتا ہے

ويرزقه فتحًا مبينًا في كلّ موطن، ويُجري محامده على ألْسُنٍ، وعند الشدائد يستجيب دعاءه، ويخزي أعداءه، ويتمّ عليه نعماءه، حتّى يُحسَد عليها، ويُهلِك من باهله، ويُهين من أهانه، وينشر ذكره الجميل، ويعيذه من كلّ خزي، ويبرّئه من كلّ ما قيل، وينصره نصرًا عجيبًا في كلّ مقام، ويُطهّره مما قال فيه بعض لئام.

ويشهد على صدقه بآيات لا تُعطى إلّا للصدّيقين، وتأييدات لا توهب إلّا للصادقين. ويجعل بركة في عمره وأنفاسه وكلماته، ودلائله وآياته، فتهوي إليه نفوس كثيرة بملفوظاته وتوجّهاته، ويُحبّبه إلى عباده الصالحين، ويجمع عليه أفواجًا من المخلصين.

اور اسے ہر میدان میں کھلی کھلی فتح عطا فرماتا ہے اور اس کے محامد کو (لوگوں کی) زبانوں پر جاری کرتا ہے۔ اور مصائب کے وقت اس کی دعا قبول فرماتا ہے اور اس کے دشمنوں کو رسوا کرتا ہے اور اس پر اتمام نعمت کرتا ہے یہاں تک کہ ان نعمتوں پر حسد کیا جاتا ہے۔ نیز جو اس سے مباہلہ کرے وہ اسے ہلاک کرتا ہے اور جو اس کی اہانت کرے اسے رسوا کرتا ہے اور (اپنے) اس بندے کے ذکر جمیل کو پھیلا دیتا ہے اور اسے ہر رسوائی سے محفوظ رکھتا ہے اور اس کے متعلق جو ناگفتنی باتیں کی جائیں وہ اسے ان سے بَری قرار دیتا ہے اور عجیب طور پر اس کی ہر جگہ مدد کرتا اور بعض کمینے اس کی نسبت جو ناپاک باتیں کرتے ہیں وہ اسے ان سے پاک قرار دیتا ہے۔

اور وہ اس کی سچائی پر ایسے نشانات سے گواہی پیش کرتا ہے جو صرف صدیقوں کو عطا کئے جاتے ہیں اور ایسی تائیدات سے جو صرف صادقوں کو مرحمت فرمائی جاتی ہیں اور وہ اس کی عمر اس کے انفاس اور اس کے کلمات اور اس کے دلائل اور اس کے نشانات میں برکت رکھ دیتا ہے۔ بہت سے نفوس اس کے ملفوظات و توجہات سے اس کی جانب کھنچے چلے آتے ہیں اور وہ اسے اپنے نیک بندوں کا محبوب بنا دیتا ہے اور مخلصوں کی فوجیں اس کے گرد جمع کر دیتا ہے۔

ویُظهره كزرع أخرج شَطْأَه وليس معه فرد من الناس، ثم يجعله كدوحةٍ عظيمة تأوى إلى ظلّها وثمراتها كثير من الأناس.

ويحيى به أرض القلوب فتُصبح مخضرّة، ويُنضّر الوجوه ببرهانه فتكون مُحمرّة، ويَفْتح به عيونًا عُمْيًا، وآذانًا صُمًّا وقلوبًا غُلْفًا، وكذالك رأيتم يا فتيان. ورأيتم بعض أفراد جماعتى كيف أرَوا تثبّتًا فوق العادة حتّى إنّ بعضهم قُتلوا ورُجموا لهٰذه السلسلة، فقضوا نحبهم بالصدق والإيمان، وشربوا شربة الشهادة كصهُباء صافية، وماتوا كالسَّكْران. إن فى ذالك لآية لمن كانت له عينان. والله إن هذا العبد قد رأى مِن عنفوان شبيبته إلى هذا الآن أنواع مواهب الرحمٰن، وإذا تأخّرتْ عنه نعمة نزلتْ عليه أخرى،

﴿۱۳﴾ اور وہ اسے ایسی کھیتی کی طرح ظاہر فرماتا ہے جس نے اپنی کونپل نکالی ہو جب کہ اس کے ساتھ لوگوں میں سے ایک فرد بھی نہ تھا۔ پھر وہ اسے ایسا عظیم تناور درخت بنا دیتا ہے جس کے سایہ اور پھلوں کے نیچے بہت سے لوگ پناہ لیتے ہیں۔

اور وہ اس کے ذریعہ دلوں کی زمین کو زندہ کرتا ہے پس وہ ہری بھری ہو جاتی ہیں۔ اور وہ اس کی برہان کے ذریعہ چہروں کو تروتازگی بخشتا ہے۔ پس وہ سرخرو ہو جاتے ہیں اور وہ اس کے ذریعہ اندھی آنکھوں، بہرے کانوں اور غلافوں میں لپٹے ہوئے دلوں کو کھول دیتا ہے۔ اور اے عزیزو! تم نے یہی مشاہدہ کیا ہے اور تم نے میری جماعت کے بعض افراد کو دیکھا کہ کس طرح انہوں نے ثابت قدمی کا مظاہرہ کیا یہاں تک کہ ان میں سے بعض اس سلسلہ کی خاطر قتل کر دیئے گئے اور بعض سنگسار۔ اور بعض نے مصفّا شراب کی طرح جام شہادت نوش کیا اور مستانہ وار جان دے دی۔ یقیناً اس میں اس شخص کے لئے ایک بہت بڑا نشان ہے جس کی دو آنکھیں ہیں۔ اور اللہ کی قسم! اس بندۂ خدا نے آغاز جوانی سے اب تک رحمان خدا کی گونا گوں عنایتوں کا مشاہدہ کیا ہے جب اس سے کوئی ایک نعمت نازل ہونے میں تاخیر ہوئی تو دوسری نعمت نازل ہوگئی۔

وإذا أصابه من عدوّ نوعُ مَعَرّة، فرّجها اللّٰه عنه كلّ مرّة. ونال فتحًا فی كلّ بأس، حتّی انتهٰی إلٰی وقت أدركه عون اللّٰه وحصحص الحقّ ورُفع الالتباس، ورجع إليه أفواج من الناس. والّذين قالوا من أين لک ذالک أراهم اللّٰه أنه من عنده، والذين أرادوا خزيه أراهم اللّٰه خزيًا وتبابًا، ووضع عليهم الفأس، فضُربوا من أيدی اللّٰه كلّما رفعوا الرأس. ذالک لتكون لهم قلوب يعقلون بها، وآذان يسمعون بها، ولعلّهم يستيقظون أو تحدّ الحواسّ، وكأيّنْ منهم باهلوا فضُربتْ عليهم الذلّة، أو أُهلكوا أو قُطع نسلهم، ليوقظهم اللّٰه من النعاس.

ودافعَ اللّٰه عن عبده كلّ ما مكروا، ولو كان مكرهم يزيل الجبال، وأنزل علی كلّ مكّارٍ شيئًا من النكال.

اور جب بھی اسے کسی دشمن کی طرف سے کوئی تکلیف آئی تو ہر بار اسے اللہ نے اس سے دور کر دیا اور اس نے ہر معرکہ میں فتح پائی حتّٰی کہ وہ وقت آ گیا کہ اسے اللہ کی مدد پہنچی اور حق واضح ہو گیا اور شک جاتا رہا اور لوگوں نے فوج در فوج اس کی طرف رجوع کیا اور جن لوگوں نے یہ پوچھا کہ یہ تجھے کہاں سے حاصل ہوا تو اللہ نے انہیں دکھا دیا کہ یہ سب کچھ اسی کی طرف سے ہے۔ اور جنہوں نے اس کی رسوائی چاہی اللہ نے انہیں رسوائی اور تباہی دکھا دی اور ان پر تبر رکھ دیا۔ پھر جب بھی انہوں نے سر اٹھایا تو اللہ کے ہاتھوں ان پر وہ تبر ماری گئی۔ ایسا اس لئے ہوا تا انہیں ایسے دل میسر ہوں جن کے ذریعہ وہ سمجھ سکیں اور ایسے کان ہوں جن سے وہ سن سکیں۔ اور تا کہ وہ بیدار ہوں یا (ان کے) حواس تیز ہوں۔ ان میں سے کتنے ہی ہیں جنہوں نے مباہلہ کیا جس کے نتیجہ میں ان پر ذلت کی مار ماری گئی۔ یا وہ ہلاک کئے گئے۔ یا ان کی نسل منقطع کر دی گئی تا کہ اللہ انہیں غفلت کی نیند سے بیدار کرے۔

جب انہوں نے کوئی سازش کی تو اللہ نے اپنے بندہ کا دفاع کیا اگرچہ ان کی (وہ) تدبیر پہاڑوں کو (ان کی جگہ) سے ٹلا دینے والی تھی۔ اور اللہ نے ہر سازشی پر کوئی نہ کوئی عذاب نازل فرمایا

وکلُّ من دعا علی عبده ردّ علیه دعاءہ، وَمَا دُعٰٓؤُا الْكٰفِرِيْنَ اِلَّا فِيْ ضَلٰلٍ[1]

اور جس نے اس کے بندے کے لئے بددعا کی تو اللہ نے اس کی بددعا اسی پر الٹا دی۔ اور کافروں کی دعا رائیگاں ہی جاتی ہے۔

وأهلک أكابرهم عند المباهلة متعطّفًا على الضَّعفة، حميمًا بالّذين لا يعلمون حقيقة الحال. وكذالک دفع الشرّ وقضى الأمر، فما بقى أحد من الذين كان لهم للمباهلة مجال. وأراهم اللّٰه آياتٍ ما أرىٰ آباء هم لتستبين سبل المجرمين، وليفرّق اللّٰه بين المهتدى والضالّ. وأبطل اللّٰه دعاوى علمهم وورعهم ونسكهم وعبادتهم وتقواهم، وأرى الخلْقَ ما ستروا من الأعمال، ونزع ثيابهم عنهم فظهر الهزال.

اور مباہلہ کے وقت کمزوروں پر مہربانی کرتے ہوئے اور حقیقت حال سے ناواقف لوگوں پر شفقت کرتے ہوئے اُس (اللہ) نے ان کے سرداروں کو ہلاک کیا۔ اور اس طرح اس نے شر کو دور کیا اور معاملہ نپٹا دیا اور یوں ان میں سے کوئی ایسا شخص باقی نہ رہا جسے مباہلہ کرنے کی مجال ہو اور اللہ نے انہیں وہ نشان دکھائے جو ان کے آباء اجداد کو نہیں دکھائے گئے تھے۔ تا مجرموں کی راہیں کھل جائیں اور تا اللہ ہدایت پانے والے اور گمراہ کے درمیان فرق کر دے اور اللہ نے ان کے علم اور پرہیزگاری اور ان کی قربانی، عبادت اور تقویٰ کے دعاوی کو باطل کر دیا۔ اور اعمال میں سے جو وہ چھپاتے ہیں وہ اس نے لوگوں پر ظاہر کر دیا اور ان کا لباس اتار دیا اس طرح ان کا دبلا پن ظاہر ہو گیا۔ ﴿۱۴﴾

والذين خافوا اللّٰه ووجلتْ قلوبهم آمنهم اللّٰه فعُصموا من الوبال. وكم من معتدٍ جرَّ هذا العبدَ إلى الحكّام، ليسجن أو يصلب أو ينفىٰ من الأرض،

اور وہ لوگ جو اللہ سے ڈرے اور ان کے دل لرزے، اللہ نے انہیں امان دی پس وہ وبال سے بچائے گئے۔ اور بہت سے ایسے زیادتی کرنے والے ہیں جو اس بندہ کو حکّام کے پاس گھسیٹ کر لے گئے تا کہ اسے قید میں ڈالا جائے یا اسے تختہ دار پر لٹکا یا جائے یا اسے جلاوطن کر دیا جائے۔

[1] المؤمن: ۵۱

فتعلمون ما صنع اللّٰہ فی ذالک البأس فی آخر الأمر والمآل. وکلّ ما ذکرُنا من نعم اللّٰہ وإحسانه علی هٰذا العبد عند الشدائد أشیع کلّها قبل ظهور تلک النعم بإعلام اللّٰہ ذی الجلال. فهل تعلمون تحت السّماء نظیره فی المفترین.. فأْتوا به واترکوا القیل والقال. وإنّ الناس قد ظلموه کلّ ظلم، وجاروا علیه، وأحاطوه کالجبال، فأتاه ظفر مبین من عند اللّٰہ، فجعل العالی سافلا وقُلّب علیهم ما رموا، فأصاب القِحْفَ والقَذال، وأریٰ نصره علی وجه الکمال. وجاء زَمَعُ النّاس لینصر أعداءه بشدّ الرحال، فهُزموا بأمر اللّٰہ، وکانت کلمة اللّٰہ هی العُلیا، وضلّ عنهم ما کان علیه الا تکال. و رزق عبده ظفرًا ونصرًا وفتحًا فی سائر الأشیاء وسائر الجهات وسائر الأحوال، ورزق بهائًا وهیبة من ربّه الفعّال. ولو تری أفواجًا مبایعین نشروا فی الأرض،

پھر تم جانتے ہو۔ کہ اس معرکہ میں اور انجام کار اللہ نے جو فیصلہ فرمایا مصائب کے وقت اللہ کے اپنے اس بندہ پر جن انعامات اور احسانات کا ہم نے ذکر کیا ہے۔ وہ سب انعام خدائے ذوالجلال کے اطلاع دینے پر قبل از ظہور شائع کر دیے گئے تھے۔ پس کیا تم آسمان کے نیچے مفتریوں میں اس کی نظیر جانتے ہو؟ (اگر علم ہے) تو اسے پیش کرو اور قیل وقال کو چھوڑ دو اور بلاشبہ لوگوں نے اس پر ہر طرح کے ظلم ڈھائے اور اس پر جور و جفا کیا اور انہوں نے اسے پہاڑوں کی طرح گھیر لیا تب اس کے پاس اللہ کی طرف سے فتح مبین آئی اور اونچوں کو نیچا کر دیا اور جو تیر انہوں نے چلائے تھے انہیں انہیں پر الٹا دیا گیا۔ پس وہ ان کی کھوپڑی اور گدی پر لگے اور اللہ نے اپنی مدد کامل طور پر دکھائی۔ اور کمینے لوگ خوب تیاری کے ساتھ اس کے دشمنوں کی مدد کے لئے آئے۔ پس اللہ کے حکم سے انہیں ہزیمت اٹھانا پڑی اور اللہ کا بول بالا رہا۔ اور جن پر ان کا تکیہ تھا وہ سب اکارت گئے۔ اور اس نے (یعنی اللہ نے) اپنے بندہ کی ہر معاملہ میں اور ہر جہت سے اور ہر حالت میں کامیابی اور نصرت فرمائی اور فتح عطا کی۔ اور اسے اس کے رب فعال کی طرف سے شوکت و ہیبت عطا کی گئی۔ اگر تو مبایعین کی ان فوجوں کو دیکھتا جو تمام روئے زمین پر پھیل گئی ہیں

وما جمع اللّٰه لعبده من أفواج يريدون مرضاة اللّٰه، وما يأتيه من التحائف والأموال من ديار قريبة وبعيدة، لقلتَ ما هذا إلّا فضلٌ من اللّٰه وتأييد ونُصرة وإكرام وإجلال.

ثم كفر به الناس مع رؤية هذه التأييدات والآيات، ومكروا كُلّ مكرٍ ليصيبه بعض المكروهات، فتلقّاه اللّٰه بسلام وعصمة من كلّ شرير دجّالٍ، ومِن كلّ مَن بارزَ للحرب والنضال. كلّما أرادوا تكدُّرَ عيشِه بَدّل اللّٰه همومه بالمسرّات، وطابتْ حياته أزْيَدَ من الأوّل بحكم اللّٰه واهب العطيّات. وأرادوا أن يُنشَر معايبُه فأُثنِيَ عليه بالمحاسن والحسنات، وأرادوا له معيشة ضنكًا فأتاه من كلّ طرف هدايا وتحائف والأموال التي تساقط عليه كالثّمرات. ﴿۱۵﴾

اوران افواج کوبھی دیکھتا جو اللہ نے اپنے بندہ کے لئے جمع کی ہیں۔ جو اللہ کی خوشنودی چاہتے ہیں اوران تحائف اور اموال کو دیکھتا جو دور ونزدیک کے ممالک سے اس کے پاس آتے ہیں۔ تو تُو ضرور یہ پکار اٹھتا کہ یہ سب کچھ محض اللہ کا فضل اور اس کی تائید ونصرت اوراس کی طرف سے عزت افزائی اوراس کی بڑائی کے اظہار کے طور پر ہے۔

پھران تائیدات اورنشانات کو دیکھنے کے باوجود لوگوں نے اس کا انکار کیا اور ہر طرح کی تدبیریں کیں تا کہ اسے گزند پہنچے لیکن اللہ نے ہر شریر دجال اور ہراس شخص سے جو جنگ وجدال میں اس کے مقابلہ میں آنے والا تھا، عصمت اور سلامتی دیتے ہوئے اس کی پذیرائی کی۔ جب بھی انہوں نے اس کی زندگی کو مکدر کرنا چاہا تو اللہ نے اس کے غموں کو مسرتوں میں بدل دیا اور نعمتیں عطا کرنے والے اللہ کے حکم سے اس کی زندگی پہلے سے کہیں زیادہ خوشگوار ہوگئی اور انہوں نے چاہا کہ اس کے عیوب نشر ہوں تو محاسن اور خوبیوں کے ساتھ اس کی ستائش کی گئی۔ اور انہوں نے اس کے لئے تنگیٔ معیشت چاہی تو پھلوں کے گرنے کی طرح ہر طرف سے اس کے پاس تحفے تحائف اور اموال آئے۔

وتمنّوا أن يروا ذلّته وخزيه، فأكرمه الله إكرامًا عجبًا، وزاد الدرجات. والعجب كلّ العجب أنّهم يسبّون ويشتمون، وهم من الحقيقة غافلون. وإذا قيل لهم آمنوا كما آمن الناس قالوا أنؤمن كما آمن السفهاء ، ألاإنّهم هم السفهاء ولكن لا يشعرون. لا يفكّرون فی فعل الله وفيماعامل بعبده. أهٰذا جزاء الذين هم يفترون؟ إنّ الذين يفترون لُعنوا فی الدنيا والآخرة وهم لا يُنصرون. ما لهم حظّ من الدنيا إلّا قليل، ثم يموتون برِجْز من اللّٰه تأخذهم من فوقهم ومن تحت أرجلهم، ومن يمينهم ويسارهم، ويوفّی لهم ما كانوا يعملون. وما أُرسلَ نبیّ صادق إلّا أخزی به اللّٰه قومًا لا يؤمنون. يتربّصون به المنون، ولا يهلك إلا الهالكون.

اور انہوں نے تمنا کی کہ وہ اس کی ذلت و رسوائی دیکھیں لیکن اللہ نے اس کا غیر معمولی اکرام فرمایا اور درجات بڑھائے۔ تعجب کی انتہا یہ ہے کہ وہ گالیاں دیتے اور بُرا بھلا کہتے ہیں حالانکہ وہ حقیقت سے غافل ہیں۔ اور جب انہیں کہا جائے کہ اسی طرح ایمان لاؤ جس طرح دوسرے لوگ ایمان لائے ہیں تو کہتے ہیں کہ کیا ہم اس طرح ایمان لائیں جس طرح بےوقوف (لوگ) ایمان لائے ہیں۔ یادرکھو وہ خود ہی بے وقوف ہیں مگر وہ اس بات کا شعور نہیں رکھتے۔ وہ اللہ کے فعل اور اس کے اپنے بندہ سے سلوک پر غور نہیں کرتے۔ کیا افتراء کرنے والوں کی یہی جزا ہوا کرتی ہے؟ یقیناً جو لوگ افتراء کرتے ہیں دنیا اور آخرت میں ان پر لعنت کی گئی ہے اور ان کی مدد نہیں کی جاتی۔ ان کے لئے دنیا میں سے کوئی حصہ نہیں مگر معمولی، پھر وہ اللہ کے عذاب سے مر جاتے ہیں جو انہیں اوپر سے اور ان کے قدموں کے نیچے سے اور دائیں بائیں سے آلیتا ہے۔ اور جو اعمال وہ بجا لاتے تھے انہیں ان کا پورا پورا بدلہ دیا جائے گا۔ اور کوئی سچا نبی مبعوث نہیں ہوا مگر اللہ نے اس کی وجہ سے ایمان نہ لانے والی قوم کو رسوا کیا۔ وہ اس کی موت کا انتظار کرتے ہیں حالانکہ ہلاک ہونے والے ہی ہلاک کئے جاتے ہیں۔

أيهلك اللّٰه بحيلهم ودعواتهم رجلًا يعلم أنه صادق؟ بل هم قوم عمون. فما تقولون فی هذا العبد وفی أعدائه أيّها المنصفون؟ أرأيتم مفتريا على اللّٰه إذا باهل مؤمنًا نصره اللّٰه على المؤمن، ومزّق من خالفه وباهله؟ بيِّنوا توجَروا أيها العاقلون. أرأيتم عبدًا افترى على اللّٰه، ثم كان اللّٰه له، وكلّما أُعدّ له بلاء فرّج اللّٰه عنه، وكلّما نُسج له كيد مزّق اللّٰه ذالك الكيد وفتح عليه أبواب الفضل وأبواب الرحمة وأبواب الرزق، وأنعم عليه كما يُنعَم المرسلون؟ وفتح عليه أبواب كلّ خير وبركة، وحفظ عزّته ونفسه من الأعداء ، وبرّأه بآياته وشهاداته ممّا يقولون. وحفظ من العدا، وسطا بكلّ من سطا،

کیا اللہ ان کے منصوبوں اور ان کی دعاؤں سے اس شخص کو ہلاک کریگا جسے وہ سچا جانتا ہے۔ اصل بات یہ ہے کہ وہ اندھی قوم ہیں۔ اے منصفو! تم اس بندہ اور اس کے دشمنوں کے بارہ میں کیا کہتے ہو؟ کیا تم نے اللہ پر کسی ایسے افتراء کرنے والے کو دیکھا ہے کہ جب اس نے کسی مومن سے مباہلہ کیا تو اللہ نے مومن کے مقابلے پر اس کی مدد فرمائی ہو؟ اور جس نے اس کی مخالفت کی اور اس سے مباہلہ کیا اسے ٹکڑے ٹکڑے کر دیا ہو؟ اے عقلمندو! صاف صاف بتاؤ تم اجر دئے جاؤ گے۔ کیا تم نے کسی ایسے بندے کو دیکھا ہے جس نے اللہ پر افتراء کیا پھر اللہ اس کا ہو گیا۔ اور جب بھی اس کے لئے کوئی مصیبت کھڑی کی گئی تو اللہ نے اُس کو اُس سے دور کر دیا۔ اور جب کبھی بھی اس کے لئے سازش تیار کی گئی تو اللہ نے اس کے لئے فضل، رحمت اور رزق کے دروازے کھول دیئے اور اس پر اس طرح سے انعام کئے جیسے رسولوں پر کئے جاتے ہیں۔ اور اس پر ہر خیر و برکت کے دروازے کھول دیئے۔ اور دشمنوں سے اس کی عزت اور جان کی حفاظت کی۔ اور اس نے اپنے نشانات اور فعلی شہادت سے اسے ان کے الزامات سے پاک ٹھہرایا۔ اور اس نے اسے دشمن (کے شر) سے محفوظ رکھا اور ہر حملہ کرنے والے پر اس نے حملہ کیا۔

ومن عاداه نزل لحربه ونصر عبده كما ينصر المخلصون؟ أيها الفتيان.. أفتُوني في هذا وأرُوني مفتريا أنعم الله عليه كمثل هذا العبد وتفضّل عليه
﴿۱۶﴾ كمثله، واتّقوا اللّٰه الذي إليه ترجعون.

ثم أستفتي منكم أيّها العلماء والفضلاء،فلا تقولوا إلّا حقًّا،واتّقوا اللّٰه الذي بيده الجزاء . وتعلمون أنّ الصالحين لا يكذبون، ولا يكون من عادتهم الإخفاء ، ولا يُخفي حقًّا إلا الذي حُتم عليه الشقاء .

أيها الفتيان وفقهاء الزمان وعلماء الدّهر وفضلاء البُلدان! أفتوني في رجل قال إنه من اللّٰه، وظهرتْ له حماية اللّٰه كشمس الضُّحى، وتجلّتْ أنوار صدقه كبدر الدُّجىٰ، وأرى اللّٰه له آياتٍ باهرات، وقام لنصرته في كلّ أمرٍ قضٰى،

اور جس نے اس سے دشمنی کی اللہ اس سے جنگ کرنے کے لئے میدان میں اتر آیا۔ اور اس نے اپنے بندے کی ایسے مدد کی جیسے مخلصوں کی مدد کی جاتی ہے۔ اے عزیزو! اس کے بارہ میں مجھے فتویٰ دو اور مجھے کوئی ایسا مفتری دکھاؤ جس پر اللہ نے اِس بندہ کی طرح انعام کیا ہو۔ اور جس پر اِس بندہ کی مانند احسان کیا ہو۔ اور اللہ کا تقویٰ اختیار کرو جس کی طرف تم لوٹائے جاؤ گے۔

پھر اے عالمو! اور فاضلو! میں تم سے پھر فتویٰ طلب کرتا ہوں۔ پس تم سچ ہی کہو اور اللہ سے ڈرو کہ جس کے ہاتھ میں جزا سزا ہے۔ اور تم جانتے ہو نیک لوگ جھوٹ نہیں بولا کرتے اور حق پوشی ان کی عادت نہیں ہوتی۔ حق بات کو وہی شخص چھپاتا ہے جس کے لئے بدبختی مقدر ہو چکی ہو۔

اے عزیزو! اے زمانے کے فقیہو! اور اے علماء وقت! اور اے دیار و امصار کے فضلاء! مجھے فتویٰ دو ایسے شخص کے متعلق جس نے اللہ کی طرف سے آنے کا دعویٰ کیا اور اس کے لئے اللہ کی حمایت دوپہر کے سورج کی طرح ظاہر ہوئی۔ اور اس کی سچائی کے انوار تاریکی کے چودھویں کے چاند کی طرح جلوہ گر ہوئے ہیں۔ اور اللہ نے اس کی خاطر روشن نشان دکھائے اور ہر اس معاملہ میں جس کا اس بندہ نے فیصلہ کیا وہ (اللہ) اس کی نصرت کے لئے اٹھ کھڑا ہوا۔

واستجاب دعواتِه فی الأحباب وفی العِدا. ولا یقول ھٰذا العبد إلّا ما قال النبیّ صلی اللّٰہ علیه وسلم، ولا یُخرج قدمًا من الھُدی. ویقولُ إن اللّٰہ سمّانی نبیًّا بوحیه، وکذالک سُمّیتُ من قبلُ علی لسان رسولنا المصطفیٰ.☆

اور اللہ نے دوستوں اور دشمنوں کے بارہ میں اس کی دعائیں قبول فرمائیں۔ اور یہ بندہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمودات کے سوا کچھ نہیں کہتا۔ اور ہدایت کے راستے سے ایک قدم بھی باہر نہیں نکالتا اور وہ کہتا ہے کہ اللہ نے اپنی وحی میں میرا نام نبی رکھا ہے اور اسی طرح اس سے پہلے ہمارے رسول (محمد) مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان (مبارک) سے مجھے یہ نام عطا کیا گیا۔☆

☆ **الحاشیة**. وإن قال قائل: کیف یکون نبی من ھذه الأمة وقد ختم اللّٰہ علی النبوّة؟ **فالجواب**. إنه عزّ وجلّ ما سمّی ھذا الرجل نبیًّا إلّا لإثبات کمال نبوّة سیدنا خیر البریة، فإن ثبوت کمال النبی لا یتحقق إلا بثبوت کمال الأمّة، ومن دون ذالک ادّعاء محضٌ لا دلیلَ علیه عند أھل الفطنة. ولا معنی لختم النبوّة علی فرد من غیر أن تُختَتم کمالاتُ النبوّة علی ذالک الفرد، ومن الکمالات العظمٰی کمالُ النبیّ فی الإفاضة، وھو لا یثبت من غیر نموذج یوجد فی الأمّة. ثم مع ذالک ذکرتُ غیر مرّة أن اللّٰہ ما أراد من نبوّتی إلّا کثرة المکالمة والمخاطبة، وھو مُسَلّم عند أکابر أھل السُنّة. فالنزاع لیس إلّا نزاعًا لفظیًّا. فلا تستعجلوا یا أھل العقل والفطنة. ولعنة اللّٰہ علی من ادّعی خلاف ذالک مثقال ذرّة، ومعھا لعنة الناس والملائکة. منه

☆ اگر کوئی کہنے والا یہ کہے کہ اس امت میں سے کوئی نبی کیسے ہو سکتا ہے جبکہ اللہ نے نبوت پر مہر لگا دی ہے؟ تو جواب یہ ہے کہ اللہ عز وجل نے اس شخص کا نام نبی صرف اور صرف اس لئے رکھا تا کہ وہ ہمارے سید و مولیٰ خیر الوریٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کے کمال کو ثابت کرے کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کا کمال امت کے کمال کے ثبوت کے بغیر متحقق نہیں ہوتا۔ اس کے بغیر یہ محض دعویٰ ہے جس پر اہل عقل کے نزدیک کوئی دلیل نہیں۔ کسی فرد پر نبوت کے ختم ہونے کے اس کے سوا کوئی معنیٰ نہیں کہ اس فرد پر نبوت کے کمالات اپنی انتہا کو پہنچیں اور نبی کا فیض رسانی کا کمال نبوت کے عظیم کمالات میں سے ہے۔ اور یہ کمال امت میں موجود نمونے کے بغیر ثابت نہیں ہوسکتا۔ اور اس کے ساتھ ساتھ میں نے بار بار ذکر کیا ہے کہ میری نبوت سے اللہ کی مراد صرف کثرت مکالمہ ومخاطبہ ہے (اس کے سوا کچھ نہیں) اور یہ اہل سنت کے اکابرین کے ہاں مسلم ہے۔ پس یہ نزاع محض لفظی نزاع ہے۔ لہٰذا اے اہل عقل و دانش! جلد بازی سے کام نہ لو۔ اور اللہ کی لعنت ہو اس پر جو ذرہ بھر اس کے خلاف دعویٰ کرے اور اس کے ساتھ تمام لوگوں اور فرشتوں کی لعنت بھی ہو۔ منه

ولیس مُراده من النبوة إلّا کثرة مکالمة اللّٰہ و کثرة انباءٍ من اللّٰہ و کثرة ما یُوحٰی. ویقول ما نعنی من النبوة ما یُعنٰی فی الصحف الأولٰی، بل ھی درجة لا تُعطٰی إلّا من اتّباع نبیّنا خیر الوریٰ. وکلّ من حصلتْ له ھٰذه الدرجة.. یکلّم اللّٰہ ذالک الرجل بکلام أکثر وأَجلٰی، والشریعة تبقٰی بحالھا.. لا ینقص منھا حُکمٌ ولا تزید ھُدٰی. ویقول إنّی أحد من الأمّة النبویة، ثم مع ذالک سمّانی اللّٰہ نبیًّا تحت فیض النبوّة المحمّدیّة، وأوحٰی إلیّ ما أوحٰی. فلَیُست نبوّتی إلّا نبوّته، ولیس فی جُبّتی إلّا أنواره وأشعّته، ولولاه لما کنت شیئًا یذکر أو یسمّی. وإنّ النبیَّ یُعرَف بإفاضته، فکیف نبیّنا الذی ھو أفضل الأنبیاء وأزیدھم فی الفیض، وأرفعھم فی الدرجة وأعلٰی؟ ﴿۱۷﴾

اورنبوت سے اس کی مراد محض اللہ کا کثرت سے کلام کرنا اور کثرت سے غیب کی خبریں دینا اور کثرت سے وحی کرنا ہے۔اوروہ کہتا ہے کہ نبوت سے ہماری مراد وہ نہیں جو پہلے صحیفوں میں لی گئی ہے۔ بلکہ یہ وہ مرتبہ ہے جو ہمارے نبی خیرالوریٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع کے بغیر نہیں دیا جاتا اور ہر وہ شخص جسے یہ مرتبہ حاصل ہوجائے تو اللہ اس شخص سے بکثرت اور نہایت صفائی سے کلام کرتا ہے۔اور شریعت اپنی حالت پر برقرار رہتی ہے۔ نہ اس میں سے کوئی حکم کم ہوتا ہے اور نہ کسی ہدایت کا اضافہ ہوتا ہے اور وہ یہ کہتا ہے کہ میں ملت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک فرد ہوں اوراس کے باوجود اللہ نے نبوت محمدیہ کے فیض کے تحت میرا نام نبی رکھا ہے۔ اور اللہ نے میری طرف وحی کیا جو بھی وحی کیا۔ پس میری نبوت اسی کی نبوت ہے۔اور میرے جبہ میں صرف آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہی انوار اور شعاعیں ہیں اوراگر آپ نہ ہوتے تو میں کوئی ایسی چیز نہ تھا جس کا ذکر کیا جاتا یا جس کا نام لیا جاتا۔اور ہر نبی اپنی فیض رسانی سے پہچانا جاتا ہے۔تو کیا شان ہوگی ہمارے نبیؐ کی جوتمام انبیاء سے افضل اور فیض رسانی میں ان سب (انبیاء) سے بڑھے ہوئے ہیں۔اورمرتبہ میں ان سب سے ارفع واعلیٰ ہیں۔

وأیّ شیءٍ دینٌ لا یضیء قلبًا نورُه، ولا یُسَكِّنُ الغلیلَ وجورُه، ولا یتغلغل فی الصُّدور صَدورُه، ولا یُثنٰی علیه بوصُف یُتمّ الحجّة ظهورُه؟ وأیّ شیءٍ دینٌ لا یمیز المؤمن مِن الذی کفر وأبٰی، ومَن دخله یکون کمثل من خرج منه، والفرق بینهما لا یُریٰ؟ وأیّ شیءٍ دین لا یمیت حیًّا مِن هواه، ولا یُحیی بحیاةٍ أخریٰ؟ ومن کان لِلّٰہِ کان اللّٰہ له.. کذالک خلتْ سُنّته فی أُممٍ أُولٰی. والنبیّ الذی لیس فیه صفة الإفاضة.. لا یقوم دلیلٌ علٰی صدقه، ولا یعرفه من أتٰی، ولیس مثله إلَّا کمثل راعٍ لا یهُشّ علی غنمه ولا یسقی ویبعدها عن الماء والمرعٰی.

وتعلمون أنّ دیننا دینٌ **حیٌّ**، ونبیّنا یُحیی الموتٰی، وأنه جاء کصیّب من السماء ببرکات عُظمٰی،

اور وہ دین کیا دین ہے جس کا نور کسی دل کو منور نہیں کرتا اور جس کا پینا پیاس کو تسکین نہیں دیتا۔ اور اس کا سینہ میں داخل ہونا کوئی تأ ثیر پیدا نہیں کرتا اور اس کی کسی ایسے وصف سے تعریف نہیں کی جاتی جس کا ظہور اتمام حجت کرے۔ اور وہ **دین ہی کیا ہے** جو مومن اور ایسے شخص کے درمیان تمیز نہ کرے جس نے کفر اور نافرمانی کو اختیار کیا اور اس میں داخل ہونے والا اس دین سے نکلنے والے جیسا ہو، اور ان کے درمیان کوئی فرق نظر نہ آئے۔ اور وہ دین کس کام کا ہے جو کسی زندہ شخص کو اس کی خواہشات کے لحاظ سے نہ مارے اور نہ اسے دوسری زندگی عطا کرے۔ اور جو کوئی اللہ کا ہو جاتا ہے تو اللہ اس کا ہو جاتا ہے۔ یہی دستور اس کا پہلی امتوں میں جاری رہا ہے۔ اور وہ نبی جس میں افاضہ کی صفت نہ ہو اس کی سچائی پر کوئی دلیل قائم نہیں ہو سکتی اور نہ ہی اس کے پاس آنے والا اس کو شناخت کر سکتا ہے۔ اور اس کی مثال ایسے چرواہے کی طرح ہے جو اپنی بھیڑ بکریوں پر پتے نہیں جھاڑتا اور نہ انہیں پانی پلاتا ہے اور انہیں پانی اور چراگاہ سے دور رکھتا ہے۔

اور تم جانتے ہو کہ ہمارا دین ایک **زندہ دین** ہے اور ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم مُردے زندہ کرتے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم آسمان سے برسنے والی بارش کی طرح عظیم برکات لے کر آئے۔

وليس لدينٍ أن ينافس معه بهذه الصفات العُليا. ولا يحطّ عن إنسان ثقلَ حجابه، ولا يوصل إلى قَصر الله وبابه إلّا هٰذا الدّين الأجلٰى، ومن شكّ في هٰذه فليس هو إلّا أعمٰى. وقد اخترط الناس سيوفهم على هذا العبد من غِمْدٍ واحدٍ، فتَجالَدَهم ربُّ الورىٰ. فقطَّ بعضَهم، وأخزىٰ بعضهم، ومهّل بعضهم تحت وعيده إلٰى يومٍ قدّر وقضٰى. وإنّهم آلوا أن لا يعاملوا به إلّا ظلمًا وزُورا، وتحامتْ زمرُهم عن طرق التقوى، وبعدوا عن منهج الحقّ كأنّ أسدا يفترس فيه أو يلدغ ثعبان أو تَعِنُّ آفةٌ أُخرٰى.
﴿۱۸﴾ وودّوا أن يُقتَل هذا العبد أو يسجن أو ينفٰى من الأرض، ليقولوا بعده إنه كان كاذبا فأهلكه اللّٰه وأردٰى أو أهان وأخزٰى؛

اور کسی دین کی مجال نہیں کہ وہ ان صفات عالیہ میں اس کے ساتھ مقابلہ کر سکے اور اس روشن ترین دین کے علاوہ کوئی دین نہیں جو انسان سے اس کے پردوں کا بوجھ اتار دے اور اسے اللہ کے محل اور اس کے دروازہ تک پہنچائے۔ اور جو اسلام کی ان خوبیوں میں شک کرے وہ نابینا محض ہے۔ اور لوگوں نے اس بندہ پر ایک ہی نیام سے اپنی تلواریں سونت لیں لیکن (پھر یوں ہوا کہ) مخلوق کے رب نے بھی ان کا مقابلہ کیا۔ پس بعض کا اس نے سر قلم کیا۔ بعض کو رسوا کیا اور بعض کو اپنی وعید کے مطابق اُس دن تک جو ان کے لئے مقدر کیا گیا تھا مہلت دی۔ اور انہوں نے قسم کھا رکھی تھی کہ وہ اس سے ظلم اور جھوٹ کے سوا کوئی سلوک روا نہ رکھیں گے۔ ان (مخالفوں) کے گروہ تقویٰ کی راہوں سے ہٹ گئے۔ اور سچائی کے راستے سے دور جا پڑے گویا اس میں کوئی شیر ہے جو چیر پھاڑ کر رہا ہے۔ یا سانپ ہے جو ڈس رہا ہے۔ یا کوئی دوسری آفت درپیش ہے۔
اور انہوں نے چاہا کہ اس بندے کو قتل کر دیا جائے، یا قید کر دیا جائے یا ملک بدر کر دیا جائے تا کہ وہ بعد میں یہ کہہ سکیں کہ یہ شخص جھوٹا تھا، اس لئے اللہ نے اسے ہلاک اور نیست و نابود کر دیا یا اس نے اسے ذلیل و رسوا کر دیا

فنصره اللّٰه نصرًا بعد نصرٍ من الأرض والسماوات العُلٰی، واستفتح فخاب کلّ من استعلٰی. ورزقه اللّٰه الابتهال والإقبال علیه عند کلّ مصیبة، فاستجاب إذا دعا، وجعل أثرًا فی دعوته،ومن دعا علیه فقد هوٰی. فطُعن کثیر من الناس بدعوته، فذاقوا موتًا أَدهٰی،وقد کانوا یتمنّون یوم مَنیّته ویقولون أخبَرَنا اللّٰه بموته وأَوحٰی. إنّ فی ذالک لآیة لأولی النُّهٰی.وجعل اللّٰه داره حَرمًا آمِنًا من دخلها حُفظ من الطاعون وما مَسَّه شیءٌ من الأذی، ویُتخطّف النّاس من حولها. إنّ فی ذالک یری یدَ القدرة مَن کان له عین تری. وأعطاه أعمالا صالحات مع ثمراتها لنفع الأبرار، کأنّها جنّات تجری من تحتها الأنهار.

لیکن اللہ نے اس کی زمین سے اور بلند آسمانوں سے مدد پہ مدد فرمائی اور جب اس نے اللہ سے فتح مانگی تو ہر متکبر ناکام ہوگیا۔ اور اللہ نے اس کو ہر مصیبت کے وقت اپنے حضور گڑگڑانے اور توجہ کرنے کی توفیق بخشی۔ چنانچہ جب اس نے دعا مانگی تو اس نے اسے قبولیت بخشی اور اس کی دعا میں اثر رکھ دیا۔ اور جس نے بھی اس کے خلاف دعا کی وہ نابود ہوگیا۔ پس اس کی دعا سے بہت سے لوگ طاعون کا نشانہ بنے اور انہوں نے ہولناک موت کا مزہ چکھا جبکہ وہ اس بندہ کی موت کے دن کی تمنا رکھتے تھے اور کہتے تھے کہ اللہ نے ہمیں وحی کے ذریعہ اس کی موت کی خبر دی ہے۔ یقیناً اس میں عقلمندوں کے لئے عظیم الشان نشان ہے۔ اور اللہ نے اس کے گھر کو امن والا حرم بنا دیا جو اس میں داخل ہوا وہ طاعون سے محفوظ ہوگیا اور اسے ذرہ سی بھی تکلیف نہ پہنچی جبکہ اس کے گرد وپیش کے لوگ اچک لئے جاتے ہیں۔ یقیناً اس میں ہر وہ شخص جس کے پاس دیکھنے والی آنکھ ہے قدرت کا ہاتھ دیکھتا ہے۔ اور اس نے اسے ابرار کے فائدہ کے لئے اعمال صالحہ مع ان کے ثمرات کے عطا کئے گویا وہ ایسے باغات ہیں جن کے دامن میں نہریں بہہ رہی ہیں۔

ووضع لـه قبولا فی الأرض، فیسعٰی إلیه الخلق فی اللیل والنّهار. وجذب الله إلیه کثیرًا من أولی الأبصار، الذین لهم نفوس مطهّرة وطبائع سعیدة، وقلوب صافیة، وصدور منشرحةٌ کالبحار، وجعل بینهم مودّة ورحمة، وأخرج من صدورهم کلّ رعونة واستکبار. وأنبأه به فی وقت لم یکن فیه هٰذا العبد شیئًا مذکورًا، وکانت هٰذه النصرة سرًّا مستورا. وأعطاه عصا صدقٍ یخزی بها العدا، فتلقّفتُ ما صنعوا من حَیَواتِ کیدٍ نحتوه بالنجویٰ. ووعد أنه یهین من أراد إهانته، فأدرک الهوان من أهان واستعلٰی. إنّهم کانوا یکذّبون من غیر علم، وقلوبهم فی غَمْرة من أهواء الدُّنیا، وکانوا ینظرون إلٰی سلسلة اللّٰه مغاضبًا، ویُؤذُون عباد اللّٰه بحدیث یفتریٰ،

اور اس (اللہ) نے اس کے لئے زمین میں قبولیت رکھ دی چنانچہ مخلوق شب وروز اس کی طرف دوڑی چلی آ رہی ہے اور اللہ بکثرت ایسے اہل بصیرت کو اس کی طرف کھینچ کر لے آیا جو پاک نفس، سعید فطرت، صاف دل اور سمندر کی طرح کھلے سینوں والے تھے۔ اور اللہ نے ان کے اندر باہمی محبت ورحمت پیدا کر دی اور ان کے سینوں سے ہر طرح کی رعونت اور تکبر نکال دیا اور اس نے اسے ان امور کی ایسے وقت میں اطلاع دی جس وقت یہ بندہ کوئی قابل ذکر چیز نہ تھا۔ اور یہ نصرت ایک سرّ نہاں تھی اور اس نے اسے سچائی کا عصا عطا کیا جس سے وہ دشمنوں کو رسوا کرتا ہے پس اس (عصا) نے باہمی خفیہ مشورہ سے تیار کردہ منصوبے کے تراشیدہ سانپوں کو نگل لیا اور اس (خدا) نے وعدہ فرمایا کہ وہ ہر اس شخص کو جو اس (مدعی) کی رسوائی کا ارادہ کرے گا رسوا کرے گا۔ سو جس نے اہانت کی اور تکبر کیا اسے رسوائی نے اپنی گرفت میں لے لیا۔ وہ بغیر کسی علم کے جھٹلاتے رہے جبکہ ان کے دل دنیا کی خواہشات کی وجہ سے غفلت کے عالم میں تھے۔ اور وہ الٰہی سلسلہ کو غصہ سے دیکھتے تھے اور بندگان خدا کو اپنی مفتریانہ باتوں سے اذیت پہنچاتے تھے۔

ولا یدخلون دار الحقّ بل یمنعون من یرید أن یدخلها ولا یأبٰی. فغضب اللّٰہ علیهم، وقطّع لهم ثیابًا من النّار، وسعّر علیهم سعیر الحسرات، فلم یملکوا صبرًا، ولم یدفعوا عنهم أُوار الاضطرار. وما کان لهم مَلْجأٌ مِن سخط اللّٰہ، ولا مَن ینجّی من البوار ولو نظروا ذات الیمین وذات الیَسار. فکان مآلهم الخسران والخسار، والذُّلّ والصَّغار. وطاشتْ سهامهم الّتی رموا إلٰی هٰذا العبدِ، وحفظه اللّٰه من شرِّهم، وأَدْخله فی حِمی الأمن ودار القرار. وقد نفضوا الکنائن لیردّوا القدر الکائن، وأرادوا أن یُطفئوا بأفواههم ما نزل من الأنوار، وسقطوا کصخرة علیه، ووَدُّوا لو تُسوّٰی به الأرض أو تخرّ علیه الجبال، لئلّا یبقٰی من الآثار. فنصره اللّٰہ نصرًا عزیزًا من عنده،

وہ خود حق کے گھر میں داخل نہیں ہوتے بلکہ اسے بھی روکتے ہیں جو اس میں داخل ہونے کا خواہاں ہو اور انکاری نہ ہو۔ پس اللہ ان پر غضبناک ہوا اور اس نے ان کے لئے آگ کا لباس تیار کیا اور ان پر حسرت کی آگ بھڑکائی تو نہ تو انہیں اسے برداشت کرنے کا یارا رہا اور نہ ہی وہ بے چینی اور بیقراری کی تپش اپنے آپ سے دور کر سکے خواہ وہ اپنے دائیں بائیں نظر ڈالیں انہیں کوئی شخص ایسا نہ مل سکا جو انہیں اللہ کی ناراضگی اور ہلاکت سے نجات بخشے۔ پس ان کا انجام گھاٹا ہی گھاٹا اور ذلت و پستی ہے۔ اور انہوں نے جو تیر اس بندہ پر چلائے وہ خطا گئے اور اللہ نے اسے ان کے شر سے محفوظ رکھا اور اسے امن کی پناہ گاہ میں اور سکینت کے گھر میں داخل کیا۔ انہوں نے اس غرض سے اپنے ترکش خالی کر دیئے کہ وہ ہو کر رہنے والی تقدیر کو ٹال دیں اور چاہا کہ وہ نازل ہونے والے انوار کو اپنے منہ کی پھونکوں سے بجھائیں اور وہ ایک چٹان کی طرح اس پر گرے اور اسے پیوند زمین کرنے کی خواہش کی یا یہ چاہا کہ اس پر پہاڑ ٹوٹیں تا کہ اس کا نام ونشان تک باقی نہ رہے لیکن اللہ نے اپنی جناب سے اس کی غلبے والی نصرت فرمائی

﴿۱۹﴾

ليجعل اللّٰه ذالک حسرةً عليهم، وإن اللّٰه لا يجعل على المؤمنين سبيلًا للكُفّار. وما ادرؤوا عن أنفسهم ما أنبأه اللّٰه فيهم من سُوء الأقدار. وبشّر اللّٰه هذا العبد المأمور بأنه يكون فى أمانه وحِرْزه، ولا يضرّه من عاداه من الأشرار، ويعيش تحت فضل اللّٰه الغفّار. فكذالک عصمه اللّٰه تحت حمايته، ورحّبَ به فى حضرتهٖ، وصار علٰى عداه كالسَّيف البتّار. وأعانه فى كُلّ موطنٍ كالرفيق، ونقله إلى السَّعة من الضيق، وجعل له الأرض كوادٍ خضرٍ أو روضٍ مملوّةٍ من الثمار. ووضع البركة فى أنفاسه، وطهّره من أدناسه، وأوصل إلى الأقطار ضوء نبراسه. فرجع إليه كثير من الأبرار، وهجروا أوطانهم فى اللّٰه تعالٰى، وأوطنوا قريته طمعًا فى رحمة اللّٰه الغفّار.

تا کہ اللہ اسے ان کے لئے حسرت کا موجب بنائے۔ اور یقیناً اللہ کافروں کو مومنوں پر غلبہ نہیں دیتا۔ اور اللہ نے ان کے بارے میں اسے جو تقدیر شر کی خبر دی تھی وہ (اسے) اپنے آپ سے دور نہ کر سکے اور اللہ نے اپنے اس مامور بندہ کو بشارت دی کہ وہ (ہمیشہ) اس کی حفظ وامان میں ہوگا۔ اور شریر لوگوں میں سے جو اس کے ساتھ دشمنی کرے گا وہ اسے کوئی نقصان نہ پہنچا سکے گا اور وہ غفّار خدا کے فضل کے زیر سایہ زندگی گزارے گا۔ سو اسی طرح اللہ نے اسے بچائے رکھا اور اپنی بارگاہ میں اس کی پذیرائی فرمائی اور وہ اس کے دشمنوں کے مقابل ایک شمشیر قاطع کی طرح ہوگیا اور ہر میدان میں دوست کی طرح اس کی مدد کی اور اسے تنگی سے فراخی کی طرف منتقل کیا اور اس کے لئے زمین کو ایک سرسبز وادی کی طرح یا پھلوں سے خوب لدے ہوئے ایک باغ کی طرح بنا دیا اور اس کے انفاس میں برکت رکھ دی اور اسے اس کی میل سے پاک صاف کیا اور اس کے چراغ کی روشنی زمین کے کناروں تک پہنچائی۔ جس کے نتیجہ میں بہت سے نیک لوگوں نے اس کی طرف رجوع کیا اور انہوں نے اللہ تعالیٰ کی خاطر اپنے وطن چھوڑ دیئے اور غفار خدا کی رحمت کی امید میں اس کی بستی کو اپنا وطن بنا لیا۔

فاشتعل العِدا حسدًا من عند أنفسهم، ومكروا كلَّ مكرٍ، فما كان مكرهم إلّا كالغبار. وأخرجوا من كلّ كنانةٍ سهمًا، فما كان سهمهم من اللّٰه إلّا التبار. وأجمعوا له ورمَوا من قوسٍ واحدٍ، فانقلب بفضل من اللّٰه، وزادتْ عِزّته فى الديار. وكذالک نصر اللّٰه عَبْده، وصَدَق وعده، وهيّأ له من لدنه كثيرًا من الأنصار. وبشّره بأنّه يعصمه من أيدى العِدا، ويسطو بكل من سطا، وكذالک أنجز وعده وحفظه من كلّ نوع الضرار.

وجعله مصطفًى مبرَّئًا من كلّ دنسٍ وزكّى، وقرّبه نجيًّا وأوحٰى إليه ما أوحٰى، وعلّمه من لدنه طريق الرُّشد والهُدىٰ. وجمع له كلّ آية من الأرض والسماوات العُلٰى، وكفّ عنه شرّ أعدائه، وأسّس كلّ أمره على التقوىٰ، وأَصلح شؤونه بعد تشتُّت شملها،

اس پر دشمن اپنے اندرونی حسد کے باعث مشتعل ہوگئے اور ہر طرح کی تدبیریں کیں لیکن ان کی ہر تدبیر غبار کی طرح اڑ گئی۔ انہوں نے ہر ترکش سے تیر نکالا لیکن ان کا حصہ اللہ کی طرف سے تباہی کے سوا کچھ نہ نکلا۔ اور وہ اس کے خلاف متحد ہوگئے اور ایک ہی کمان سے اس پر تیر برسائے مگر وہ اللہ کا فضل لے کر لوٹا اور تمام دنیا میں اس کی عزت بڑھ گئی۔ اس طرح اللہ نے اپنے بندہ کی نصرت فرمائی اور اپنا وعدہ سچا کر دکھایا اور خود اپنی جناب سے اس کے لئے بہت سے مددگار مہیا فرما دیئے اور اسے بشارت دی کہ وہ اسے دشمنوں کے ہاتھوں سے محفوظ رکھے گا اور جو اس پر حملہ کرے گا وہ اس پر حملہ آور ہوگا۔ اور یوں اس نے اپنا وعدہ پورا کیا اور اسے ہر طرح کے ضرر سے محفوظ رکھا۔

اور اللہ نے اسے مَیل سے پاک صاف کرکے برگزیدہ کیا اور (اس کا) تزکیہ فرمایا۔ اور راز داں بنا کر اپنا مقرب بنایا اور اس کی طرف وحی کی جو بھی وحی کی۔ اور اسے اپنی جناب سے رشد و ہدایت کا طریق سکھایا۔ اور اس کے لئے زمین سے اور بلند و بالا آسمانوں سے ہر نشان جمع کیا۔ اور اس کے دشمنوں کا شر اُس سے دور کیا۔ اور اس کے ہر معاملہ کی بنیاد تقویٰ پر رکھی اور پراگندہ حالی کے بعد اس کے تمام معاملات کو سلجھا دیا

﴿۲۰﴾

وأوصل سهمه إلى ما رمٰى. وجعل الدُّنيا كأَمَةٍ له تأتيه من غير شُحٍّ وهوىٰ، وفتح عليه أبواب كلّ نعمةٍ وآوىٰ وربّى. وعلّمه من لدنه وأعثره على المعارف العُليا. وقد جاء كم على وقت مُسمّى. **فما تقولون** فی هٰذا الرجل؟ هل هو صادق أو كاذب، ومِن أين منبت هذا الفضل؟ أأعطاه اللّٰه ما أعطٰى، أم الشيطان قادرٌ علٰى هٰذه الأمور العظمٰى؟ بيّنوا توجروا.. واتّقوا يوم الفصل الذی يُظهر ما يخفٰى.

اور اس کے چلائے ہوئے تیر کو ٹھیک اس کے نشانے تک پہنچایا اور اس نے دنیا کو اس کے لئے لونڈی کی طرح بنا دیا جبکہ وہ اس کے پاس کسی حرص ولالچ کے بغیر آتی ہے۔ اور اس نے اس پر ہر نعمت کے دروازے کھول دیئے اور اسے ہر مصیبت سے پناہ دی اور پرورش فرمائی اور اپنی جناب سے اسے سکھایا اور معارف عالیہ سے اسے اطلاع بخشی اور وہ معیّن وقت پر تمہارے پاس آیا۔ پس تم اِس شخص کے بارہ میں کیا کہتے ہو۔ کیا وہ سچا ہے یا جھوٹا؟ اور اس فضل کا سرچشمہ کہاں ہے؟ اللہ نے اسے دیا جو دیا۔ کیا شیطان ان عظیم باتوں پر قادر ہے؟ صاف صاف بیان کرو تم اجر دیئے جاؤ گے اور اس فیصلہ کے دن سے ڈرو جو ہر پوشیدہ بات کو ظاہر کر دے گا۔

البابُ الثّانی

اسمعوا، يا سادة۔ هداكم اللّٰه إلى طُرق السعادة ــ أنّی أنا المُستَفتِیُ وأنا المدّعی. وما أتكلّم بحجاب بل أنا علٰى بصيرة من ربّ وهّاب. بعثنی اللّٰه علٰى رأس المائة، لأجدّد الدين

دوسرا باب

سادات کرام! اللہ سعادت کی راہوں کی طرف تمہاری رہنمائی فرمائے۔ غور سے سنو کہ میں ہی فتوٰی طلب کرنے والا ہوں اور میں ہی مدعی ہوں۔ میں کسی حجاب سے بات نہیں کرتا بلکہ میں وہاب خدا کی طرف سے بصیرت پر قائم ہوں۔ اللہ نے مجھے اس صدی کے سر پر مبعوث فرمایا ہے تا مَیں دین کی تجدید کروں

وأنوّر وجه الملّة، وأكسّر الصليب وأُطفِئَ نار النصرانية، وأقيم سنّة خير البريّة، ولأُصلح ما فَسَدَ، وأروّج ما كَسَدَ. وأنا المسيح الموعود والمهدى المعهود. مَنَّ اللّٰه علىّ بالوحى والإلهام، وكلّمنى كما كلّم برسله الكرام، وشهد على صدقى بآيات تشاهدونها، وأرى وجهى بأنوارٍ تعرفونها. ولا أقول لكم أن تقبَلونى من غير برهانٍ، وآمِنوا بى من غير سلطانٍ، بل أنادى بينكم أن تقوموا لِلّٰه مقسطين، ثم انظروا إلى ما أنزل اللّٰه لى من الآيات والبراهين والشهادات.

فإن لم تجدوا آياتى كمثل ما جرت عادة اللّٰه فى الصادقين، وَ خلتْ سُنّته فى النبيّين الأوّلين، فرُدّونى ولا تقبلونى يامعشر المُنكرين.

اور ملت کا چہرہ روشن کروں، صلیب کو توڑوں، عیسائیت کی آگ بجھاؤں اور مخلوق کے بہترین فرد (محمد صلی اللہ علیہ وسلم) کی سنت قائم کروں اور جو بگاڑ پیدا ہو گیا ہے اس کی اصلاح کروں اور جن (اقدار کی) کساد بازاری ہے انہیں رائج کروں اور یہ کہ میں مسیح موعود اور مہدی معہود ہوں۔ اللہ نے مجھ پر وحی والہام کا احسان کیا اور اس نے میرے ساتھ اسی طرح کلام کیا جیسے اس نے مرسلین کرام سے کلام فرمایا تھا۔ اور ایسے نشانوں سے میری سچائی کی شہادت دی جن کا تم مشاہدہ کر رہے ہو۔ اور ایسے انوار سے میری رونمائی کی جنہیں تم پہچانتے ہو۔ میں تمہیں یہ نہیں کہتا کہ تم کسی دلیل کے بغیر مجھے قبول کرو اور بغیر کسی واضح دلیل کے مجھ پر ایمان لے آؤ بلکہ میں تمہارے درمیان یہ منادی کر رہا ہوں کہ تم انصاف کرتے ہوئے اللہ کی خاطر کھڑے ہو جاؤ پھر جو نشانات اور دلائل اور شہادتیں اللہ نے میرے لئے نازل فرمائے ہیں ان پر نظر ڈالو۔

اے منکروں کے گروہ! اگر تم میرے نشانوں کو راستبازوں میں اللہ کی عادت جاریہ اور گذشتہ انبیاء میں اس کی گزری ہوئی سنت کے مطابق نہ پاؤ تو بیشک مجھے ردّ کر دو اور مجھے قبول نہ کرو۔ ﴿۲۱﴾

وإن رأيتم آياتی كآيات خلتْ فی السابقين، فمن مقتضى الإيمان أن تقبلونی ولا تمرّوا عليها معرضين. أ تعجبون من رحمة اللّٰه وقد جاء ت أيّامها؟ وترون الملّة ذاب لحمها وظهرت عظامها، وكُبّر أعداؤها وحُقّر خُدّامها. ما لكم ترون آیَ اللّٰه ثم تُنكرون؟ وترون شمس الحق أمام أعينكم ثم لا تستيقنون؟

أيّها الناس. تمّت عليكم حجة اللّٰه فإلام تفرّون؟ وإن آياته من كلّ جهةٍ ظهرت، والإسلام نزل فی غار الغربة وأوامره تعطّلت، وكلّ آفةٍ عليه نزلت، وكلّ مصيبةٍ كشرت له أنيابها، وكلّ نحوسةٍ فتح عليه بابها، وَالألْفُ السادس الّذی وُعد فيه ظهور المسيح قد انقضى، فما زعمكم. أأخلفَ اللّٰه وعده أو وفّى؟

لیکن اگر تم میرے نشانوں کو اُن نشانوں کی طرح پاؤ جو سابقین میں گزر چکے ہیں تو پھر ایمان کا تقاضا ہے کہ تم مجھے قبول کرو اور ان (نشانات) سے اعراض کرتے ہوئے گزر نہ جاؤ۔ کیا تم اللہ کی رحمت پر تعجب کرتے ہو حالانکہ اس (رحمت) کا زمانہ آ گیا ہے اور تم دیکھ رہے ہو کہ ملت (اسلامیہ) کا گوشت گھل گیا ہے اور اس کی ہڈیاں ظاہر ہو چکی ہیں۔ اس کے دشمن بڑے بنا دیئے گئے ہیں اور اس کے خادم چھوٹے۔ تمہیں کیا ہو گیا ہے کہ اللہ کے نشانوں کو دیکھتے ہو پھر انکار کر دیتے ہو۔ اور اپنی آنکھوں کے سامنے آفتاب صداقت دیکھتے ہو لیکن پھر بھی یقین نہیں کرتے۔

اے لوگو! اللہ کی حجت تم پر تمام ہو چکی پھر کس طرف بھاگ رہے ہو؟ اور یقیناً اس کے نشانات ہر طرف سے ظاہر ہو چکے ہیں۔ اور اسلام غربت کی گہری غار میں اتر گیا ہے اور اس کے احکامات تعطّل کا شکار ہو گئے ہیں اور ہر آفت اور افتاد اس پر آن پڑی ہے اور ہر مصیبت نے اس (پرحملہ) کے لئے اپنی کچلیاں ظاہر کر دی ہیں۔ اور ہر نحوست نے اس پر اپنا دروازہ کھول دیا ہے۔ چھٹا ہزار جس میں ظہور مسیح کا وعدہ کیا گیا تھا وہ گزر چکا ہے پھر تمہارا کیا خیال ہے کہ کیا اللہ نے اپنے وعدہ کی خلاف ورزی کی ہے یا اسے پورا کیا ہے؟

ألا ترون كيف اتّفقت الأمم على خلاف هٰذه الملّة، وصالوا عليه متّفقين كسباع تخرج من الاَجَمة الواحدة، وبقى الإسلام كوحيدٍ طريدٍ، وصار غَرَضَ كلِّ مَريدٍ، وللأغيار عيدٌ، وقمرُنا ذوالقعدة ، قَعَدْنا كالمنهزمين من الكَفَرة بكمال الخوف والرِّعْدة، وهم يُطعنون فى ديننا ولا كطَعْن الصَّعْدة؟ فعند ذالك بعثنى ربّى علٰى رأس المائة. أ تزعمون أنه أرسلنى من غير الضرورة؟ ووالله إنّى أرىٰ أن الضرورة قد زادت من زمانٍ سَبَقَ، وولّى الإقبال كغلامٍ أَبَقَ. وكان الإسلام كرجل لطيف البُنية، مليح الحلْية، والآن ترى على وجهه سواد البدعات، وقروح المحدَثات، ونُقل إلى الغثّ سمينُه، وإلى الكدر مَعينُه، وإلى الظلمات نوره، وإلى الأخْرِبة قصوره،

کیا تم نہیں دیکھتے کہ تمام اقوام اس ملّت (اسلامیہ) کے خلاف کیسے متفق ہوگئیں ہیں۔اور انہوں نے ایک ہوکراُن درندوں کی طرح اِس پر حملہ کر دیا ہے جو درختوں کے ایک ہی جھنڈ سے باہر نکل آتے ہیں۔اور اسلام ایک تنہا دھتکارے ہوئے شخص کی طرح ہوگیا ہے۔اور وہ ہر سرکش کا نشانہ بن گیا ہے۔اور اغیار کی عید ہے اور ہمارا چاند ذوالقعدہ کا ہے۔ہم لرزاں وترساں کافروں سے شکست خوردہ (افراد) کی طرح بیٹھے ہیں اور وہ ہمارے دین پر طعن کررہے ہیں لیکن (ان کی) یہ (طعنہ زنی) نیزہ زنی کی طرح نہیں (بلکہ اس سے شدید تر ہے)۔ایسے وقت میں میرے رب نے مجھے صدی کے سر پر مبعوث فرمایا۔کیاتم خیال کرتے ہوکہ اس نے مجھے بلاضرورت بھیج دیا ہے؟ اللہ کی قسم میں دیکھ رہا ہوں کہ یہ ضرورت زمانہ گذشتہ سے کہیں بڑھ گئی ہے اور خوش بختی بھگوڑے غلام کی طرح منہ پھیر کے چلی گئی ہے۔ اور اسلام ایک ایسے شخص کی طرح تھا جس کی بناوٹ عمدہ اور چہرہ خوبصورت تھا مگر اب تُو اس کے چہرہ پر بدعات کی سیاہی اور رسومات کے زخم دیکھے گا۔ اسلام کا صحت مند جسم کمزور، اس کا صاف چشمہ گدلے پانی اور اس کا نورتاریکیوں میں

وصار كدارٍ ليس فيها أهلها، أو كوَقُبَةِ مَشارٍ ما بقى فيها إلّا نحلُها. فكيف تظنّون أن الله ما أرسل مجدّدًا فى هذا الزمان، وكان وقت نزولِ المائدة لا وقت رفعِ الخِوان. وكيف تزعمون أن اللّٰه الكريم عند ازدحام هٰذه البدعات وسيل السيّئاتِ، ما أراد إصلاح الخلق، بل سلّط على المسلمين دجّالا منهم ليهلكهم بسمّ الضلالات؟ ﴿۲۲﴾ أكان دجلُ النصارى قليلًا غير تامٍّ فى الإضلال، فكمّله الله بهذا الدجّال؟

فوالله ليس هٰذا الرأى من عين العقول والأبصار، بل هو صوت أنكرُ مِن صوت الحمارِ، وأضعف مِن رَجْعِ الحوار. ثم مع ذالک كيف نزلت الآيات تَترىٰ لتأييد رجل يعلمه الله أنه من المفترين؟ أليس فيكم شيء من تقوى القلوب يا معشر المنكرين؟

اوراس کے محلّات ویرانوں میں بدل گئے ہیں اور وہ ایک ایسے گھر کی طرح ہوگیا جس کے رہنے والے اس میں نہیں ہیں یا وہ ایسا شہد کا چھتا ہے جس میں صرف اس کی مکھیاں رہ گئی ہیں۔تم یہ کیسے خیال کرتے ہو کہ اللہ نے اس زمانے میں کوئی مجدد نہیں بھیجا جبکہ یہ وقت (آسمانی) مائدہ کے نزول کا وقت تھا نہ کہ اس (دسترخوان) کے اٹھائے جانے کا۔اورتم یہ کیسے خیال کرتے ہو کہ اللہ کریم نے ان بدعتوں کے ہجوم اور برائیوں اور بدیوں کے سیلاب کے وقت اصلاحِ خلق نہیں چاہی بلکہ مسلمانوں پر انہیں میں سے ایک دجال کو مسلط کر دیا تا وہ انہیں گمراہیوں کے زہر سے ہلاک کرے۔کیا عیسائیوں کا دجل گمراہ کرنے میں کچھ کم اور ناتمام تھا کہ اللہ نے اس دجال کے ذریعہ اسے مکمل کیا۔

اللہ کی قسم! یہ عقل اور بصیرت کے چشمہ سے نکلی ہوئی رائے نہیں بلکہ یہ آواز گدھے کی آواز سے بھی زیادہ بری ہے اور اونٹنی کے (چھوٹے) بچے کی آواز سے بھی زیادہ کمزور ہے۔پھر اس کے باوجود ایک ایسے شخص کی تائید کے لئے لگاتار نشانات کیسے نازل ہوگئے جس شخص کے متعلق اللہ جانتا ہے کہ وہ مفتری ہے۔اے منکروں کی جماعت! کیا تم میں دلوں کے تقویٰ کی کوئی رمق باقی نہیں رہی۔

ما كان لعبد أن يفترى على الله ثـم يـنصره الله كالمقبولين. فإن مِنْ هذا يُرفَع الأمان ويشتبه الأمر ويتـزلـزل الإيـمـان، وفيـه بلاء لـلـطـالبيـن. أ تـزعمون أن رجلا يفـتـرى عـلى الله كلّ ليلٍ ونهارٍ وآصال وأبكارٍ ويقول يوحٰى إلىّ ومـا أوحـى إليه شىء ، ثم ينصره ربّـه كـمـا ينصر الصادقين؟ أهٰذا أمـر يـقبله العقل السليم؟ ما لكم لا تـفـكّـرون كـالـمتقين؟ أبقِيت لـكم دجّالون.. وأين المُجدّدون والـمـصـلـحون، وقد أكل الدينَ دودُ الكفر.. ألا تنظرون؟

أَلا ترون علماء النصارى كيف يـخـدعـون الـجـهّـال، ويلمعون الأقـوال والأعـمـال، لـعلهـم يـرجـعـون؟ وإن الـلّٰه أنـزل لكم حـجّة عـليهـم، فـلـم لا تـنتفعون بـحـجّـتـه أيهـا الـعـاقـلـون؟

کسی بندہ کے لئے یہ ممکن نہیں کہ وہ اللہ پر افترا کرے پھر بھی اللہ اس کی ایسے مدد کرے جس طرح مقبول بندوں کی مدد فرماتا ہے۔اس طرح تو دنیا سے امان اٹھ جائیگی اور معاملہ مشتبہ اور ایمان متزلزل ہوجائے گا اوراس میں (حق) کے طالبوں کے لئے بڑی آزمائش ہے۔ کیا تم خیال کرتے ہو کہ ایک شخص ہر رات دن اور صبح وشام اللہ پر افترا کرتا ہے اور کہتا ہے کہ مجھ پر وحی کی جاتی ہے حالانکہ اس کی طرف کچھ بھی وحی نہیں کیا گیا، پھر بھی اس کا رب اس کی ایسی مدد کرتا ہے جیسی مدد وہ صادقوں کی کرتا ہے۔ کیا عقل سلیم یہ بات قبول کر سکتی ہے؟ تمہیں کیا ہوگیا ہے کہ تم متقیوں کی طرح غور وفکر نہیں کرتے کیا تمہارے لئے دجال ہی رہ گئے ہیں اور مجدد اور مصلح کہاں گئے؟ حالانکہ کفر کے کیڑے دین کو کھا گئے ہیں۔کیا تم دیکھتے نہیں؟

کیا تم نہیں دیکھتے کہ عیسائیوں کے علماء کس طرح جاہلوں کو دھوکا دے رہے ہیں اور اقوال اور اعمال کو دلفریب شکل میں پیش کرتے ہیں تا کہ وہ (ان کی طرف) رجوع کریں۔ اور اے عقلمندو! اللہ نے تمہارے لئے ان کے خلاف ایک حجت نازل فرمائی پھر تم اس کی حجت سے کیوں فائدہ نہیں اٹھاتے۔

ووالـلّٰــه لـو اجتـمـع أوّلهـم وآخـرهم، وخواصهم وعوامهم، ورجالهم ونساؤهم، ما استطاعوا أن يـأتـوا بآية كما نُعطٰى من ربّنا، ولـو كـان بـعضهم لبعض ظهيرا. ذالک بأنهم على الباطل، ونحن عـلـى الحقّ، وإلٰهنا حيٌّ، وإلٰههم ميّت، فلا يسمع شهيقهم ولا زفيرا. وإنّ لـنا نبيّ نرىٰ آيات صدقه فى هٰـذا الزمن، وليس فى أيديهم إلّا خـضـراء الدمن، فأين تفرّون من حصنِ الأمن أيها الغافلون؟

وإن نبيّـنا خاتم الأنبياء، **لا نبيّ بعده**، إلّا الذى ينوَّر بنوره، ويكون ظهـوره ظِلَّ ظهوره. فالوحى لنا حقٌّ ومِـلْـکٌ بـعد الِاتّباع، وهو ضالّةُ فِطرتنا وجدناه من هٰذا النبيّ المطاع، فأُعطينا مجانًا من غير الاشتراء. والـمـؤمن الكامل هو الذى رُزق مـن هذه النعمة على سبيل الموهبة، والذى لَمْ يُـرزَق منه شيئًا يُخاف عليه سوء الخاتمة.

اور اللہ کی قسم! اگر ان کے پہلے اور پچھلے اور ان کے خواص اور عوام اور ان کے مرد اور ان کی عورتیں اکٹھے ہو جائیں تو بھی ویسا ایک نشان نہیں پیش کر سکتے جیسے نشان ہمارے رب نے ہمیں عطا فرمائے ہیں۔ خواہ ایک دوسرے کے مددگار ہوں۔ اور اس کی وجہ یہ ہے کہ وہ باطل پر ہیں اور ہم حق پر۔ اور ہمارا خدا زندہ اور ان کا خدا مردہ ہے اور وہ ان کی چیخ و پکار نہیں سنتا۔ اور ہمارا نبی وہ نبی ہے جس کی سچائی کے نشان ہم اپنے اس زمانے میں دیکھ رہے ہیں۔ اور ان (عیسائیوں) کے ہاتھ میں گندگی کے ڈھیر پر اُگے ہوئے سبزہ کے سوا کچھ نہیں۔ پس اے غافلو! تم امن کے قلعہ سے کس طرف بھاگ رہے ہو۔

ہمارا نبی خاتم الانبیاء ہے آپ کے بعد کوئی نبی نہیں سوائے اس کے جو آپ کے نور سے منور کیا گیا ہو اور اس کا ظہور آپ کے ظہور کا ظل ہو۔ پس اتباع کے بعد وحی کا ملنا ہمارا حق اور ہماری ملکیت ہے اور وہ ہماری فطرت کی گمشدہ متاع ہے۔ جسے ہم نے اس نبی مطاع (کے فیض) سے پایا ہے اس طرح وہ ہمیں خریدے بغیر مفت دی گئی۔ کامل مومن وہ ہے جسے یہ نعمت (وحی) عطیہ کے طور پر عطا کی گئی اور جسے اس میں سے کچھ بھی حصہ نہ دیا گیا اس کے برے انجام کا خدشہ ہے۔

﴿۲۳﴾

هـذه مـلّتـنـا نـرىٰ كلّ آنٍ ثـمـارهـا، ونشاهد أنوارها. وأما دين الـنـصـارى فليـس إلّا كدارٍ يـخـوّف الـنـاسَ دُجـاهـا، ويعمى الـعـيـونَ دُخـاهـا،وهـل لهـا آية لنـراهـا؟ ووالـلّٰـه لو لم يكن دين الإسـلام لتعسّـرت معـرفة ربّ الـعـالـمـيـن. فـمـا ظهرت خبيئة الـمـعـارف إلّا بهٰذا الدّين. وإنه كشـجـرة تؤتى أُكُلها كلّ حين، ويـدعـو الآكـلـيـن الـذين هم من العاقلين. وأمّا دين عيسٰى فما هو إلّا كشـجرة اجُتثّتْ من الأرض، وأزالـت الـصـراصـر قرارها، ثم اللصوص ما أبقَوا آثارها. وليس فى دينهم إلّا قصص منقولة، ومن الـمـشـاهـدات مـعـزولة. ومـن الـمعلوم أن القصص المجرّدة لا تهـب الـيـقـيـن، ولـيـس فيهـا قوّة تـجـذب إلـى ربّ الـعـالـمـيـن. وإنّـمـا الـجـذب فـى الآيـات المشهودة، والكرامات الموجودة،

یہ ہمارا دین ہے جس کے پھل ہم ہر آن دیکھ رہے اور اس کے انوار کا مشاہدہ کر رہے ہیں اور جو نصاریٰ کا دین ہے تو (حقیقتاً) وہ ایک ایسے گھر کی طرح ہے جس کی تاریکی لوگوں کو خوفزدہ کرتی ہے۔اور اس کا اندھیرا آنکھوں کو اندھا کر دیتا ہے۔کیا اس (عیسائیت) میں کوئی نشان ہے جسے ہم دیکھ سکیں اور اللہ کی قسم اگر دین اسلام نہ ہوتا تو رب العالمین کی معرفت دشوار ہو جاتی۔ پوشیدہ معارف صرف اس دین اسلام سے ظہور میں آئے ہیں اور یہ دین ایک ایسے درخت کی طرح ہے جو اپنے پھل ہر وقت دیتا ہے اور ان کھانے والوں کو دعوت دیتا ہے جو عقلمندوں میں سے ہیں۔اور جو عیسائی مذہب ہے تو وہ ایک ایسے درخت کی طرح ہے جسے زمین سے اکھاڑ دیا گیا ہو۔ اور تیز و تند آندھیوں نے اسے اس کی جگہ سے ہٹا دیا ہو اور پھر چور اچکوں نے اس کے آثار باقی نہ رہنے دیئے ہوں۔اور ان کے مذہب میں صرف منقولی قصے ہیں اور مشاہدات کا فقدان ہے۔اور یہ بات ظاہر ہے کہ محض قصے یقین عطا نہیں کرتے اور ان میں وہ قوت نہیں ہوتی جو رب العالمین کی طرف کھینچ کر لائے۔(قوت جذب) صرف آیات مشہودہ اور کرامات موجودہ میں ہوتی ہے۔

وبھا تتبدّل القلوب، وتزکّی النفوس وتزول العیوب، فھی مختصّ بالإسلام، واتّباع نبیّنا خیر الأنام، وانا علٰی ھٰذا من الشاھدین، بل من أھلھا ومن المجرّبین، ونتمّ بھا الحجّة علی المنکرین. وأیّ شیءٍ الدینُ الذی کان کدارٍ عفَت آثارھا، أو کروضةٍ أُجیحت أشجارھا؟ ولا یرضی العاقل بدینٍ کان کدارٍ خربت، أو کعصا انکسرت، أو کامْرأةٍ عَقَرت، أو کعین عمیت. فالحمد للّٰہ کلّ الحمد، أن الإسلام دین حیٌّ یُحیی الأموات، ویُخضّر المَوات، ویُنضّر الحیاة. وإنّی أعجب، واللّٰہ، کلَّ العجب من قومٍ یقولون إنّا من فِرق الإسلام، ثم ینکرون فیوض ھٰذا الدّین وفیوض نبیّنا خیر الأنام، ومکالمة اللّٰہ العلّام. ما لھم لا یھبّون من رقُدتھم، ولا یفتحون عیون فطنتھم؟

اوراس سے دل بدل جاتے اورنفوس پاک ہوتے اور تمام عیوب دور ہوجاتے ہیں۔ اور یہ اسلام اور ہمارے نبی خیرالانام صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع سے مختص ہیں اور میں اس پر گواہوں میں سے ہوں۔ بلکہ میں انہیں لوگوں میں سے اور اہل تجربہ میں سے ہوں۔ اوراس سے ہم منکرین پر حجت تمام کرتے ہیں۔ اوروہ دین کیا شَے ہے جواُس گھر کی طرح ہو جس کے آثار مٹ چکے ہوں یا اس باغ کی طرح ہے جس کے درخت جڑ سے اکھاڑ دیئے گئے ہوں۔ اور کوئی صاحب عقل ایسے دین پر راضی نہیں ہوگا جو ایسے گھر کی طرح ہو جو ویران ہو چکا ہو یا ایسے عصا کی طرح ہو جوٹوٹ چکا ہو یا اس عورت کی طرح ہو جو بانجھ ہوگئی ہو یا اس آنکھ کی طرح ہو جو اندھی ہوگئی ہو پس تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں کہ اسلام ایک زندہ دین ہے۔ جو مردوں کو زندہ کرتا ہے اور بنجر زمین کو سرسبز وشاداب کرتا ہے اور زندگی کو رونق بخشتا ہے۔ اور اللہ کی قسم! مجھے ایسے لوگوں پر سخت تعجب ہے جو کہتے ہیں کہ ہم اسلام کے فرقوں میں سے ہیں مگر بایں ہمہ اس دین کے فیوض اور ہمارے نبی خیرالانام صلی اللہ علیہ وسلم کے فیوض اور علیم خدا کی ہمکلامی سے انکار کرتے ہیں۔ انہیں کیا ہوگیا ہے جو اپنی نیند سے بیدار نہیں ہوتے اور اپنی فطانت کی آنکھیں نہیں کھولتے،

فأستعيذ بالله من مثل حالهم وأعجب لهم ولأقوالهم! وقد قُمت فيهم مأمورًا من الله فلا يؤمنون، وأدعو إلى الله فلا يأتون، ويمرّون كأنهم ما سمعوا وهم يسمعون. أما بَلَغَتْهُمْ قصص قوم كانوا يكذّبون رسلهم ولا ينتهون؟ أم لهم براء ة في القرآن فهم بها يتمسّكون؟ وإنّي، والله، من الرحمٰن، يكلّمنى ربّى ويوحى إلىّ بالفضل والإحسان. وإنى نشدتُه حتّى وجدتُه، وطلبتُه حتّى أصبتُه. وإنّى أُعطيتُ حياةً بعد الممات، ووجدت الحقّ بعد ترك الفانيات. وإنّ ربّنا لا يضيع قومًا طالبين، ولا يترك فى الشبهات من طلب اليقين. وإنّكم مكرتم كلّ المكر، ولو لا فضل الله ورحمته لكنت من الهالكين.

پس میں ان کی اس طرح کی حالت سے اللہ کی پناہ مانگتا ہوں اور مجھے ان پر اوران کے اقوال پر سخت تعجب ہوتا ہے۔ یقیناً میں ان میں مامور من اللہ کے طور پر کھڑا ہوں پر وہ ایمان نہیں لاتے۔ اور میں اللہ کی طرف بلاتا ہوں پر وہ نہیں آتے اور وہ یوں گزر جاتے ہیں گویا انہوں نے سنا ہی نہیں حالانکہ وہ سن رہے ہوتے ہیں۔ کیا ان تک ان لوگوں کے حالات نہیں پہنچے جو اپنے رسولوں کو جھٹلایا کرتے تھے اور باز نہیں آتے تھے۔ کیا ان کے لئے قرآن میں بریت موجود ہے جسے وہ مضبوطی سے تھامے ہوئے ہیں۔ اللہ کی قسم! میں خدائے رحمان کی طرف سے ہوں۔ میرا رب مجھ سے ہمکلام ہوتا اور فضل واحسان کے ساتھ میری طرف وحی کرتا ہے میں نے اسے ڈھونڈا تو اسے پایا اور میں نے اس کی تلاش کی تو وہ مجھے مل گیا اور ایک موت کے بعد مجھے زندگی عطا کی گئی۔ اور فانی چیزوں کو چھوڑ دینے کے بعد میں نے حق کو پایا یقیناً ہمارا رب طلب کرنے والوں کو ضائع نہیں کرتا اور جس نے یقین کی تلاش کی وہ اسے شبہات میں پڑا رہنے نہیں دیتا۔ تم نے ہر طرح کی تدبیروں کو آزما دیکھا اگر اللہ کا فضل اور اس کی رحمت نہ ہوتی تو میں ضرور ہلاک ہونے والوں میں سے ہوتا۔ ﴿۲۴﴾

وخاطبني ربّي وقال: إنّك بأعيننا، فأوفٰى وعده في كل موطنٍ وعند كلّ كيدٍ من الكائدين. ونصرني وآواني إليه، وكرَّ كلُّ واحدٍ منكم عليّ، فلم يتمكّن بشر منّي فرجعوا خائبين. وقطعتم ما أمر اللّٰه به أن يوصل، وأشعتم بين النّاس أن هؤلاء ليسوا من المسلمين، وتمنّيتم أن نكون من المخذولين، فقلّب اللّٰه عليكم أمانيكم، ونشر ذكرنا في العالمين. أهٰذا جزاء المفترين؟

أيّها النّاس.. لكم لونان: لون في القلب، ولون في اللسان. الإيمان على الألْسُن والكفر في الجنان. جعلتم الأقوال للرحمٰن، والأعمال للشيطان فأين أنتم من هداية القرآن؟ أنتم تقرؤون في كتاب اللّٰه أن عيسٰى ذاق كأس الممات، ثم ترفعونه مع جسمه العنصريّ إلى السماوات، فلا أدري حقيقة إيمانكم بالآيات.

اور میرے رب نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا ''تو ہماری نگاہوں کے سامنے ہے۔'' پھر اس نے ہر میدان اور تدبیر کرنے والوں کی ہر تدبیر کے موقع پر اپنے اس وعدہ کو پورا کیا اور میری نصرت فرمائی اور مجھے اپنے پاس پناہ دی اور تم میں سے ہر شخص نے مجھ پر حملہ کیا لیکن کوئی بشر مجھ پر غالب نہ آسکا تب وہ سب کے سب ناکام لوٹے۔ اور جسے اللہ نے ملانے کا حکم دیا تھا اسے تم نے کاٹا۔ اور تم نے لوگوں میں یہ مشہور کر دیا کہ یہ لوگ مسلمانوں میں سے نہیں ہیں۔ اور تم نے تمنا کی کہ ہم بے یارو مددگار ہو جائیں لیکن اللہ نے تمہاری یہ خواہشات تم پر الٹا دیں۔ اور ہمارے ذکر کو دنیا میں پھیلا دیا۔ کیا یہی مفتریوں کی جزا ہے؟

اے لوگو! تمہارے دو رنگ ہیں، ایک دل کا رنگ ہے اور دوسرا زبان کا رنگ ہے۔ زبانوں پر تو ایمان ہے اور دل میں کفر ہے۔ تم نے اقوال رحمان خدا کے لئے اور اعمال شیطان کے لئے بنا رکھے ہیں، سو قرآن کی ہدایت سے تمہارا کیا سروکار؟ تم کتاب اللہ میں تو پڑھتے ہو کہ عیسیٰ علیہ السلام نے موت کا پیالہ چکھا پھر تم اسے مادی جسم کے ساتھ آسمانوں پر بھی چڑھاتے ہو۔ پس آیات پر تمہارے ایمان لانے کی حقیقت مجھے سمجھ نہیں آتی۔

تتلون فی صلواتکم أن عیسٰی مات، ولا رفع الجسمِ ولا حیاة،☆ ثم بعد الصلاة تتربّعون فی رکن المحراب، وتُقبِلون بوجوهکم علی الأصحاب، فتقولون: من اعتقد بموته فهو کافر وجزاؤه السعیر ووجب له التکفیر. تلک صلواتکم، وهذه کلماتکم تقرؤون فی الفرقان: فَلَمَّا تَوَفَّيْتَنِيْ [1] وبه تؤمنون، ثم تترکون معناه وراء ظهورکم وأنتم تعلمون. أ تجدون فی کتاب اللّٰه نزول عیسٰی بعد موته؟ فما معنی فَلَمَّا تَوَفَّيْتَنِيْ یا ذوی الحَصاة؟

تم اپنی نمازوں میں تلاوت کرتے ہو کہ عیسیٰ علیہ السلام فوت ہوگئے جبکہ جسمانی رفع اور زندگی نہیں☆ (پڑھتے۔) پھر نماز کے بعد محراب کے ستون کے پاس چوکڑی مار کر اپنا رخ ساتھیوں کی طرف کرتے ہوئے یہ بھی کہتے ہو کہ جو اُن کی (حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی) وفات کا عقیدہ رکھے وہ کافر ہے اور اس کی سزا جہنم ہے، اور اس کی تکفیر واجب ہو جاتی ہے۔ یہ ہیں تمہاری نمازیں اور یہ ہیں تمہارے کلمات۔ تم قرآن میں فلمّا توفّیتنی پڑھتے ہو اور اس پر ایمان لاتے ہو پھر تم اس کے معانی کو سمجھتے بوجھتے ہوئے پسِ پشت ڈال دیتے ہو۔ کیا تم کتاب اللہ میں عیسیٰ علیہ السلام کی وفات کے بعد ان کے نزول کا ذکر پاتے ہو؟ تو اے صاحبانِ عقل فلمّا توفّیتنی کے کیا معنی ہوئے؟

﴿۲۵﴾

☆ وأمّا ما قال سبحانه تعالٰی: يٰعِيْسٰٓى اِنِّيْ مُتَوَفِّيْكَ وَرَافِعُكَ اِلَيَّ [2] فلیس معناه رفع الجسم مع الروح. والدلیل علیه ذکرُ التوفّی قبل الرفع، وإنّ هٰذا الرفع حقٌّ کل مؤمنٍ بعد الممات، وهو ثابت من القرآن والأحادیث والروایات. وإن الیهود کانوا مُنکرین برفع عیسٰی، ویقولون إنّ عیسٰی لا یُرفَع کمثل المؤمنین ولا یُحیٰی، وذالک بأنّهم کانوا یُکفّرونه ولا یحسبونه من المؤمنین. فردّ اللّٰه علیهم فی هذه الآیة، وکذالک فی آیات أخری وقال: بَلْ رَّفَعَهُ اللّٰهُ اِلَيْهِ [3] وإنّهم من الکاذبین. منه

☆ اور یہ جو اللہ سبحانہٗ نے يٰعِيْسٰٓى اِنِّيْ مُتَوَفِّيْكَ وَرَافِعُكَ اِلَيَّ فرمایا ہے تو اس کے معنی روح کے ساتھ جسم کا اٹھایا جانا نہیں ہیں۔ اس کی دلیل یہ ہے کہ رفع سے پہلے توفی کا ذکر ہے اور یہ رفع مرنے کے بعد ہر مومن کا حق ہے اور یہ قرآن، احادیث اور روایات سے ثابت ہے۔ اور یہودی عیسیٰ علیہ السلام کے رفع کا انکار کرتے تھے اور کہتے تھے کہ عیسیٰ کا مومنوں کی طرح رفع نہیں ہوگا اور نہ وہ زندہ کئے جائیں گے وجہ یہ کہ وہ اسے کافر قرار دیتے تھے اور مومنوں میں سے نہیں سمجھتے تھے اس لئے اللہ نے اس آیت اور دوسری آیات میں ان کا ردّ کیا اور فرمایا: بَلْ رَّفَعَهُ اللّٰهُ اِلَيْهِ کہ اللہ نے اس کا اپنی طرف رفع کیا اور یہ کہ یہود جھوٹوں میں سے ہیں۔ منہ

أتكفرون بكتاب الله بعد إيمانكم، ولا تتّقون الله وتبغون مرضاة إخوانكم؟ أتعادون من أُرسل على رأس المائة، وهو منكم ومن هذه الأمّة، وجاء في وقت الضرورة، وعند فتن النصرانيّة، ووافى دروب صحف الله بالحقّ والحكمة، وشهد الله على صدقه بالآيات المنيرة. ما لكم تردّون رحمة اللّٰه بعد نزولها، ولا تكونون من الشاكرين؟ غشى الإسلامَ ليلُكم، وانهمر إليه سيلُكم ، وتَحْسَبون أنكم تحسنون؟ ما لكم لا تنظرون إلى الزمان وآفاته، وإلى طوفان الكفر وسطواته؟ أليس فيكم رجل من المتفرّسين؟ فعجِبْنا واللّٰه، كلّ العجب، وحَيَّرَنا ما تقولون وما تفعلون، وما تصنعون بحذاء الكافرين، وما أعددتم في جواب المتنصّرين؟ إنكم تقطعون أصلكم بأيديكم،

کیا تم ایمان لانے کے بعد کتاب اللہ کا انکار کرتے ہو؟ اور اللہ سے نہیں ڈرتے اور اپنے بھائی بندوں کی خوشنودی چاہتے ہو۔ کیا تم اس شخص سے دشمنی کرتے ہو جو اس صدی کے سر پر بھیجا گیا اور وہ تم میں سے ہے اور اس امت کا فرد ہے۔ اور وہ عین ضرورت کے وقت اور عیسائیت کے فتنوں کے موقعہ پر آیا۔ اور اس نے اللہ کے صحیفوں کی کھلی کھلی راہوں کو حق وحکمت کے ساتھ پالیا۔ اور اللہ نے درخشاں نشانوں کے ساتھ اس کی سچائی کی شہادت دی۔ تمہیں کیا ہوگیا ہے کہ اللہ کی رحمت کو اس کے نازل ہونے کے بعد تم ردّ کر رہے ہو اور تم شکر گزروں میں سے نہیں بنتے۔ تمہای رات نے اسلام کو ڈھانپ لیا۔ اور تمہارا سیل رواں تیزی سے اس کی طرف بڑھا اور تم سمجھتے ہو کہ تم اچھا کام کر رہے ہو۔ تمہیں کیا ہوگیا ہے کہ تم زمانے اور اس کی آفات اور کفر کے طوفان اور اس کے حملوں کی طرف نہیں دیکھتے ؟ کیا تم میں فراست رکھنے والا کوئی مرد نہیں۔ اور اللہ کی قسم ! ہمیں سخت تعجب ہوا اور ہمیں حیرت میں ڈال دیا اس نے جو تم کہتے ہو اور جو تم کرتے ہو نیز جو تم کافروں کے مقابل میں منصوبے بناتے ہو اور عیسائیوں کے جواب میں جو تم نے تیاری کی ہے تم خود اپنے ہاتھوں سے اپنی جڑ کاٹ رہے ہو

وتنصرون بأقوالكم أعداء الدّين. إن اللّٰه أرسل عبدًا عند هٰذا الطوفان، وأنتم تُكفّرونه وتخرجونه من دائرة الإيمان، وقد جاء بنورٍ تجلَّى، وبالمعارف تحلَّى، ليكون حجّة اللّٰه على صدق الإسلام، ولتخرج شمس الدّين من الظلام، وليدافع اللّٰه عنه الضرَّ، والزمنَ المُرَّ، وليمدّ ظلّه ويكثر ثماره، ويُرى الخلْقَ أنواره، وليشاهد الناس أنه أزيد من كلّ دينٍ، فی كيفٍ وكمٍّ وثَمٍّ ورَمٍّ، ثم أنتم تكفرون به، بل أنتم أوّل المعادين. وظَنَنَّا أنكم صَفْوُ الزّمان، وعينٌ جارية للظمْآن، فظهر أنكم ماء كدر لا يوجد فی الكدورة مثلكم فی البلدان. وجادلتم، فأكثرتم جدالكم حتى سبقتم السابقين، وجاوزتم الحدود، ونقضتم العهود، وكفّرتم المسلمين.

اور اپنے اقوال کے ذریعہ دین کے دشمنوں کی مدد کر رہے ہو۔ اللہ نے اس طوفان کے وقت پر ایک بندہ کو مبعوث فرمایا ہے اور تم ہو کہ اس کی تکفیر کر رہے ہو اور اسے دائرہ ایمان سے خارج کر رہے ہو حالانکہ وہ روشن نور اور خوبصورت معارف کے ساتھ آیا ہے تا کہ اسلام کی سچائی پر اللہ کی حجت ہو اور تا دین کا سورج تاریکی سے باہر نکل آئے اور تا کہ اللہ تعالیٰ اس سے ضرر کو اور تلخ زمانے کو دور کرے اور تا وہ اسلام کے سایہ کو لمبا کرے اور اس کے پھلوں کو بڑھائے اور اس کے انوار خلق خدا کو دکھائے۔ اور تا لوگ مشاہدہ کر لیں کہ وہ (اسلام) ہر دوسرے دین سے کیفیت اور کمیت اور اصلاح و درستگی میں بڑھ کر ہے۔ پھر بھی تم اس کا انکار کر رہے ہو۔ بلکہ تم اول درجہ کے دشمن ہو۔ اور ہم نے تو یہ خیال کیا تھا کہ تم زمانے کے چنیدہ اور پیاسوں کے لیے جاری چشمہ ہو۔ مگر ظاہر یہ ہوا کہ تم گدلا پانی ہو اور اس گدلے پن میں تمام دنیا میں تم جیسی کوئی نظیر نہیں پائی جاتی۔ پس تم نے جھگڑا کیا اور خوب جھگڑا کیا یہاں تک کہ پہلے تمام لوگوں پر سبقت لے گئے اور تم نے حدود سے تجاوز کیا، عہدوں کو توڑا اور مسلمانوں کو کافر قرار دیا۔

أَلا تــرون أنــی کـنــت عبـدًا مستورًا فی زاویۃ الخمول، بعیدا من الإعزاز والقبول، لا یُؤْمٰی إلیّ ولا یشار، ولا یرجیٰ منی النفع ولا الضرار، وما کنت من المعروفین. فأوحی إلیّ ربّی وقال: إنی اخترتک وآثرتک، فقُلْ إنّی أُمِرتُ وأنا أوّل المؤمنین. وقال: أنت منّی بمنزلۃ توحیدی وتفریدی، فحان أن تعان وتُعرَف بین النّاس. یأتون من کلّ فجٍّ عمیق. ینصرک رجال نوحی إلیھم من السّماء. یأتیک من کلّ فجٍّ عمیق. ھٰذا ما قال ربّی، فأنتم ترون کیف أری العَون. إن النّاس أتتْنی أفواجًا، وانثالتْ علیّ الھدایا کأنّھا بحر تھیج فی کل آن أمواجًا. ھذہ آیات اللّٰہ لا تنظرون إلٰی نورھا، ﴿۲۶﴾

کیا تمہیں یہ معلوم نہیں کہ میں گوشہ گمنامی میں چھپا ہوا ایک بندہ تھا۔ جو اعزاز اور مقبولیت سے اتنا دور تھا کہ میری طرف اشارہ تک نہیں کیا جاتا تھا۔ اور مجھ سے کسی نفع یا نقصان کی امید نہیں رکھی جاتی تھی۔ اور نہ ہی میں معروف لوگوں میں سے تھا۔ پھر میرے رب نے میری طرف وحی کی اور فرمایا کہ میں نے تجھے اختیار کیا اور چن لیا۔ پس تو کہہ میں خدا کی طرف سے مامور ہوں اور میں سب سے پہلے ایمان لانے والا ہوں۔ اور اس (اللہ) نے فرمایا کہ ’’تو مجھ سے ایسا ہے جیسا کہ میری توحید اور تفرید۔ پس وہ وقت آتا ہے کہ تو مدد دیا جائے گا اور دنیا میں مشہور کیا جائے گا۔ اور اس کثرت سے لوگ تیری طرف آئیں گے کہ جن راہوں پر وہ چلیں گے وہ عمیق ہو جائیں گے۔ تیری مدد وہ لوگ کریں گے کہ جن کے دلوں میں ہم اپنی طرف سے الہام کریں گے۔ ہر دور کی راہ سے تیرے پاس تحائف آئیں گے۔‘‘ یہ ہے جو میرے رب نے فرمایا۔ پھر تم دیکھتے ہو کہ کس طرح اس نے مدد کر کے دکھائی۔ لوگ میرے پاس فوج در فوج آئے اور مجھے تحائف اس کثرت سے بھیجے گئے گویا کہ وہ ایک سمندر ہے جو ہر آن ٹھاٹھیں مار رہا ہے۔ یہ اللہ کے نشانات ہیں جن کے نور کو تم دیکھ نہیں رہے۔

وتنكرون بعد ظهورها. ألا تفكّرون في أمري؟ أسمعتم اسمي قبل ما أنبأ به ربّي؟ فإنّي كنت مستورًا كأحدٍ من الأنام، غير مذكور في الخواصّ ولا العوامّ. ومضٰى عليّ دهرٌ ما كنت شيئًا مذكورًا، وكنت أعيش كرجل اتّخذه النّاس مهجورًا وكانت قريتي أبْعَدَ من قصدِ السيّارة، وأحقَرَ في عيون النظّارة، درستْ طلولها وكُرِهَ حلولها، وقلّت بركاتها وكثرت مضرّاتها ومعرّاتها؛ والذين يسكنون فيها كانوا كبهائم، وبذِلَّتِهم الظاهرة يدعون اللائم؛ لا يعلمون ما الإسلام، وما القرآن وما الأحكام. فهٰذا من عجائب قضاء اللّٰه وغرائب القدرة، أنه بعثني من مثل هذه الخربة، لأكون على أعداء الدين كالحَرْبة.

اورتم ان کے ظہور کے بعد بھی انکار کر رہے ہو۔تم میرے معاملہ میں کیوں غور وفکر نہیں کرتے۔میرے رب کے خبر دینے سے پہلے کیا تم نے میرا نام بھی کبھی سنا تھا۔اور میں لوگوں میں سے ایسے عام شخص کی طرح مخفی تھا جو خواص اور عوام میں کبھی مذکور نہ ہوا ہو اور مجھ پر ایک لمبا زمانہ گزرا کہ میں کوئی قابل ذکر چیز نہ تھا۔اور میں ایک ایسے شخص کی طرح زندگی گزار رہا تھا کہ جسے لوگ چھوڑ چکے ہوں۔اور میری بستی مسافروں کے قصد سے بہت دور اور نظّارہ کرنے والوں کی نظروں میں حقیر ترین جگہ تھی۔جس کے ٹیلوں کے نشان مٹ چکے تھے۔اور جہاں ٹھہرنا ناپسند کیا جاتا تھا۔اور جس کی برکتیں کم ہوگئیں تھیں اور جس کی تکالیف ومصائب بڑھ گئے تھے اور جو لوگ وہاں (قادیان میں) رہتے تھے وہ جانوروں کی طرح تھے اور وہ اپنی ظاہری ذلت کی وجہ سے ملامت کرنے والوں کو دعوت دے رہے تھے۔وہ نہیں جانتے تھے کہ اسلام کیا ہے اور قرآن کیا ہے اور احکام کیا ہیں۔پس یہ اللہ کی عجیب وغریب قضاوقدر میں سے ہے کہ اُس نے مجھے اس ویرانے میں مبعوث فرمایا تاکہ میں دین کے دشمنوں کے لئے برچھی کی مانند بن جاؤں۔

وبشّرني في زمن خمولي وأيّام قبولي بأني سَأكُون مرجع الخلائق، ولِصَولِ الكفرة كالسدّ العائق، وأُجلَسُ على الصدر، وأُجعل للقلوب كالصدر. يأتونني من كلّ فجّ عميق، بالهدايا وبكلّ ما يليق. هٰذا وحي من السّماء، من حضرة الكبرياء، ما كان حديثًا يُفترٰى، ولا كلامًا ينسج من الهوى، بل وعد من ربّي الأعلٰى. وكُتب وطُبع وأُشيع قبل ظهوره في الورىٰ، وأُرسل في المدائن والقُرىٰ، ثم ظهر كشمس الضحٰى. وترون الناس يجيئونني فوجًا بعد فوج مع الهدايا التي لا تعدّ ولا تحصٰى. أليس في ذالک آيةٌ لأولي النهى؟ وإن كنتَ تحسبني كاذبا فأَرِ الخلْق سرّي، واكشِفْ ستري، واسئلْ من أهل هذه القرية، لعلک تُنصَر من العدا. وإنما حدّثتک بهٰذا الحديث لعلک تفتّش وتهدىٰ.

اوراس نے مجھے میری گمنامی کے زمانے اور میری قبولیت کے ایام میں بشارت دی کہ میں بہت جلد مرجع خلائق بن جاؤں گا اور کافروں کے حملہ کے مقابل ایک مضبوط دیوار بن جاؤں گا۔ اور میں صَدر نشین کیا جاؤں گا اور میں دلوں کے لئے سینہ بنا دیا جاؤں گا۔ وہ دور دراز سے میرے پاس فوج درفوج تحائف اور قابل قدر ہدیے لے کر آئیں گے۔ یہ آسمانی وحی ہے جو حضرتِ کبریا کی طرف سے ہے کوئی من گھڑت بات نہیں اور نہ ہی خواہش نفس سے یہ کلام بنایا گیا ہے بلکہ یہ میرے بزرگ و برتر خدا کا وعدہ تھا جو اس کے ظہور سے پہلے ہی تمام دنیا کو لکھا گیا اور شائع کیا گیا اور اسے شہروں اور بستیوں میں بھیج دیا گیا، پھر وہ دوپہر کے سورج کی طرح ظاہر ہوگیا، اور تم دیکھتے ہو کہ لوگ فوج درفوج اتنے تحفے لیکر میرے پاس آتے ہیں جو شمار سے باہر ہیں۔ کیا اس میں عقلمندوں کے لئے نشان نہیں؟ اور اگر تو مجھے جھوٹا سمجھتا ہے تو خلق خدا کے سامنے میرا راز فاش کر اور میرا پردہ چاک کر۔ اور اس بستی کے رہنے والوں سے پوچھ شاید تجھے دشمن کی طرف سے مدد مل جائے۔ میں نے تو تجھے یہ بات بتا دی ہے تا کہ تو تحقیق کر کے صحیح راہ پالے۔

فإن كنت لا تخاف الله فامْضِ علٰی وجهک، یأتی اللّٰه بعوضک. وإن كنت تتّقيه، فالبرهان بيّنٌ والأمر هيّنٌ. قد رأى الإسلام صدمات الخريف، فانظُرْ.. ألم يأن وقت الربيع والنسيم اللطيف؟ وترى أن القلوب فى زمننا هذا أجدبت، وطلّقها المبسرات وتركت، فجاءت رحمة اللّٰه بجَودها، وتداركت وأجادت. وأراد الله فى هٰذه الأيام أن يميط شوكًا تجرّح أقدام الإسلام، ويقطع كلّ قتاد وقع فى سبيله، ويُطهّر الأرض من اللئام. فتقبّلْ أو لا تقبّلْ.. إنى أنا مطر الربيع، وما ادعيتُ بهوى النفس بل أُرسلت من اللّٰه البديع، لأطهّر الدّنيا من أوثانها، وأزكّی النفوس من الشهوات وشيطانها. ألا ترى ما نزل علٰی هذه الملّة؟ وكيف زادتْ عللٌ على العلّة؟ ﴿۲۷﴾

پس اگر تجھے خوف خدا نہیں تو پھر اپنی ڈگر پر چلتا جا، اللہ تیری جگہ کسی اور کو لے آئے گا اور اگر تو اس سے ڈرتا ہے تو پھر دلیل بالکل واضح ہے اور معاملہ آسان ہے۔ اسلام نے موسم خزاں کے تھپیڑے کھائے ہیں۔ پس اب دیکھ کیا موسم بہار اور خوشگوار بادِنسیم کا وقت نہیں آیا؟ اور تو دیکھتا ہے کہ ہمارے اس زمانہ میں دل خشک سالی کا شکار ہوگئے ہیں اور بارش کی نوید لانے والی ہواؤں نے اسے چھوڑ دیا ہے۔ پھر اللہ کی رحمت اپنی موسلا دھار بارش کے ساتھ نازل ہوئی اور قحط کا تدارک کیا اور کمال کر دیا۔ اور اللہ نے اس زمانہ میں چاہا کہ وہ ان کانٹوں کو دور کرے جو اسلام کے قدموں کو زخمی کر رہے ہیں۔ اور وہ اس کی راہ میں آنے والے ہر خاردار درخت کو کاٹ دے۔ اور زمین کو کمینوں سے پاک کرے۔ پس تو قبول کر یا قبول نہ کر۔ میں ہی موسم بہار کی بارش ہوں۔ اور میں نے نفسانی خواہش سے دعویٰ نہیں کیا بلکہ میں بلانمونہ پیدا کرنے والے اللہ کی طرف سے بھیجا گیا ہوں تا میں دنیا کو اُس کے بتوں سے اور نفوس کو شہوات اور ان کے شیطان سے پاک کروں۔ کیا تو اس افتاد کو نہیں دیکھتا جو اس ملت پر آپڑی ہے اور کیسے ایک خرابی پر خرابیوں کا اضافہ ہوگیا ہے۔

وتجاوز الوباء مِن أهل دارٍ، إلى مَن كان في جوارٍ، ودعا الحَينُ أخاه، بمثل ما دعاه. ووُطِئَ الدّين تحت أقدام عَبَدَةِ إنسانٍ، وصال الأعداء عليه كثعُبانٍ، حتى صار كقرية يُطرِّقها السَّيل، أو كأرض تعدو عليها الخَيل. هناك رأى اللّٰه أن الأرض خربت، وخيالات الناس فسدت، وما بقى فيهم إلّا أماني الدُّنيا وأهواؤها، وتمايَلَ عليها أبناؤها. فعند ذالک أقامني فيكم لتجديد الدين، وإصلاح الملّة والتزيين. فانظروا، رحمكم اللّٰه، أجئتكم في غير المحلّ كالمفترين، أو أدركتُكم عند نهبِ الشياطين؟

واعلموا، هداكم اللّٰه، أن هذا الأمر بقضاء من اللّٰه وقدره، وهذا النّور ليس من ظلمةٍ بل من بدره. وكم من ذئبٍ افترس عباد اللّٰه، أفلا تنظرون؟

اور وبا اہل خانہ سے نکل کر اڑوس پڑوس تک جا پہنچی ہے۔اور موت نے مرنے والے کواسی طرح پکارا جیسے اس نے اُسے دعوت دی تھی اور دین انسان پرستوں کے قدموں تلے روندد یا گیا ہےاور دشمنوں نے اس پر اژدھا کی طرح حملہ کیا۔ یہاں تک کہ وہ ایک ایسی بستی کی طرح ہوگیا جسے سیلاب نے تباہ وبرباد کردیا ہو یا اس زمین کی طرح جس پر گھوڑے چڑھ دوڑے ہوں۔اس موقع پر اللہ نے یہ دیکھا کہ زمین ویران ہوگئی ہے۔اور لوگوں کے خیالات بگڑ گئے ہیں۔اور ان میں صرف دنیا کی خواہشات اور ہواو ہوس باقی رہ گئے ہیں۔اور دنیادار اس پر جھک گئے ہیں۔پس ایسے وقت میں اللہ نے تمہارے درمیان مجھے تجدید دین اور ملت کی اصلاح وتزئین کے لئے کھڑا کیا۔پس غور کرو اللہ تم پر رحم فرمائے۔کیا میں تمہارے پاس مفتریوں کی طرح بے محل آ گیا ہوں؟ یا کہ میں شیطانوں کی چھینا جھپٹی کے وقت تمہاری مدد کے لئے آ پہنچا ہوں۔

جان لو اللہ تمہیں ہدایت دے کہ یہ معاملہ اللہ کی قضاوقدر سے ہے۔اور یہ نور کسی ظلمت سے نہیں بلکہ اس بدر کامل (صلی اللہ علیہ وسلم) سے ہے۔کتنے ہی بھیڑیے ہیں جنہوں نے اللہ کے بندوں کو چیر پھاڑ دیا کیا تم غور نہیں کرتے؟

وكم من لصٍّ نهب أموال الدِّين، أفلا تشاهدون؟ فما زعمكم.. ألم يأْنِ وقت نصرة الرحمٰن؟ كلَّا.. بل جاء ت أيّام فضل الله والإحسان. وما جئتكم من غير سلطان مبين، وعندی شهادات من اللّٰه تزيد يقينًا على يقين. وكنتُ فی حَيّةِ قومی كمَيْتٍ، وبيت كلا بيت. وكنتُ مستورًا غيرمعروفٍ، لا يعرفنی أحد فی القرية، إلَّا قليل من الطائفة. وكنت أعيش فی زاوية الكتمان، لا يجيئنی أحد من الرجال والنسوان. وكنت مخفيًّا من أهل الزمان، ما قصدت بلدةً من البلدان، وما جُبْتُ الآفاق، وما رأيت العرب وما تقصّيتُ العراق. وما كان لی، واللّٰه، سعة المال، وما ارتضعت من الدّهر إلّا ثدْیَ عقيمٍ لا يُرجٰی منه لبن الكمال، وما ركبتُ إلّا ظهر بهيمٍ ليس فيه شِيَةُ يُسْرِ الحال.

اور کتنے ہی چور اچکے ہیں جنہوں نے دین کے اموال کو لوٹ لیا ہے کیا تم مشاہدہ نہیں کرتے ؟۔ تمہارا کیا خیال ہے کیا اب بھی رحمان خدا کی مدد کا وقت نہیں آیا۔ نہیں ہرگز نہیں بلکہ اللہ کے فضل و احسان کے دن آگئے ہیں۔ اور میں واضح دلیل کے بغیر تمہاری طرف نہیں آیا جبکہ میرے پاس اللہ کی طرف سے آنے والی شہادتیں موجود ہیں جو یقین پر یقین کو بڑھاتی ہیں۔ اور میں اپنی قوم کے زندوں میں ایک مردہ کی طرح تھا اور گھر میں بھی بے گھر تھا۔ لوگوں کی نگاہوں سے نہاں اور غیر معروف۔ خود قادیان کی بستی میں چند لوگوں کے سوا مجھے کوئی نہ جانتا تھا اور میں گوشۂ گمنامی میں زندگی بسر کر رہا تھا۔ مرد و زن میں سے کوئی بھی میرے پاس نہیں آتا تھا۔ اور میں زمانے کے لوگوں میں پوشیدہ تھا۔ میں کسی بھی ملک میں نہیں گیا اور نہ ہی میں نے دنیا جہاں کے سفر کئے تھے۔ نہ عرب دیکھا تھا اور نہ عراق کا رخ کیا تھا۔ اور اللہ کی قسم! مجھے وسعت مال بھی میسر نہ تھی۔ میں نے زمانے کی (چھاتی) سے دودھ نہیں پیا ہاں ایک بانجھ کے پستان سے، جس سے کامل دودھ کی توقع نہیں کی جاسکتی۔ اور میں نے صرف ایسے جانور کی پُشت پر سواری کی جس میں شان و شوکت کی کوئی علامت نہ تھی۔ ﴿۲۸﴾

فبشّرني ربّي في تلك الزمن بأنه سيكفيني في جميع المهمّات، ويفتح عليّ باب كلّ نعمة من التفضّلات. وكما ذكرت، كان ذالك الوقت وقتَ العُسرِ وأنواعِ الحاجات، وبشّرني ربّي بتسهيل أموري وتيسير مناهجي، وتكفُّلِه بكلّ حوائجي. فعند ذالك وفي زمنٍ أبعد مِن أمنٍ أمرت أن يُصنَع خاتمٌ فيه نقوش هٰذه الأنباء، ليكون عند ظهورها آية للطُّلباء، وحُجّة على الأعداء. والخاتم موجود وهذا نقشه يا أهل الآراء☆ ثم فَعَلَ اللّٰه كما وَعَدَ، ومَطَرَ سحابُ فضله كما رَعَدَ، وجعل اللّٰهُ حبّةً صغيرة أشجارًا باسقة وأثمارًا يانعة. ولا سبيلَ إلى الإنكار،

پس میرے رب نے اُس زمانے میں مجھے بشارت دی کہ وہ بہت جلد تمام مہمات میں میرے لئے کافی ہوگا اور سرفرازیوں کی ہر نعمت کا دروازہ مجھ پر کھول دے گا۔ اور جیسا کہ میں نے ذکر کیا ہے یہ وقت بڑی تنگی اور طرح طرح کی حاجات کا وقت تھا۔ (ایسے وقت میں) میرے رب نے میرے تمام امور اور میری راہوں میں سہولت اور آسانی پیدا کرنے کی اور میری تمام ضروتوں کا خود کفیل ہونے کی مجھے بشارت دی۔ سو اُس وقت اور امن سے دور زمانے میں مجھے حکم دیا گیا کہ ایک ایسی انگوٹھی بنائی جائے جس میں ان پیش گوئیوں کے نقوش ہوں تا کہ وہ ان (خوشخبریوں) کے ظہور کے وقت متلاشیان حق کے لئے ایک نشان اور دشمنوں پر حجت ہو۔ اے اہل رائے! یہ انگوٹھی موجود ہے اور یہ اس کا نقش ہے پھر اللہ نے اپنے وعدہ کے موافق کیا اور اس کے فضل کا بادل جیسے گرجا ویسے ہی برسا اور اللہ نے چھوٹے سے بیج کو اونچے درخت اور پکے ہوئے پھل بنا دیا اور اس سے کوئی جائے انکار نہیں

☆ قد مضى على صُنعِ هٰذا الخاتم أزيَدُ من ثلاثين سنة، وما ضاع إلى هذا الوقت فضلًا من اللّٰه ورحمةً. وما كان في ذالك الزمن أثرٌ من عزّتي، ولا ذكرٌ من شهرتي، وكنتُ في زاوية الخمول، محروما من الإعزاز والقبول. منه

☆ اس انگوٹھی کو بنے ہوئے تیس سال سے اوپر ہو گئے ہیں اور وہ اب تک خدا کے فضل ورحمت سے ضائع نہیں ہوئی۔ اور اُس زمانہ میں میری عزت کا کوئی نشان اور میری شہرت کا کوئی ذکر تک نہ تھا اور میں گمنامی کے گوشہ میں اعزاز اور قبولیت سے محروم تھا۔ منہ

ولو اتّفق فِرَق الكفّار، فإن شهادة الشهداء تُسوّد وجهَ مَن أبٰی، وكيف الإنكار مِن شمس الضّحٰی؟ ثم إذا تمّتْ كلمة ربّی وملأ اللّٰهُ جِرابی، تبادَرَ القومُ بابی، وصرت من القطرة كالبحار، ومن الذرّة كالجبال الكبار، ومِن زرع صغير كالأشجار المملوّة من الثمار، ومن دودة ككُمَاةِ المضمار، إن فی ذالک لآية لأولی الأبصار. وكذالک بشّرنی ربّی بطول عمری فی بدْء أمری وقال: تری نسلًا بعيدًا. فعمّرنی ربّی حتی رأيت نسلی ونسل نسلی، ولم يتركنی كالأبتر الذی لم يُرزق وليدًا، وتكفی هٰذه الآية سعيدا. فأفتونی أيها العلماء والمحدّثون والفقهاء .. أتجوّز عقولكم أنّ تلک المعاملات كلّها يعامل اللّٰه برجل يعلم أنه يفتری عليه، ويكذب أمام عينيه؟

خواہ کافروں کے تمام فرقے باہم متحد ہوجائیں کیونکہ گواہوں کی گواہی نے ہرانکارکرنے والے کے منہ کوکالا کردیا ہے۔ دوپہر کے سورج کا انکار کیسے ممکن ہوسکتا ہے جب میرے رب کی بات پوری ہوئی اوراللہ نے میری تھیلی کوبھر دیا تو لوگ میرے در پر دوڑتے چلے آئے اور میں قطرے سے سمندر اور ذرے سے بڑے بڑے پہاڑوں کی طرح ہوگیا اور چھوٹے پودوں سے پھلوں سے لدے ہوئے درخت اورایک کیڑے سے میدان کارزار کا بطل جلیل بن گیا یقیناً اس میں بصیرت رکھنے والوں کے لئے ایک بڑا نشان ہے۔ اسی طرح میرے رب نے میرے آغاز میں ہی میری درازی عمر کی مجھے بشارت دے دی تھی اور فرمایا تھا کہ ’’تو دور کی نسل دیکھے گا‘‘ سو میرے رب نے مجھے اتنی لمبی عمر عطا فرمائی کہ میں نے اپنی نسل اور نسل کی نسل دیکھی اور اس نے مجھے ابتر نہیں رکھا جس کی کوئی اولاد نہ ہو۔ اور یہ نشان ایک سعید الفطرت کے لئے کافی ہے۔ پس اے عالمو! محدثو! اور فقیہو! مجھے فتویٰ دو کیا تمہاری عقلیں جائز قرار دیتی ہیں کہ اللہ ایک ایسے شخص کے ساتھ جسے وہ جانتا ہے کہ وہ اس پر افترا کرتا اور اس کی آنکھوں کے سامنے جھوٹ بولتا ہے ان تمام معاملات میں یہ سلوک روا رکھے۔

﴿۲۹﴾ وَ ھل تجدون فی سنّة اللّٰہ أنه يُظهر على غيبه إلى عمر طويل أحدا من المفترين؟ ويتمّ عليه كلّ نعمته كالنبيّين الصادقين؟ وينصره فی كلّ موطن بإكرامٍ مبين؟ ويمهّله مع ھٰذا الافتراء حتى يبلغ الشيبَ من الشباب، ويُلحق به ألوفا من الأصحاب، ويعينه ويطرد أعداءه المؤذين كالكلاب؟ ويؤتيه ما لم يؤتَ أحد من المعاصرين، ويُهلِك من باهله أمام عينيه أو يخزى ويهين؟ ومن كان على الدنيا مُكِبًّا ولزينتها محبًّا، ومن أهل الافتراء والفرية.. أرأيتم نصرته كهذه النصرة؟ أو أحسستم له عونةَ اللّٰه كهٰذه العونة؟ ما لكم لا تفكّرون كالمتّقين؟ هداكم اللّٰه! إلام تُكفّرون عباد اللّٰه المؤيّدين؟ وإنكم تكذّبونني، ولا أعلم بم تكذّبون!

اور کیا تمہیں اللہ کی سنت میں کہیں یہ ملتا ہے کہ وہ کسی مفتری کو ایک لمبی عمر تک کثرت سے اپنے امور غیبیہ سے مطلع کرتا رہے۔ اور سچے انبیاء کی طرح اس پر اپنی ہر نعمت تمام کردے۔ اور اس کو ہر میدان میں واضح عزت و اکرام سے مدد دے۔ اور اس افتراء کے باوجود اسے اتنی مہلت دے کہ وہ جوانی سے بڑھاپے تک جا پہنچے اور ہزاروں دوست اس سے ملا دے اور وہ اس کی تو مدد کرے اور اسے ایذاء دینے والے دشمنوں کو ایسے دھتکار دے جیسے کتوں کو دھتکارا جاتا ہے۔ اور اسے وہ کچھ دے جو اس کے کسی ہم عصر کو نہ دیا گیا ہو۔ اور جو بھی اُس سے مباہلہ کرے وہ اُسے اُس کی آنکھوں کے سامنے ہلاک کردے یا اسے ذلیل و رسوا کرے اور جو شخص دنیا پر جھکا ہوا ہو اور اس کی زینت سے پیار کرنے والا ہو اور مفتری اور جھوٹا ہو کیا تم نے اس کی نصرت (میری) اس نصرت کی طرح مشاہدہ کی ہے؟ یا اس (میری) مدد کی طرح تم نے اللہ کی مدد اس کے لئے دیکھی ہے؟ تمہیں کیا ہوگیا ہے تم متقیوں کی طرح غور نہیں کرتے۔ اللہ تمہیں ہدایت دے۔ تم کب تک اللہ کے تائید یافتہ بندوں کو کافر قرار دیتے رہو گے؟ تم میری تکذیب کرتے ہو اور میں نہیں جانتا کہ کس وجہ سے تم مجھے جھٹلاتے ہو!

أَكَفرتُ بكتاب الله، أو أنكرتُ ما جاء به المرسلون؟ أو ما رأيتم آيات الله فلذالک ترتابون؟ أو جئتكم في غير الوقت فقلتم جاء كما يجيء المزوّرون؟ ما لكم لا تعرفون الحقّ ولا تبصرون؟ انظروا إلى الأمم الخالية من المفترين، والخليقة الفانية من المتقوّلين.. كيف انتسفهم الله لافترائهم، وأهلكهم وما أبقى شيئًا من نبئهم، ومحا آثارهم، وأفنٰى أنصارهم، لما كانوا كاذبين، وللصادقين منافسين. ولو لا تفريق الله بين الحق والباطل لارتفع الأمان، وتشابهَ الخبيث والطيب والخرب والعمران، ولم يبْق فرق بين المقبولين والمردودين.

اعلموا رحمكم الله أن عمر الافتراء قليل والمفترى في آخر عمره ذليل. ثم المفترون قوم مخذولون لا ينصرهم ربٌّ علّام، ولا يشهد الله لهم وليست في كنانتهم سهامٌ،

کیا میں نے کتاب اللہ کا انکار کیا ہے یا اس کا جو رسول لے کر آئے ؟ یا تم نے اللہ کے نشانوں کو نہیں دیکھا جس کی وجہ سے تم شک کر رہے ہو یا میں تمہارے پاس بے وقت آیا ہوں۔ پس تم نے کہا یہ آیا ہے جیسے جھوٹے آیا کرتے ہیں۔ تمہیں کیا ہوگیا ہے کہ نہ تو تم حق کو پہچانتے ہو اور نہ اسے دیکھتے ہو۔ گزشتہ امتوں کے مفتریوں اور خدا پر جھوٹ باندھنے والی فانی مخلوق پر نگاہ دوڑاؤ، کس طرح اللہ نے ان کے افتراء کی وجہ سے انہیں ریزہ ریزہ کر دیا، انہیں ہلاک کیا اور ان کا نام ونشان تک باقی نہ رہنے دیا۔ اور ان کے نشان مٹا دیئے اور ان کے مددگاروں کو نابود کر دیا اس لئے کہ وہ جھوٹے تھے اور صادقوں سے مقابلہ کرتے تھے اور اگر حق و باطل کے درمیان اللہ کی تفریق نہ ہوتی تو امان اٹھ جاتی اور ناپاک اور پاک، ویرانے اور آبادیاں یکساں ہوجاتے۔ اور مقبولوں اور مردودوں کے درمیان کوئی فرق نہ رہتا۔

اللہ تم پر رحم فرمائے! تم جان لو کہ افتراء کی عمر تھوڑی ہوتی ہے اور مفتری اپنی عمر کے آخر پر ذلیل ہوتا ہے۔ مزید براں مفتری لوگ بے یارو مددگار قوم ہوتے ہیں۔ ربّ علّام الغیوب ان کی مدد نہیں کرتا اور نہ ہی اللہ ان کے حق میں شہادت دیتا ہے اور نہ ان کے ترکش میں تیر ہوتے ہیں

ولیس متاعھم إلّا کلام، ولا
یؤیَّدون ولا یبارکون
کالمقبولین. ومن سنن اللّٰہ أنّہ
إذا بارز أحد من المکذّبین
صادقا وقام للمنازعۃ، أو
اشتبک معہ بنیّۃِ المباھلۃ، صرعہ
اللّٰہ بالخزی والذلّۃ، وکذالک
جرتْ عادۃ حضرۃ الأحدیّۃ،
لیفرّق بین الصدّیقین
والمزوّرین. إنّ المزوّرین لا
یُنصرون من اللّٰہ، ولا یؤیَّدون
برُوح منہ، ولا توافیھم نور من ﴿۳۰﴾
السماء ، ولا تُقدَّم إلیھم مائدۃ
الصلحاء ، وما ھم إلّا کلاب
الدُّنیا، تجدھم علیھا متمایلین،
وتجد صدورھم مملوّۃ من شحّھا
وھم علی أنفسھم من الشاھدین.
ویُخزَون فی مآل أمرھم، وھناک
یُعرَف وجود ممیّز یمیّز الخبیث
من الطیّبین. والّذین صدقوا عند
ربّھم قد ثنی اللّٰہ تعالٰی عن الدُّنیا
عِنانَھم، وعطف إلیہ جنانھم،

صرف باتیں ہی ان کا اثاثہ ہوتی ہیں۔نہ ان کی تائید کی جاتی ہے اور نہ انہیں مقبولوں کی طرح برکت دی جاتی ہے اور سنت الٰہی یہی ہے کہ جب مکذبوں میں سے کوئی کسی صادق کا مقابلہ کرتا اور اس سے برسرِ پیکار ہونے کے لئے کھڑا ہوتا ہے یا مباہلے کی نیت سے اس سے پنجہ آزمائی کرتا ہے تو اللہ اسے ذلت و رسوائی کے ساتھ زمین پر پٹخ دیتا ہے۔حضرت احدیّت کی سنت اسی طرح جاری ہے تاکہ وہ سچوں اور جھوٹ گھڑنے والوں کے درمیان فرق کر دے کیونکہ اللہ کی طرف سے جھوٹوں کی مدد نہیں کی جاتی اور نہ روح اللہ سے ان کی تائید کی جاتی ہے اور نہ آسمانی نور انہیں حاصل ہوتا ہے اور نہ صلحاء کا مائدہ ان کے سامنے پیش کیا جاتا ہے اور وہ محض دنیا کے کتے ہوتے ہیں تو انہیں اس پر جھکے ہوئے پائے گا۔ نیز تو ان کے سینوں کو اس (دنیا) کی طمع سے بھرے ہوئے پائے گا اور وہ خود اپنے خلاف گواہی دینے والے ہیں اور انجام کار وہ رسوا کئے جاتے ہیں۔تب ایک امتیاز کرنے والا وجود پہچانا جائے گا جو ناپاک کو پاکیزہ لوگوں سے الگ کرے گا۔اور وہ لوگ جو اپنے رب کے نزدیک صادق ٹھہرے تو اللہ نے ان کی عنانِ توجہ کو دنیا سے پھیر دیا اور ان کے دلوں کو اپنی طرف جھکا لیا

فاختاروا له اليوم الأسود والموت الأحمر، وأعطَوه الظاهر والمضمَر، وسعوا إليه بوجدهم، وقضوا مناسک عشقهم، وأتمّوا طواف محبّتهم، أولئک لا يُخزون فی هذه وفی يوم الدّين، وسيسكنون فی مقاصر عزّ ورفعة. لا يرون تجاهَ العدا مِن عثرةٍ، ويحفظهم الله من كلّ صرعةٍ، ويقيلهم وينعشهم عند كلّ سقطة، فيعيشون محفوظين. والفرق بينهم وبين المفترين كشمس الضحٰى واللّيلِ إذا سجٰى، أو كحليبٍ لطيفٍ وخلّ ثقيف. يتراءى نور جبُهتهم للناظرين. إنهم سرّحوا امرأة الدُّنيا وزينتها، واختاروا الآخرة وذاقوا سكينتها، واستراحوا مع اللّٰه بعد ترک أهوائهم، وخرّوا على حضرة الله وفرّوا إليه منقطعين، وقنِعوا من الدنيا بثوبٍ كثيفٍ، وبقلٍ قطيفٍ،

پس انہوں نے اس کی خاطر روزِ سیاہ اور موت احمر (یعنی شہادت کی موت) کو منتخب کرلیا۔ اور اپنا ظاہر و باطن اس کو دے دیا اور اپنی مقدور بھر طاقت سے اس کی جانب دوڑتے چلے آئے اور اپنے مناسک عشق ادا کئے اور اپنی محبت کا طواف مکمل کیا۔ یہ لوگ اس دنیا میں اور جزا سزا کے دن رسوا نہیں کئے جائیں گے۔ اور وہ عزت و رفعت کے محلات میں سکونت اختیار کریں گے دشمنوں کے مقابل پر اپنی کوئی لغزش نہیں دیکھیں گے۔ اور اللہ انہیں ہر شکست سے محفوظ رکھے گا اور انہیں معاف کرے گا۔ اور ہر ٹھوکر کے وقت انہیں رفعت دے گا پس وہ محفوظ زندگی بسر کریں گے۔ ان کے اور مفتریوں کے درمیان وہی فرق ہے جو دوپہر کے سورج اور تاریک رات کے درمیان یا عمدہ دودھ اور نہایت ترش سرکے کے درمیان ہوتا ہے' دیکھنے والوں کیلئے ان کا نور جبیں ظاہر ہوتا ہے۔ انہوں نے زنِ دنیا اور اس کی زینت کو خیر باد کہہ دیا اور آخرت کو اختیار کیا اور اس کی سکینت کا مزا چکھا۔ اپنی خواہشات ترک کرنے کے بعد وہ اللہ کے ساتھ تعلق کے نتیجہ میں آرام یافتہ ہوئے اور اللہ کے آستانہ پر گر گئے اور دنیا سے منقطع ہوکر اس کی طرف دوڑ کر آ گئے اور دنیا میں سے موٹے کپڑے اور ردّی سبزی پر قناعت کی،

فاعطى أرواحهم حللًا كبرقٍ مع غـذاءٍ لـطيفٍ، ورُدّ إليهـم مـا تـركـوا وكـذالك يـفعل اللّٰـه بـالـمخـلـصين. ونظر الله إليهم فـوجـدهـم الـطيّبيـن الطاهرين، ورأى أنهـم يـؤثـرونـه عـلى غيـرهـم،فـآثـرهـم على الأغيار، ورأى أنهـم كـانـوا له فكان لهم، وجـعـلهـم مهبـط الأنـوار، وكـذالك جـرت سنّتـه مـن الأوّليـن إلـى الآخـريـن. وكـم بـئـرتـحفَـر لهم، فيخرجهم الله بـأيـديـه، ولا تـصيبهـم مـصيبة ليهـلـكوا، بـل ليـرى اللّـه بهـا كـرامتهـم، ولا تـنـزل عليهم آفة ليـدمَّـروا بـل ليثبّت الله بها أنهم مـن الـمؤيَّـدين. أولئك رجـال صـافـاهـم حِبُّهم. ولا يخزى اللّٰه قـومـا إلّا بـعـد أن يتـألّم قلوبهم بــإيــذاء تـلـك الـخبيثيـن،

تو اس کے نتیجہ میں اللہ نے ان کی ارواح کو عمدہ غذاؤں کے ساتھ ساتھ چمکدار پوشاکیں عطا کیں۔ اور جو کچھ انہوں نے چھوڑا تھا ان کی طرف دوبارہ لوٹا دیا گیا اللہ اپنے مخلص بندوں کے ساتھ ایسا ہی کیا کرتا ہے۔ اللہ نے ان پر نگاہ ڈالی تو انہیں طیّب وطاہر پایا اور اس نے دیکھا کہ وہ اسے اس کے غیر پر ترجیح دیتے ہیں تو اس نے انہیں اغیار پر ترجیح دی اور اس نے دیکھا کہ وہ اس کے ہیں تو وہ ان کا ہوگیا اور اس نے انہیں انوار کے اترنے کی جگہ بنا دیا۔ اسی طرح اس کی یہی سنت اولین سے آخرین تک جاری ہے اور بہت سے کنوئیں ان کے لئے کھودے جاتے ہیں لیکن اللہ خود اپنے ہاتھوں سے انہیں باہر نکال لیتا ہے اور انہیں مصیبت اس لئے نہیں پہنچتی کہ وہ ہلاک کئے جائیں بلکہ اس لئے کہ اللہ اس کے ذریعہ اُن کی کرامت دکھائے۔ اور کوئی آفت ان پر اس لئے نازل نہیں ہوتی کہ وہ تباہ کئے جائیں بلکہ اس لئے کہ تا اللہ اس کے ذریعہ یہ ثابت کرے کہ یہ تائید یافتہ افراد میں سے ہیں۔ یہی وہ لوگ ہیں جنہیں ان کے پیارے (خدا) نے چن لیا ہے۔ اور اللہ کسی قوم کو اس وقت تک رسوا نہیں کرتا جب تک ان مخلصین کے دل ان خبیثوں کی ایذاء سے درد میں مبتلا نہ ہوں۔

كذالك جرت سنّة اللّٰه فی المخلوقین. وإذا أقبلوا علی اللّٰه سُمع لهم، وإذا استفتحوا فخاب كلّ ظلّام ضنین. یعیشون تحت رداء اللّٰه.. تراهم أحیاءً وهم من الفانین. أ تظُنّ أن هذا القوم قد خلوا من قبل ولا یرید اللّٰه أن یخلق مثلهم فی الآخرین؟ ثقلتک☆ أُمّک! إنْ هذا إلّا خطأ مبین. یا عافاک اللّٰه.. بعدتَ بُعدًا عظیمًا من سنن اللّٰه ربّ العالمین. لو لا وجودهم لفسدت الأرض ومن فیها، فلذالک وجب وجودهم إلٰی یوم الدین.

وما أرسلنی ربّی إلّا لیكفّ عنكم أیدی الكفّار، ویُهیّئكم لنزول الأنوار، فما لكم لا تشكرون بل تعرضون عن الهُدیٰ؟ أتعلمون أنكم تُترَكون سُدیٰ؟ وإنّ مع الیوم غدا. وما جئتكم من هوی النفس،

مخلوق میں اللہ کی یہی سنت جاری ہے اور جب وہ اللہ کی طرف توجہ کرتے ہیں تو ان کی (دعا) سنی جاتی ہے۔ اور جب وہ فتح کی دعا کرتے ہیں تو ہر ظالم بخیل نامراد و ناکام ہو جاتا ہے۔ وہ اللہ کی چادر کے نیچے زندگی بسر کرتے ہیں۔ تُو انہیں زندہ دیکھتا ہے حالانکہ وہ فنافی اللہ ہیں۔ کیا تو خیال کرتا ہے کہ ایسے لوگ صرف پہلے زمانے میں ہی ہو چکے ہیں اور یہ کہ اللہ آخرین میں ان جیسے لوگ پیدا کرنا نہیں چاہتا۔ تیری ماں تجھے کھوئے ایسا خیال صریح غلطی ہے۔ اے (بھائی) اللہ تیرا بھلا کرے۔ تو تمام کائنات کے پروردگار اللہ کی سنتوں سے بہت دور جا پڑا۔ اگر ان (مرسلین) کا وجود نہ ہوتا تو زمین اور اس میں بسنے والوں میں ایک فساد برپا ہو جاتا یہی وجہ ہے کہ روز جزا تک کے لئے ان کا وجود لازم اور ضروری ہو گیا۔ ﴿۳۱﴾

میرے رب نے مجھے اس لئے بھیجا تا وہ کفار کے ہاتھوں کو تم تک پہنچنے سے روکے اور تمہیں نزولِ انوار کے لئے تیار کرے۔ پھر کیا ہو گیا ہے کہ تم شکر ادا نہیں کرتے بلکہ ہدایت سے منہ موڑ رہے ہو کیا تم سمجھتے ہو کہ تمہیں بے لگام چھوڑ دیا جائے گا اور ہر آج کے لئے کل ہے۔ میں اپنی کسی خواہش نفس کے تحت تمہارے پاس نہیں آیا

☆ ثقلتک سہو کتابت معلوم ہوتا ہے۔ ثکلتک ہونا چاہئے۔ (ناشر)

وما كنت مشتاق الظهور، بل كنت أحبّ أن أعيش مكتومًا كأهل القبور، فأخرجني ربّي على كراهتي من الخروج، وأضاء اسمي في العالم مع هربي من الشهرة والعروج، ولبثتُ عمرًا كالسرّ المستور، أو القنفذ المذعور، أو كرميم في التراب، أو كفتيل خارج من الحساب. ثم أعطاني ربّي ما يحفظ العدا، ومنَّ عليّ بوحي أجلٰى. فاشتعل السُّفهاء وظلموا، وكان بعضهم من البعض أطغٰى، وسفَتْ منهم عليّ الأعاصرُ والصراصر العظمٰى، فرأيتم مآلهم يا أولى النهٰى. ثم بعدهم أدعوكم إلى اللّٰه، فإن تقبلوا فاللّٰه حسبكم، وإن تكفروا فاللّٰه حسيبكم، والسَّلام علٰى من اتّبع الهُدٰى.

يا فتيان رحمكم اللّٰه. ترون انقلابًا عظيمًا في العالم، وتشاهدون من أنواع المعالم. وأشقى النّاسِ في هذا الزمن المسلمون. نُهب دُنياهم،

اور نہ مجھے ظاہر ہونے کا شوق تھا بلکہ میں پسند کرتا تھا کہ اہل قبور کی مانند پوشیدہ زندگی بسر کروں لیکن میرے رب نے مجھے میرے باہر نکلنے کی کراہت کے باوجود باہر نکالا۔ اور شہرت اور عروج سے میرے فرار کے باوجود اس نے تمام عالم میں میرا نام روشن کیا۔ عمر کا ایک حصہ میں نے ایک رازِ نہاں کی مانند یا ایک خوفزدہ خارپشت کی طرح، یا مٹی میں بوسیدہ ہڈی یا کھجور کی گٹھلی کے حقیر ریشے کی مانند گزارا۔ پھر میرے رب نے مجھے وہ کچھ دیا جو دشمنوں کو غصہ دلا رہا ہے اور روشن وحی سے اس نے مجھ پر احسان فرمایا جس پر نادان بھڑک اٹھے اور ظلم ڈھایا اور ان میں سے ہر ایک دوسرے سے زیادہ سرکش تھا۔ ان کی طرف سے میرے خلاف بگولے اور نہایت تیز آندھیاں آئیں۔ پس اے اہل دانش تم نے ان کا انجام دیکھ لیا۔ پھر ان کے بعد میں تمہیں اللہ کی طرف بلاتا ہوں اگر تم قبول کرو گے تو اللہ تمہارے لئے کافی ہے اور اگر انکار کرو گے تو اللہ ہی تمہارا حساب لینے والا ہے۔ سلامتی ہو اس پر جس نے ہدایت کی پیروی کی۔

اے جوانو! اللہ تم پر رحم فرمائے۔ تم دنیا میں ایک عظیم انقلاب دیکھ رہے ہو۔ اور مختلف قسم کے نشان مشاہدہ کر رہے ہو۔ اس زمانے میں سب سے بدبخت لوگ مسلمان ہیں جن کی دنیا چھین لی گئی

وكثير منهم من الدين يرتدّون.
لا ينــــزل بلاءٌ إلّا عليهم، ولا
تُهلِك داهية إلّا قومهم. ما
حدثتُ بدعة إلّا ولَجتُ بينهم،
وما عرَضتُ عليهم الدُّنيا عينَها
إلّا فقأتُ بها عينهم. نرى شبّانهم
تركوا شعار الملّة الإسلامية،
ومحوا آثار سنن النبويّة.
يحلقون اللُّحى، ويعظّمون
السبال، ويطوّلون الشوارب،
مع تلبُّس الحلل النصرانية. فهم
فى هذا الزمن أشقٰى مَن أظلّته
السّماء، وآوتُه الغبراء.
يعرضون عن فضل اللّٰه إذا أتٰى،
ويفرّون من رحم اللّٰه إذا وافٰى.
تَنحَّوا عن خِوان اللّٰه إذا دنا،
واتّبعوا طرقًا أُخرىٰ. لا يخافون
حرّ النار واللّظى، ويخافون
مرارة هٰذه الدّنيا، والطريق
الذى ما نصّفه الشيطان وطئوا
كلّه، فسبقوا الخنّاس الأطغٰى.
ومنهم قوم يقولون إنا نحن العلماء،

اور اُن میں سے بہت سے دین سے برگشتہ ہو رہے
ہیں۔ کوئی مصیبت نازل نہیں ہوتی مگر ان پر، کوئی
مصیبت ہلاک نہیں کرتی مگر انہی لوگوں کو، کوئی بدعت
پیدا نہیں ہوتی مگر وہ اُن میں راہ پالیتی ہے۔ اور دنیا نے
اپنا مال و زر ان کے سامنے پیش نہیں کیا مگر اس کے
ذریعہ ان کی آنکھیں پھوٹ گئیں۔ ہم ان کے نوجوانوں
کو دیکھتے ہیں کہ انہوں نے ملت اسلامیہ کے شعار
کو ترک کردیا ہے اور سنن نبویہ کے نشان مٹادیئے ﴿۳۲﴾
ہیں۔ نصرانی لباس پہننے کے ساتھ ساتھ داڑھیاں
مونڈتے مونچھوں کو لمبا کرتے ہیں۔ پس وہ اس زمانہ
میں ان سب سے زیادہ بدبخت ہیں جن پر آسمان نے
سایہ کیا ہے اور جنہیں زمین نے پناہ دی ہے۔ اللہ کا
فضل جب بھی آتا ہے اس سے منہ پھیر لیتے ہیں اور
اللہ کا رحم جب بھی آتا ہے تو اس سے بھاگ جاتے
ہیں۔ اور اللہ کا خوان جب بھی قریب آتا ہے تو اس
سے کنارہ کشی اختیار کرتے ہیں اور دوسری راہوں کی
پیروی کرتے ہیں۔ وہ آگ کی گرمی اور شعلوں سے
نہیں ڈرتے مگر اس دنیا کی تلخی سے ڈرتے ہیں اور
انہوں نے اس ساری راہ کو پائمال کردیا ہے جس کے
نصف تک بھی شیطان نہیں پہنچا۔ پس وہ سرکش خناس
شیطان سے بھی سبقت لے گئے ہیں۔ اور ان میں کچھ
ایسے لوگ ہیں جو کہتے ہیں کہ صرف ہم ہی علماء ہیں

ويتكلّمون كما يتكلّم السفهاء، يضلّون النّاس بغير علم وهُدًى، ويعرضون عن الحقّ الذى حصْحص وتجلّى. ويُدفنون خيرَ الرسل فى التراب، ويُصعِدون عيسٰى إلى السماوات العلٰى. فتلك إذًا قسمةٌ ضيزٰى! يبصرون ثم لا يبصرون، يرون الحقّ ثم يتعامون وهم يعلمون، ويكتمون الحقّ الذى ظهر كشمس الضحٰى. ألا يرون نصر اللّٰه كيف أتٰى؟ ويُريهم اللّٰه كلّ سنةٍ ما يكرهونها من آياتٍ عظمٰى،☆

جبکہ باتیں بے وقوفوں جیسی کرتے ہیں۔ علم اور ہدایت کے بغیر لوگوں کو گمراہ کرتے ہیں اور جو حق کھل کر ظاہر ہو چکا ہے اس سے رخ پھیر لیتے ہیں۔ وہ خیر الرسل صلی اللہ علیہ وسلم کو تو خاک میں دفن کرتے ہیں مگر عیسیٰ کو بلند آسمانوں پر چڑھاتے ہیں۔ یہ تو پھر بہت ہی ناقص تقسیم ہے۔ وہ دیکھتے ہوئے بھی نہیں دیکھتے۔ وہ حق کو دیکھتے ہیں لیکن پھر بھی جانتے بوجھتے ہوئے اندھے بن جاتے ہیں اور وہ اس حق کو چھپاتے ہیں جو روشن آفتاب کی طرح ظاہر ہو گیا۔ کیا وہ اللہ کی مدد کو نہیں دیکھتے کہ وہ کس طرح آئی۔ اللہ انہیں ہر سال وہ عظیم نشانات دکھاتا ہے جنہیں وہ ناپسند کرتے ہیں،☆

☆ إنى كتبت غير مرّة أنّ من أعظم آى اللّٰه ما أنبأنى بكثرة الجماعة، ورجوع الناس إلىّ فوجا بعد فوج، ودخولهم فى هذه السلسلة. وكان هذا الوحى فى زمن كنت فيه رجلا خاملا لا يعرفنى أحد، لا من الخواصّ ولا من العامّة. ثم بعد ذالک زادت جماعتى إلى حدّ لا يعرف عددهم على الوجه الكامل إلّا عالم الغيب والشهادة، وانتشروا فى هذه البلاد وبلادٍ أخرٰى كصيّب يعمّ كلّ أقطار البلدة. ففكّروا.. أليس ذالک من الآيات العظيمة؟ وقد أيّد كلامى هذا المكتوب الذى بلغنى اليوم فى آخر جنورى سنة ١٩٠٧ء من أرض مصر، فأكتب منه السطرين لملاحظة أهل النّصفة، وهو هذا: إلى ذى الجلال والاحترام المسيح الموعودٌ ميرزا غلام أحمد القاديانى الهندى الفنجابى، بعد التحيّة، لقد كثرت أتباعكم فى هذه البلاد وصارت عدد الرمل والحصا، ولم يبق أحد إلّا وعمل برأيكم واتّبع أنصاركم.
الراقم: أحمد زهرى بدر الدين، من اسكندرية، ١٩ دسمبر سنة ١٩٠٦ء. منه

☆ میں بار بار لکھ چکا ہوں کہ اللہ کے عظیم نشانات میں سے ایک وہ پیشگوئی ہے جس میں مجھے جماعت کی کثرت، لوگوں کے فوج در فوج میری طرف رجوع کرنے اور ان کے اس سلسلہ میں داخل ہونے کی خبر دی گئی ہے۔ اور یہ وحی اس زمانے کی ہے جب میں ایک گمنام شخص تھا جسے کوئی نہ جانتا تھا نہ خواصوں میں سے اور نہ عوام میں سے۔ اس کے بعد میری جماعت اس حد تک بڑھی کہ اس کی پوری اور صحیح تعداد عالم الغیب والشہادہ خدا کے سوا کوئی نہیں جانتا۔ وہ اس ملک اور دوسرے ممالک میں پھیل گئے ہیں اس موسلا دھار بارش کی طرح جو ملک کے تمام اطراف میں برستی ہے۔ پس غور و فکر کرو کیا یہ عظیم نشانات میں سے نہیں؟ اور میری بات کی تائید اس خط نے بھی کی ہے جو مجھے آج آخر جنوری 1907ء کو سرزمین مصر سے پہنچا ہے۔ میں اہل انصاف کے ملاحظہ کے لئے اس کی دو سطریں تحریر میں لاتا ہوں جو یہ ہیں: بطرف ذی شان وقابل احترام مسیح موعود مرزا غلام احمد قادیانی، ہندی، پنجابی۔ تحیہ سلام کے بعد عرض ہے کہ آپ کی اتباع کرنیوالوں کی تعداد ہمارے ملک میں بڑی کثرت سے ہے جو کثرت تعداد میں ریت کے ذرّوں اور کنکریوں کے برابر ہیں اور ہر ایک آپ کے عقیدہ پر عمل کرنے والا اور آپ کے انصار کی اتباع کرنے والا ہے۔
الراقم: أحمد زہری بدر الدین از اسکندریہ 19 دسمبر 1906ء۔ منه

ثم یمرّون کأنّهم ما رأوا ویتحامون عن طرق التقوٰی، کأنّ أسدًا یفترس فیها أو تأخذهم آفاتٌ أُخرٰی. أیظنّون أنهم لا یُسألون ویُترکون کشیء یُنسٰی؟ ألا یرون الآیات من ربّی، أو رأوا کمثله معاملة اللّٰه برجل افتریٰ؟ ما لهم لا یترکون عادة الإیذاء، والسبّ والازدراء؟ أأقْسموا وآلوا وعاهدوا علیه؟ واللّٰه یسمع ویرٰی. یا حسرات علیهم! إنّهم جاوزوا حدّ التُّقٰی، وطُبع علی القلوب فآثروا العَشا والعمٰی. یخافون الخَلْق ولا یخافون اللّٰه، ولا یتّقون حرّ النّار واللّظٰی. وقد أوتوا مفاتیح دار الدّین فما دخلوها، وما رضوا بأن یدخلها زمرٌ أخریٰ. أ یُرجٰی منهم أن یؤمنوا بإمام وقتهم، بل یقولون کذّابٌ یُضلّ الورٰی،

پھر وہ یوں گزر جاتے ہیں گویا انہوں نے دیکھا ہی نہیں اور وہ تقویٰ کی راہوں سے دور ہو رہے ہیں۔ گویا ایک شیر ہے جو ان راہوں میں چیر پھاڑ کر رہا ہو یا انہیں دوسری آفات گرفت میں لے رہی ہوں۔ کیا وہ خیال کرتے ہیں کہ ان سے باز پرس نہیں کی جائے گی اور وہ بھولی بسری شے کی طرح چھوڑ دیئے جائیں گے۔ کیا وہ میرے رب کے نشانوں کو نہیں دیکھتے یا انہوں نے اس کی مانند کسی مفتری کے ساتھ اللہ کا معاملہ دیکھا ہے۔ انہیں کیا ہو گیا ہے کہ وہ ایذا رسانی، گالیوں اور تحقیر کی عادت کو نہیں چھوڑتے؟ کیا انہوں نے قسمیں کھائیں اور حلف اٹھائے ہیں اور اس پر عہد کر رکھا ہے؟ حالانکہ اللہ سنتا اور دیکھتا ہے۔ ان پر افسوس انہوں نے تقویٰ کی حد سے تجاوز کیا اور ان کے دلوں پر مہر کر دی گئی۔ پس انہوں نے اندھے پن کو ترجیح دی۔ وہ مخلوق سے ڈرتے ہیں لیکن اللہ سے نہیں ڈرتے۔ اور وہ جہنم کی حرارت اور اس کے شعلوں سے نہیں ڈرتے۔ انہیں دین کے گھر کی کنجیاں دی گئیں لیکن وہ نہ تو خود اس میں داخل ہوئے اور نہ انہوں نے پسند کیا کہ دوسرے گروہ ہی اس میں داخل ہوں۔ کیا ان سے یہ امید کی جاسکتی ہے کہ اپنے امام وقت پر ایمان لائیں بلکہ وہ تو اسے کذّاب کہتے ہیں جو دنیا کو گمراہ کر رہا ہے

أرٰی نفسَه فی زیّ المسلمین ولا یؤمن باللّٰہ ورسوله المصطفٰی. وما شَقّوا صدری، فما أعثرهم علی کفر یُخفٰی؟ وقد رأوا آیاتٍ ﴿۳۳﴾
إن رآها قوم أُهلکوا فی قرونٍ أولٰی ما عُذّبوا فی الدنیا ولا فی العُقبٰی. فهٰذه شقْوتهم.. طلعت الشمس علیهم وأضحٰی، وهم یختفون فی الغار ویؤثرون الدُّجٰی. لا یفرّقون بین خائنٍ وأمینٍ، وبین نهارٍ ولیلٍ سجٰی. یریدون أن یطفئوا نورًا نزل من اللّٰه ذی الجلال، واللّٰه غالب علٰی أمره وإن کان مکرهم تزول به الجبال. أیحسبون أنهم قومٌ لیس لهم زوال؟ وسیبطل اللّٰه کیدهم، وإن کان کیدهم کحلیبٍ أَجرٰی فی الحلوق، وأمضٰی فی العروق، أو کغذاء أخریٰ هی ألطف وأَحْلٰی. أیستطیعون أن یردّوا قضاءہ؟ سبحان ربّنا الأعلٰی! إنه یَغلِب ولا یُغلَب،

اور اپنے آپ کو مسلمانوں کے بھیس میں ظاہر کرتا ہے۔ اور اللہ اور اس کے رسول (محمد) مصطفٰی صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان نہیں رکھتا۔ اور انہوں نے میرا سینہ تو نہیں چیرا پھر انہیں کس چیز نے میرے مخفی کفر پر اطلاع دی؟ انہوں نے وہ نشانات دیکھے کہ اگر ان نشانات کو قرون اولیٰ کی ہلاک ہونے والی قومیں دیکھ لیتیں تو انہیں اس دنیا اور اگلے جہاں میں عذاب نہ دیا جاتا۔ پس یہ ان کی بدبختی ہے۔ ان پر آفتاب طلوع ہوا اور خوب روشن ہوگیا اور وہ غار میں چھپے بیٹھے ہیں اور وہ تاریکی کو ترجیح دیتے ہیں۔ وہ خائن اور امین اور روشن دن اور تاریک رات کے درمیان فرق نہیں کرتے۔ وہ اس نور کو جو اللہ ذوالجلال کی طرف سے نازل ہوا بجھانا چاہتے ہیں اور اللہ اپنے امر پر غالب ہے خواہ ان کی تدبیر ایسی ہو جس سے پہاڑ ٹل جائیں۔ کیا وہ یہ سمجھتے ہیں کہ وہ ایسی قوم ہیں جن کو زوال نہیں۔ اللہ بہت جلد ان کی تدبیر کو باطل کر دے گا اگرچہ ان کی تدبیر ایسے دودھ کی طرح ہو جو حلق سے تیزی سے نیچے اترتا ہوا اور رگ وپے میں سرایت کر جانے والا ہو یا وہ کسی دوسری غذا کی طرح ہو جو بہت عمدہ اور نہایت شیریں ہو۔ کیا وہ اللہ کی قضا کو ردّ کرنے کی طاقت رکھتے ہیں۔ ہمارا بزرگ وبرتر ربّ پاک ہے وہ غالب رہتا ہے اور مغلوب نہیں ہوتا۔

وينفذ أمره من السّماء إلٰى تحت الثرٰى. فهل من فتى يخافه ولا يطغى؟ وهل من حُرّ يطيعه ولا يأبٰى؟ أيتّكئون على آراء آبائهم الأوّلين؟ وليس لآرائهم ثبات وتجدهم فيها مختلفين، وما زالت النوىٰ تطرح برأيهم كلَّ مطرح، فلا يثبت وليس له قرار ويتبدّل كلّ حين. وواللّه، إنّي صادق وجحدوا بما جئت به بغير علم ولا بُرهان مبين. وإنّي أعرض نفسي للذبح فما دونه إن كانوا من الصادقين. إن يقولون إلّا رجمًا بالغيب، وليسوا على الحق مُعْثرين. ويقولون إن الزلازل والطاعون ما جاءت إلّا بنحوسة هٰؤلاء ، وإنّهم قوم منحوسون. انظرُ إلٰى أقوالهم كيف يهذَرون! يا أعداء الكتاب والرسول، بماذا تَطيَّرون؟ أجاء العذاب بما أرسل اللّه عبده ليتمّ به حجّته ولينذر قومًا غافلين؟

اور وہ آسمان سے زمین کی پاتال تک حکم نافذ کرتا ہے پس کیا کوئی ایسا جوان ہے جو اس سے ڈرے اور سرکشی نہ کرے اور کیا کوئی ایسا شریف انسان ہے جو اس کی اطاعت کرے اور انکار نہ کرے۔ کیا وہ اپنے پہلے آباءواجداد کے خیالات پر تکیہ کئے بیٹھے ہیں حالانکہ ان کے خیالات میں کوئی پختگی نہ تھی اور تو ان کو اس میں باہم اختلاف کرنے والا پائے گا۔ اور ان کی رائے (کا سفر) ان کی آراء کو ہر لحہ پھینکتا رہا پس اسے ثبات نہ ملا اور نہ کوئی قرار اور وہ ہر لحہ تبدیل ہوتی رہی ہے۔ اور اللہ کی قسم میں صادق ہوں اور انہوں نے بغیر کسی علم اور واضح دلیل کے اس چیز کا انکار کر دیا جو میں لایا ہوں اور اگر وہ سچے ہیں تو میں اپنے آپ کو ذبح کرنے کے لئے پیش کرتا ہوں۔ اس سے بڑھ کر کیا ہوسکتا ہے؟ وہ صرف اندازے سے بات کرتے ہیں اور حق سے آگاہ نہیں اور وہ کہتے ہیں کہ یہ زلزلے اور طاعون صرف ان لوگوں کی نحوست کی وجہ سے آئے ہیں اور یہ منحوس قوم ہیں۔ ان کے اقوال پر نگاہ ڈال! کہ وہ کیسی بے ہودہ گوئی کر رہے ہیں۔ اے کتاب اور رسول کے دشمنو! تم کس بنا پر بدشگونی کر رہے ہو کیا عذاب اس لئے آیا ہے کہ اللہ نے اپنے بندے کو رسول بنا کر بھیجا تا وہ اس کے ذریعہ اپنی حجت تمام کرے اور تا وہ غافل قوم کو متنبہ کرے۔

ويلٌ لكم ولما تزعمون! وقد أنبأ اللّٰه بها قبل ظهورها ثم أنتم باللّٰه ورسله تستهزؤ ون. وإن اللّٰه يرٰى كلّ ما تصنعون. ترون ليالى الكفر وظُلماتها، وتُحسّون حاجةَ مرسل وأماراتها ثم أنتم تعرضون كأنكم قوم عمون. وإذا ابتسم ثغرُ صبح الإسلام، وأراد اللّٰه أن يجيح الشرك بآياته العظام، فلكم مكرٌ فى آياته لعل الناس إلى الحق لا يرجعون. وتقرؤون فى سورة النور من غير الشكّ والغُمّة، أن الخلفاء كُلّهم يأتون من هٰذه الأُمّة، ثم تلتمسون عيسٰى الذى هو من بنى إسرائيل، وتنسون ما فيهم قيل. وتقرؤون فى حديث نبيّ اللّٰه إِمَامُكُمْ مِنْكُمْ، ثم أنتم تتجاهلون. أ تكفرون بمن جاء من الرحمٰن بالآيات البيّنات والبرهان، وترون الكفّار كيف جرّحوا دينكم الذى هو خير الأديان؟ ﴿۳۴﴾

ہلاکت ہے تم پر اور تمہاری سوچ پر۔ اور اللہ نے ان امور کے ظہور سے پہلے ان کی خبر دی تھی۔ پھر تم اللہ اور اس کے رسولوں سے استہزاء کرتے ہو۔ تم جو کچھ بھی کرتے ہو اللہ اسے دیکھ رہا ہے۔ تم کفر کی راتوں اور انکی تاریکیوں کو دیکھتے ہو اور ایک مرسل کی ضرورت اور اس کی علامات کو محسوس کرتے ہو، پھر بھی تم اعراض کر رہے ہو۔ گویا تم اندھی قوم ہو۔ جب اسلام کی صبح متبسم ہوئی اور اللہ نے ارادہ فرمایا کہ وہ اپنے عظیم الشان نشانوں کے ذریعہ شرک کا استیصال کرے۔ تو اُس کے نشانوں کی نسبت سازشیں کرنا تمہارا وطیرہ ہو گیا کہ شاید لوگ حق کی طرف رجوع نہ کریں۔ جبکہ بلا شک وشبہ تم سورۃ نور میں یہ پڑھتے ہو کہ تمام خلفاء اسی امت میں سے آئیں گے۔ پھر تم عیسیٰ کی تلاش میں لگے ہوئے ہو جو بنی اسرائیل میں سے ہے اور جو ان (خلفاء امت) کے تعلق میں کہا گیا ہے اسے بھول جاتے ہو۔ اور تم نبی ﷺ کی حدیث میں اِمَامُكُمْ مِنْكُمْ (تمہارا امام تمہیں میں سے ہوگا۔) کے الفاظ پڑھتے ہو پھر بھی جاہلانہ رویہ اختیار کرتے ہو۔ کیا تم اس شخص کا انکار کرتے ہو جو رحمٰن خدا کی طرف سے کھلے کھلے نشان اور دلائل لے کر آیا ہے۔ اور تم کفار کو دیکھتے ہو کہ انہوں نے تمہارے دین کو جو تمام ادیان سے بہتر ہے کس طرح زخمی کیا ہے

وهمّوا بأن ترتدّوا وتكونوا كمثلهم حزب الشيطان. فاعلموا رحمكم الله أنّ غيرة الله قد اقتضت فی هذا الزمان، أن یرسل عبده وینجز وعده، وینجی حِزبه من أهل العُدوان. فأنا هو العبد المأمور، والوقت هو الوقت المسطور، فهل أنتم تؤمنون؟ والحقّ قد تبيّن، والوقت قد تعيّن، فما لكم لا تفهمون؟ یا حسراتٍ علیکم، إنکم صرتم أوّل کافرٍ بی، وکنتم من قبل تنتظرون. ألا ترون کیف شاع الشرک فی أعطاف الأرض وأطرافها، وأقطار البلدة وأکنافها؟ أتکفرون بما أنزل الله وأنتم تعلمون؟

یا عُلماء القوم، لا تعمّدوا لقداح النوم، واللّٰه یوقظکم بحوادث کُبریٰ، وینبّئکم بدواهی عُظمٰی. فأین الخوف کالأبرار، وأین ماء الدموع بذکر اللّٰه القهّار؟ کنتم إناء الدین،

اورانہوں نے یہ ارادہ کر رکھا ہے کہ تم مرتد ہو جاؤ اور ان کی طرح حزب شیطان بن جاؤ۔ اللہ تم پر رحم کرے۔ جان لو کہ اللہ کی غیرت نے اس زمانے میں یہ تقاضا کیا ہے کہ وہ اپنے بندے کو بھیجے اور اپنا وعدہ پورا کرے اور اپنے گروہ کو زیادتی کرنے والوں کے گروہ سے نجات دلائے۔ پس میں ہی وہ بندہ ہوں جسے مامور کیا گیا ہے اور یہ وقت وہی وقت ہے جو پہلے سے لکھا ہوا تھا۔ پس کیا تم ایمان لاتے ہو۔ اور حق واضح ہو گیا ہے اور وقت متعین ہو گیا ہے۔ پس تمہیں کیا ہو گیا ہے کہ تم نہیں سمجھتے۔ افسوس تم پر کہ سب سے پہلے تم میرا انکار کرنے والے بن گئے۔ حالانکہ اس سے پہلے تم انتظار کر رہے تھے۔ کیا تم نہیں دیکھتے کہ کس طرح شرک زمین کے تمام اطراف و جوانب اور ملک کے گوشے گوشے میں پھیل چکا ہے۔ کیا تم جانتے بوجھتے اس کا انکار کر رہے ہو جو اللہ نے نازل فرمایا ہے۔

اے قوم کے علماء! تم نیند کے پیالوں کا رخ نہ کرو۔ جبکہ اللہ تمہیں بڑے بڑے حوادث کے ذریعہ بیدار کر رہا ہے۔ اور تمہیں بڑی بڑی مصیبتوں سے آگاہ کر رہا ہے۔ پس نیکوں والا خوف کہاں گیا۔ اور قہار خدا کے ذکر سے بہنے والے آنسوؤں کا پانی کہاں گیا ہے۔ تم دین کے برتن تھے

فتـرشّـح الـكـفـر منـه وفـاضَ، فـأعجبني أن طير نفسكم ما فرّخ ومـا باض. أخُلِقتم لأكل رغيف، مـع شـواء صـفيفٍ، عـلـى خوانٍ نظيفٍ، أيها المُسرفون؟ وقد قال اللّٰـه تـعـالـى: مَاخَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِيَعْبُدُوْنِ[1] ومـا قـال "إلّا ليـأكـلـون". يا سبحان اللّٰه! أيّ طريق اخترتم، وأيّ نهج آثـرتم؟ أتعيشون إلى آخر الدُّنيا ولا تـمـوتـون؟ وتقطفون ثمارها خـالـدين فيها أبدا، ولا تهلكون؟ إن الـدنيـا قـد انتهت إلى آخرها فـلـم لا تستيـقـظـون؟ وقـد حـلّ أرضَـكـم هـذه وبـاءُ الـطـاعون، وآفات أُخرى ألا تنظرون؟ وإن أَشْتَيْتُمْ أو أَصَفْتم، فهي معكم ولا تـفارقكم، ألا تبصرون؟ أأخذكم العَشا، أم أنتم قومٌ عمون؟ وعنّت أمـامـكـم مـصـائب شتّى، حتّى صُبّت عـلـى أنفسكم وأولادكم ونسـائـكـم وذوي الـقُـربٰى،

پھر ان سے کفر چھلکا بلکہ بہنے لگا پس مجھے تعجب ہوا کہ تمہارے نفس کے پرندے نے نہ چوزے نکالے اور نہ ہی انڈے دیئے۔ اے اسراف کرنے والو! کیا تم اس لئے پیدا کئے گئے ہو کہ تم صاف ستھرے دسترخوانوں پر آگ پر بھُنے ہوئے گوشت کے ساتھ روٹیاں کھاؤ۔ جبکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے "میں نے جنوں اور انسانوں کو صرف اپنی عبادت کے لئے پیدا کیا ہے" اور یہ نہیں فرمایا کہ صرف کھانے کے لئے پیدا کیا ہے۔ واہ سبحان اللہ! کیا طریق ہے جو تم نے اختیار کیا ہے اور کیا راستہ ہے جو تم نے منتخب کیا ہے۔ کیا تم رہتی دنیا تک زندہ رہو گے۔ اور مرو گے نہیں؟ اور ابدالآباد تک ہمیشہ اس دنیا کے پھل چنتے رہو گے؟ اور ہلاک نہیں ہوگے۔ دنیا کا آخر آ گیا۔ پس تم کیوں بیدار نہیں ہوتے حالانکہ تمہاری اس سرزمین پر طاعون کی وباء اور دوسری آفات نے ڈیرے ڈال دیئے ہیں کیا تم غور نہیں کرتے؟ سردیوں کا موسم ہو یا گرمیوں کا یہ (وبائیں) تمہارے ساتھ ہیں۔ اور تمہارا پیچھا نہیں چھوڑیں گی۔ کیا تم بصیرت سے کام نہیں لیتے؟ کیا ﴿۳۵﴾
تمہیں نظر کی کمزوری کا عارضہ لاحق ہو گیا ہے یا تم ہو ہی اندھے۔ اور گوناگوں مصائب تمہارے سامنے ظاہر ہو چکے۔ حتی کہ خود تم پر، تمہاری اولاد، تمہاری خواتین اور تمہارے اعزاء و اقارب پر بھی وارد ہو گئے

[1] الذاریات: ۵۷

وتفارقكم كلَّ سنة أَعِزّتُكم بموتهم، فلا تستطيعون غير أن يفزع ويبكى. وما كان الله معذّب قوم حتّى يبعث رسولًا، ليتمّ الحجّة، والأمر يُقضٰى. هٰكذا قال الله فى كتابه وهٰكذا خلت سُنّته فى أمم أولٰى. فما لكم لا تعرفون إمامًا أُرسل إليكم، ولا تتّبعون داعيًا أقيم فيكم؟ ألا تعلمون مآل من كذّب وأبٰى؟ أرضِيتم أن تموتوا ميتة الجاهلية ثم تُسألوا فى العُقبٰى؟ وأنتم تُهدَون إلى الطيّب من القول، فما لكم تؤثرون الكدر وتتركون الأصفٰى؟ تَدعون من جاء كم، وتَدْعون الميّت من السماوات العلٰى. وتسبّون وتشتمون، وتقولون ما تقولون، ولا تخافون يومًا تحضر فيه كلّ نفسٍ لتجزىٰ. وليس نبىّ ذليلًا إلّا فى وطنه، فسُبّوا واشْتموا والله يسمع ويرىٰ.

اور ہر سال تمہارے عزیز مر کر تم سے بچھڑ رہے ہیں پس تمہارے بس میں جزع فزع اور آہ وبکا کے سوا کچھ نہیں اور اللہ کسی قوم کو اس وقت تک عذاب میں مبتلا نہیں کرتا جب تک وہ رسول نہ بھیج لے تا کہ وہ حجت تمام کرے اور معاملے کا فیصلہ کر دیا جائے۔ اور اللہ نے اپنی کتاب میں ایسا ہی فرمایا ہے۔اور پہلی امتوں میں بھی ایسی ہی اس کی سنت جاری رہی ہے۔پھر تمہیں کیا ہو گیا ہے کہ تم اس امام کو نہیں پہچانتے جو تمہاری طرف بھیجا گیا ہے اور اس داعی کی اتباع نہیں کرتے جو تم میں کھڑا کیا گیا ہے؟ کیا تم تکذیب کرنے والے اور انکار کرنے والے کا انجام نہیں جانتے؟ کیا تم اس بات پر راضی ہو کہ تم جاہلیت کی موت مرو اور پھر آخرت میں تمہاری باز پرس ہو؟۔ اور تمہاری راہنمائی تو قول طیب کی جانب کی جارہی ہے پھر نہ جانے تم کیوں پاک صاف چیز کو چھوڑتے ہوئے گدلی چیز کو ترجیح دیتے ہو۔جو تمہارے پاس آیا اسے تو تم چھوڑتے ہو اور مُردے کو بلند وبالا آسمانوں سے بلا رہے ہو اور سب وشتم کرتے ہو اور جو منہ میں آئے کہتے چلے جاتے ہو اور اس دن سے نہیں ڈرتے جس دن ہر نفس جزاء وسزا کے لئے حاضر کیا جائے گا اور نبی بےعزت نہیں ہوتا مگر اپنے وطن میں۔بے شک سب وشتم سے کام لو، اللہ تو سنتا اور دیکھتا ہے۔

يـا قـوم لـم تتـعـامون وأنتم تبـصـرون؟ ولـم تتجاهلون وأنتم تـعـلمون؟ أما علمتم عاقبة الذين كـانـوا يستهـزؤون؟ تـلـدغـون كـالـزّنبـور، وتـؤذون رجلا اِعْتمّ كـالسراج بالنّور، وتَهرّون برؤية البـدور. وأبـدرَ الـصلحاءُ وأنتم تُـظـلـمـون، وجـاء الناس وأنتم تهـربـون. وكَـمْ مـن مُستهـزءٍ أخبـروا بموتى كأنهم أُلهموا من اللّٰه العلّام، وأصـرّوا عـلـيـه وأشـاعـوه فى الأقوام، فإذا الأمر بـالضدّ، وردّ اللّٰه مزاحهم عليهم كـالـجِدّ، وماتوا فى أَسْرع وقت بـعـد إلهـامهم، وتركـوا حشيش ندامة وذلّة لانَعامهم.

ورُبَّ مـؤذٍ مـا آذونـى إلّا ليـظهـر اللّٰـه بهم بعض الآيات، وقـد قـصـصْـنـا قـصـصهـم فـى "حـقيـقة الـوحـى" لتـكـون تبـصرةً لـلـطـالبـين والـطالبات.

اے میری قوم! تم جان بوجھ کر کیوں اندھے بنتے ہوجبکہ تم دیکھتے ہواور عمداً کیوں جاہل بنتے ہوحالانکہ تم جانتے ہو۔ کیا تمہیں ان لوگوں کا انجام معلوم نہیں جو استہزاء کیا کرتے تھے؟ تم بِھڑ کی طرح کاٹتے ہو اورتم اس شخص کو اذیت دیتے ہو جس نے چراغ کی طرح نور کا عمامہ پہنا ہوا ہے۔ اور چودھویں کے چاند کو دیکھ کر بھونکتے ہو اور صلحاء چودھویں کے چاند کی روشنی سے فیض پارہے ہیں جبکہ تم اندھیرے میں ہو۔ اور لوگ میری جانب آئے حالانکہ تم مجھ سے بھاگ رہے ہو اور کتنے ایسے استہزاء کرنے والے ہیں جنھوں نے میری موت کی پیشگوئی کی گویا انہیں علّام خدا سے الہام ہوا ہے اور انہوں نے اس پر اصرار کیا اور قوموں میں اس کی تشہیر کی۔ پس تب معاملہ اس کے برعکس رہا۔ اور اللہ نے ان کے اس استہزاء کو حقیقت بنا کر انہیں پر الٹا دیا اور وہ اپنے الہام کے بعد بہت جلد مر گئے اور انہوں نے اپنے چارپایوں کے لئے ندامت اور ذلت کا خشک گھاس چھوڑا۔

اور کچھ ایذا دینے والوں نے مجھے صرف اس لئے اذیت دی تا کہ ان کے ذریعے اللہ بعض نشان ظاہر کرے۔ اور ہم نے ان کے قصے حقیقۃ الوحی میں بیان کر دیئے ہیں تا کہ وہ حق کے طالبوں اور طالبات کے لئے بصیرت افروز ہوں۔

وأقرب القصص من هذا الوقت قصّة رجلٍ مات فی ذی القعدة، وکان یلعننی ویسبّنی، وکان اسمه سعد الله ، وکان سبُّه کالصَّعُدة. وإذا بلغ شتمه إلی منتهاه، وسبق فی الإیذاء کلّ من سواه، أوحیٰ إلیّ ربّی فی أمر موته وخِزْیه وقطع نسله بما قضاه، وقال: إن شانئک هو الأبتر، فأشعتُ بین الناس ما أوحی ربی الأکبر. ثم بعد ذالک صدّق اللّٰه إلهامی، فأردتُّ أن أفصّله فی کلامی، وأشیع ما صنع اللّٰه بذالک الفتّان، وعدوّ عباد الله الرحمٰن. فمنعنی من ذالک وکیلٌ کان من جماعتی، وخوّفنی من إرادة إشاعتی، وقال: لو أشعتها لا تأمَن مَقْتَ الحکّام، ویجُرّک القانون إلی الآثام، ولا سبیل إلی الخلاص، ولات حین مناص، ﴿۳۶﴾

اس وقت قریب ترین واقعہ اس شخص کا ہے جو ذیقعدہ میں مرا۔اور وہ شخص مجھ پر لعنتیں ڈالا کرتا اور مجھے گالیاں دیا کرتا تھا۔اوراس کا نام سعداللہ تھا اوراس کی گالیاں نیزہ کی مانند تھیں اور جب اس کا گالی گلوچ انتہا کو پہنچ گیا اور وہ اذیت دینے میں دوسروں سے سبقت لے گیا تو میرے رب نے مجھے اس کی موت کی نسبت اوراس کی رسوائی اور اس کی قطع نسل جس کا اس نے فیصلہ کردیا تھا وحی کی اوراس نے کہا ”تیرا دشمن ابتر رہے گا“۔چنانچہ میں نے اس وحی کولوگوں میں شائع کردیا جو میرے بزرگ وبرتر رب نے کی تھی۔ پھراس کے بعد اللہ نے میرے الہام کو سچ کردکھایا۔تب میں نے ارادہ کیا کہ میں اپنی گفتگو میں اس کی تفصیل بیان کروں۔اور اسے شائع کروں جو فتنہ پرداز اور رحمان خدا کے بندوں کے دشمن کے ساتھ اللہ نے سلوک کیا لیکن ایک وکیل نے جو میری جماعت سے تھا مجھے اس سے روکا اور میرے اشاعت کے ارادہ سے مجھے ڈرایا۔اورکہا کہ اگرآپ نے اسے شائع کیا تو آپ حکام کی ناراضگی سے بچ نہ سکیں گے۔اور قانون آپ کو جرم کی طرف کھینچ لے جائے گا اور مخلصی کی کوئی سبیل نہ ہوگی اور نجات کی کوئی راہ باقی نہ رہے گی

وتلزمک المصائب ملازمة الغريم، والمآل معلوم بعد التعب العظيم، وليست الحكومة تاركَ المجرمين، فالخير فی إخفاء هذا الوحی كالمحتاطين. فقلت إنی أری الصواب فی تعظيم الإلهام، وإن الإخفاء معصية عندی ومن سير اللئام، وما كان لأحد أن يضرّ من دون بارئ الأنام، ولا أبالی بعده تهديد الحُكّام، وندعو ربّنا الذی هو منبت الفضل، وإن لم يستجبْ فنرضی بالعيش الرذل. والله، إنه لا يسلّط علیّ هذا الشرير، وينزل عليه آفةً وينجی عبده المستجير. فسمع كلامی بعض زبدة المخلصين.. الفاضل الجليل فی علم الدين.. أعنی محبّنا المولوی الحكيم نورُ الدِّين، فجری علی لسانه حديث: ''رُبَّ أَشْعَثَ أَغْبَرَ''، واطمأنّ القلوب بقولی وقوله،

اور آپ کو مصائب قرض خواہ کے چمٹنے کی طرح چمٹ جائیں گے۔ اور بڑی تگ ودو کے بعد جو نتیجہ نکلے گا وہ معلوم ہے۔ اور حکومت مجرموں کو چھوڑنے والی نہیں۔ پس محتاط لوگوں کی طرح اس وحی کے پردۂ اخفا میں رکھنے ہی میں بھلائی ہے۔ اس پر میں نے کہا میں الہام کو عظمت دینا ہی درست سمجھتا ہوں اور اس کا اخفاء میرے نزدیک معصیت اور کمینوں کے خصائل میں سے ہے۔ اور مخلوق کے خالق کے علاوہ کسی کی مجال نہیں کہ وہ نقصان پہنچا سکے۔ اور اس کے بعد مجھے حکام کی دھمکی کی پرواہ نہیں۔ اور ہم اپنے رب کو پکارتے ہیں جو فضل کا اصل منبع ہے۔ اور اگر وہ دعا قبول نہ فرمائے تو ہم حقیر زندگی پر راضی ہیں اور اللہ کی قسم وہ اس شریر (سعداللہ) کو مجھ پر مسلط نہیں کریگا۔ اور وہ اس پر آفت نازل کرے گا اور پناہ کے طالب اپنے بندہ کو نجات دیگا۔ پس مخلصوں میں سے ایک چوٹی کے مخلص نے جو علم دین میں فاضل اجل ہے میری بات کو سنا۔ اس سے میری مراد ہمارے پیارے مولوی حکیم نورالدین صاحب ہیں۔ تو انکی زبان پر رُبَّ أَشْعَثَ أَغْبَرَ والی حدیث جاری ہوئی۔ اور میری اور ان کی اس بات سے دل مطمئن ہوگئے۔

وخطّأوا المحذِّر، واستضعفوا بناء هوله. ثم دعوت على "سعد اللّٰه" إلى ثلاثة أيّام، وتمنّيت موته من ربّ علّام. فأوحى إليّ:

رُبَّ أشعَثَ أَغبَرَ لَو أقْسَمَ عَلَى اللّٰهِ لأبرَّه، يعني إنه تعالىٰ يدافع عنك شرّه. فواللّٰه، ما مضى عليّ إلّا ليالي حتى جاء ني نعي موته، فالحمد للّٰه على ما ضرب العدوّ بسوطه.

أيها الناس.. إنّي جئتُ من ربّي بمائدةٍ لأطعم البائس الفقير، فهل فيكم من يأخذ هذا الخوان ويأمن الجوع المبير؟ ومن لم يوافقه هذا الغذاءُ فهو من قوم يقال لهم أشقياء، ومن أكله فله في هٰذه أجر كبير، ثم وراءها فضل كثير. يريد اللّٰه ليحطّ عنكم الأثقال، ويضع السلاسل والأغلال، وينقلكم من الأرض المُجدبة، إلى بلدة النعمة والرفاهة

اور انہوں نے اس غیر ضروری احتیاط کرنے والے کو غلطی خوردہ قرار دیا اور انہوں نے اس کے خوف کی بنیاد کو کمزور قرار دیا۔ پھر میں نے سعد اللہ کے خلاف تین دن تک دعا کی اور ربّ عَلاّم سے اس کی موت کی تمنا کی جس پر مجھے وحی ہوئی "کئی ایسے پراگندہ بال غبار آلود لوگ ہیں کہ اگر وہ اللہ پر (کسی بات کے لئے) قسم کھائیں تو وہ اسے ضرور پورا کرتا ہے"۔ مطلب یہ کہ اللہ تعالیٰ تجھ سے اس کے شر کو دور رکھے گا۔ پس اللہ کی قسم مجھ پر ابھی چند راتیں ہی گزری تھیں کہ مجھے اس کی موت کی خبر آئی۔ پس الحمدللہ کہ اس نے اپنے تازیانے اُس دشمن پر برسائے۔

اے لوگو! میں اپنے رب کی طرف سے ایک مائدہ لے کر آیا ہوں تا میں ہر مفلوک الحال اور محتاج کو کھانا کھلاؤں۔ پس ہے کوئی تم میں سے جو اس خوان نعمت کو لے اور جان لیوا بھوک سے محفوظ ہو جائے۔ اور جسے یہ غذا راس نہ آئی تو وہ ان لوگوں میں سے ہے جنہیں بدبخت کہا جاتا ہے اور جس نے اسے کھایا تو اس کے لئے اس میں بہت بڑا اجر ہے۔ پھر اس کے بعد فضل کثیر ہے۔ اللہ چاہتا ہے کہ وہ تم سے بوجھ اتار دے اور زنجیریں اور طوق اتارے اور وہ تمہیں قحط زدہ زمین سے نعمت اور خوشحالی کے علاقہ کی طرف منتقل کر دے ﴿۳۷﴾

وينجيكم من ظلمات اشتدّت فيها الريح، ويبلّغكم إلى مقاصر أُشعلت فيها المصابيح، و يطهّركم من الذنب والزور، لتكونوا كالذى قفل من الحجّ المبرور. ولكنّكم رضيتم بأن تتّسخ ابدانكم بوسخ الذنوب، وأن تبعدوا أبدًا من ديار المحبوب. وإنّى عرضت عليكم ماء الحياة، فآثرتم كأس الممات، ودعوتكم إلى البيت العتيق، ففررتم إلى الغرانيق. وإنكم تسبّون و إنّا نقاسى لكم الضجر والكرُبة، وندعو لكم فى ظلمات الغمّ كأنّا نصلّى العتمةَ. وإنّ الأمر فى يد الله يفعل ما يشاء، وفى يده القضاء، ويأتى يوم يلين ذالک الحجر، وإلى متٰى هٰذا الضَّجَر؟ أيها الناس لا تَمايلوا على قول العامّة، وإنهم قد أعرضوا عن طرق السلامة. وإن عجبتم فما أعجب من قولهم إنّ عيسٰى حیٌّ مع الجسم فى السّماوات،

اور تمہیں ان تاریکیوں سے نجات دے جن میں تیز ہوائیں چلتی ہیں اور وہ تمہیں ایسے محلات میں پہنچا دے جن میں چراغ روشن کئے گئے ہیں اور وہ (چاہتا ہے کہ تمہیں) گناہ اور جھوٹ سے پاک کرے تا تم اس شخص کی مانند ہو جاؤ جو (ادائیگی) حج مبرور سے لوٹا ہو۔ لیکن تم اس بات پر خوش ہوگئے ہو کہ تمہارے جسم گناہوں کی میل سے آلودہ ہو جائیں۔ اور یہ کہ تم ہمیشہ کے لئے بارگاہِ ایزدی سے دور ہو جاؤ۔ میں نے تمہارے سامنے آبِ حیات پیش کیا ہے۔ لیکن تم نے موت کے پیالے کو ترجیح دی اور میں نے تمہیں بیت عتیق (خانہ کعبہ) کی طرف بلایا لیکن تم بتوں کی طرف بھاگے اور ہم تمہاری خاطر ہر قسم کی بے چینی اور کرب برداشت کرتے ہیں اور ہم تمہارے لئے غم کی تاریکیوں میں اس طرح دعا کرتے ہیں گویا ہم نماز عشاء ادا کر رہے ہوں۔ یقیناً سب معاملہ اللہ کے ہاتھ میں ہے۔ وہ جو چاہتا ہے کرتا ہے اور فیصلہ کرنا اسی کے اختیار میں ہے۔ اور وہ دن آتا ہے جب یہ پتھر موم ہوگا اور یہ اضطراب کب تک۔ اے لوگو! عوام کی باتوں کی طرف مائل نہ ہو۔ وہ تو سلامتی کی راہوں سے منہ موڑ چکے اور اگر تمہیں تعجب ہے تو ان کی اس بات سے بڑھ کر تعجب والی کوئی بات نہیں کہ عیسیٰ جسم سمیت آسمانوں پر زندہ ہے

ثم مع ذالک لحِق بالأموات، ودخل
معهم في الجنّات ويقولون إنه
يترک صحبة الموتٰى فى آخر الأيام،
وينزل إلٰى بعض أرضين، ويمكث
إلى أربعين، ثم يرحل من هٰذا
المقام، ويلحق بالأموات إلى
الدوام. هذه خلاصة اعتقاداتهم،
وملخّص خرافاتهم. فبقينا متحيّرين
من هٰذا البيان، مع هٰذا الهذيان.
لا أعلم أجَرَّتهم إليه الأهواء ، أو
غلبت عليهم السوداء؟ ما لهم إنهم
مع طول الزمان، وتلاوة القرآن،
ما اهتدوا إلى الحق إلٰى هٰذا الأوان؟
فما أفهم مِن أىّ قسمٍ هٰذا الجنون،
وقد مضتُ عليه القرون؟ فواللّٰه،
قد حيّرني إصرارهم علٰى أمرٍ ﴿۳۸﴾
يخالف القرآن، ويجيح الإيمان.
وقد جاء هم حَكَمٌ من اللّٰه بالحق
والحكمة علٰى رأس المائة،
وعند غلبة كلّ نوع البدعة
وغلبة الكَفَرةِ، فأعجبنى أنهم
لأىّ سبب أنكروه، وهو يدعو
الزمان والزمان يدعوه.

پھر بھی اس کے باوجود مردوں سے جاملا ہے اوران کے ساتھ جنتوں میں داخل ہوگیا ہے اور وہ کہتے ہیں کہ وہ آخری زمانے میں مُردوں کی صحبت ترک کردے گا اورکسی سرزمین پر نازل ہوگا اور چالیس سال تک ٹھہرا رہے گا۔ پھر وہ اس جگہ سے کوچ کرے گا اور ہمیشہ ہمیش کے لئے مُردوں سے جا ملے گا۔ یہ ان کے اعتقادات کا لب لباب اوران کی خرافات کا خلاصہ ہے۔ پس ہم اس ہذیان آمیز بیان سے حیرت زدہ ہوگئے۔ مجھے معلوم نہیں کہ کیا خواہشات نے انہیں اس کی طرف کھینچا ہے یا وہ سودائی ہوگئے ہیں۔ انہیں کیا ہوگیا ہے کہ باوجود ایک زمانہ گزر جانے اور قرآن کی تلاوت کرنے کے وہ اب تک حق کی طرف ہدایت نہیں پا سکے؟؟ مجھے سمجھ نہیں آتی کہ یہ جنون کس قسم کا ہے حالانکہ اس پر صدیاں بیت گئیں۔ پس اللہ کی قسم! مجھے مخالف قرآن اور ایمان کی بیخ کنی کرنے والے امر پر ان کے اصرار نے حیران کر دیا ہے۔ جب کہ صدی کے سر پر ہر قسم کی بدعت کے غلبہ اور کافروں کے غلبہ پا جانے کے وقت اللہ کا حَکَم حق اور حکمت لے کر ان کے پاس آیا۔ پس مجھے تعجب ہوتا ہے کہ کس وجہ سے انہوں نے اس کا انکار کیا ہے حالانکہ وہ زمانے کو پکار رہا ہے اور زمانہ اسے پکار رہا ہے۔

وواللّٰہ، إنّی أنا المسیح الموعودُ، وأعطانی ربّی سلطانًا مبینًا، وإنّی علٰی بصیرۃ من ربّی، ولو رُفع الحجاب لما ازددتُ یقینًا. إن اللّٰہ رأی نفوسًا عاصیۃ وزمنًا کلیلۃٍ قاسیۃ، فأرسلنی لعلھم یتوبون. وکیف ننصح لھم وإنھم قوم لا یسمعون، وإنھم عن صراط الحقّ لناکبون؟ فرّوا من مائدۃ اللّٰہ ورُغفانھا، وانتشروا وبقیت الخوانُ علی مکانھا، وآثروا عصیدۃ الدنیا وتحلّبتْ لھا أفواھھم، وتلمّظَتْ لھا شفاھھم، فأقلّ ما یکون فی صدقی أن یصیبھم بعض الذی أَعِدُھم، فما لھم لا ینتظرون؟ وقالوا إن عیسٰی حیٌّ، وذالک لقلّۃِ عِلْمھم بالقرآن والآثار، فینکرون موت عیسٰی أشدّ الإنکار، وعلٰی حیاتہ یصرّون. وتلک کلمۃ بھا یموتون. فاجتنِبْ ذالک إن کنت من الذین یؤمنون بالفرقان ولا یکفرون.

اور اللہ کی قسم! میں ہی مسیح موعود ہوں اور میرے رب نے مجھے سلطان مبین عطا فرمایا ہے اور میں اپنے رب کی طرف سے بصیرت پر قائم ہوں۔ اور اگر حجاب اٹھ بھی جائے تو میرے یقین میں کوئی اضافہ نہ ہو۔ اللہ نے لوگوں کو نافرمان اور زمانہ کو تاریک وتار رات کی طرح پایا تو اس نے مجھے بھیجا تا کہ وہ توبہ کریں۔ ہم انہیں نصیحت کیسے کریں جبکہ وہ لوگ سنتے ہی نہیں اور وہ حق کی راہ سے ہٹتے جاتے ہیں۔ انہوں نے اللہ کے مائدہ اور اس کی روٹی سے فرار اختیار کیا اور بکھر گئے اور خوان اپنی جگہ پر دھرے کا دھرا رہ گیا اور انہوں نے دنیا کے روغنی نانوں کو ترجیح دی اور اس کے لئے ان کے منہ سے رال ٹپکی اور ان کے ہونٹوں نے اس کا مزہ لیا۔ پس میری سچائی کے اظہار میں کم از کم یہ ہوگا کہ جن مصائب کی میں نے وعید کی ہے ان میں سے بعض مصیبتیں انہیں پہنچ کر رہیں گی۔ انہیں کیا ہوگیا ہے کہ وہ انتظار نہیں کرتے۔ وہ کہتے ہیں کہ عیسیٰ زندہ ہے اور یہ قرآن اور حدیث سے ان کی کم علمی کی وجہ سے ہے۔ پس وہ عیسیٰ کی موت کا شدت سے انکار اور اس کی زندگی پر اصرار کر رہے ہیں اور اسی عقیدہ پہ وہ مرتے ہیں۔ پس تو اس سے اجتناب کر۔ اگر تو ان لوگوں میں سے ہے جو فرقانِ حمید پر ایمان لاتے ہیں اور انکار نہیں کرتے۔

ولا تكنْ كمثل الذين تركوا كلام اللّٰه وراء ظهورهم فلا يبالون. ويقولون إن المسلمين أجمعوا على حياته.. كلا، بل هم يكذبون. وأين الإجماع وفيهم المعتزلُون؟ وإذا قيل لهم ألا تفكّرون فى قول ربّكم : فَلَمَّا تَوَفَّيْتَنِيْ أو به لا تؤمنون؟ فليس جوابهم إلّا أن يحرّفوا آيات اللّٰه ويقولوا إنّ معنى التوفّى رفْع الروح مع الجسم العنصرىّ. انظرْ كيف عن الحقّ يعدلون ويعلمون أنّ هٰذا القول قول يجيب به عيسٰى بحضرة العزّة يوم القيامة إذ يسأله اللّٰه عن ضلالة الأمّة، وكذالك فى الفرقان تقرؤون. فعجبت، واللّٰه، كلّ العجب من شأنهم، ومن عقلهم وعرفانهم ألا يعلمون أنه ما كان لبشر أن يحضر يوم النشور، من قبل أن يُقبَض روحه ويكون من أصحاب القبور؟ ما لهم لا يتدبّرون؟ وقد حثا الصحابة التراب فوق خيرِ البريّة، ومزاره موجود إلى هٰذا الوقت فى المدينة المنوّرة.

تو ان لوگوں جیسا نہ بن جنہوں نے کلام الٰہی کو پس پشت ڈال دیا ہے۔ اور وہ پرواہ نہیں کرتے اور وہ کہتے ہیں کہ مسلمانوں کا اُس کی حیات پر اجماع ہے۔ ہرگز نہیں۔ درحقیقت وہ جھوٹ بول رہے ہیں۔ جب ان میں معتزلہ موجود ہیں تو پھر اجماع کیسا؟ جب ان سے کہا جائے کہ کیا تم اپنے ربّ کے فرمان فلما توفیتنی پر غور نہیں کرتے یا کیا تم اس پر ایمان نہیں لاتے۔ تو اس کا جواب ان کے پاس اس کے سوا کچھ نہیں ہوتا کہ وہ اللہ کی آیات کی تحریف کریں اور یہ کہیں کہ توفّی کے معنی روح کا بجسد عنصری اٹھایا جانا ہے۔ تو دیکھ وہ کس طرح راہِ حق سے ہٹ رہے ہیں۔ جبکہ وہ جانتے ہیں کہ یہ قول وہ قول ہے جو عیسٰی قیامت کے روز بارگاہِ ربّ العزت میں جواباً کہیں گے جب اللہ ان سے امت کی گمراہی کی نسبت پوچھے گا اور یہی کچھ تم فرقان حمید میں پڑھتے ہو۔ اللہ کی قسم! مجھے ان کی حالت اور عقل وعرفان پر سخت تعجب ہے۔ کیا وہ نہیں جانتے کہ کسی بشر کے لئے ممکن نہیں کہ وہ اپنی روح قبض کئے جانے اور اصحاب قبور کے زمرہ میں شامل ہونے سے قبل حشر ونشر کے روز حاضر ہو۔ انہیں کیا ہو گیا ہے کہ وہ غور نہیں کرتے اور
﴿۳۹﴾ صحابہ نے خیر البریہ صلی اللہ علیہ وسلم کو زمین میں دفن کیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا مزار اب تک مدینہ منورہ میں موجود ہے۔

فمِن سوء الأدب أن يقال إن عيسٰی ما مات، وإنْ هو إلّا شرک عظيم.. يأكل الحسنات ويخالف الحصاة. بل هو تُوفّی كمثل إخوانه، ومات كمثل أهل زمانه. وإنّ عقيدة حياته قد جاء تْ فی المسلمين من الملّة النصرانية، وما اتّخذوه إلٰـهًا إلّا بهٰذه الخصوصيّة، ثم أشاعها النصارىٰ ببذل الأموال فی جميع أهل البدْو والحضر، بما لم يكن أحد فيهم من أهل الفكر والنظر. وأما المتقدّمون من المسلمين فلم يصدر منهم هٰذا القول إلّا علٰی طريق العثار والعثرة، فهم قوم معذورون عند الحضرة، بما كانوا خاطئين غير متعمّدين. وما أخطأوا إلّا من وجه الطبايع الساذجة، والله يعفو عن كلّ مجتهد يجتهد بصحّة النيّة، ويؤدّی حقّ التحقيق من غير خيانة علی قدر الاستطاعة. إلّا الذين جاء هم الإمام الحَكَم مع البيّنات من الهُدٰى، وفرّق الرُّشد من الغيّ وأظهر ما اختفٰی،

پس یہ کہنا بے ادبی ہوگی کہ عیسیٰ فوت نہیں ہوئے اور یہ شرک عظیم ہے جونیکیوں کوکھا جاتا ہے۔اور یہ ہے بھی عقل کے خلاف۔ بلکہ وہ (عیسیٰ) اپنے دوسرے (رسول) بھائیوں کی طرح فوت ہوگئے اوراپنے ہم عصرلوگوں کی طرح وفات پا گئے۔اور ان کی حیات کا عقیدہ عیسائی مذہب سے مسلمانوں میں در کر آیا ہے۔ اور انہوں نے صرف اسی خصوصیت کی وجہ سے اُسے معبود بنالیا ہے۔ پھر نصاریٰ نے مال ودولت خرچ کر کے اس عقیدہ کی تمام دیہاتوں اورشہروں میں اشاعت کی۔ کیونکہ ان میں کوئی بھی اہل فکرونظر نہ تھا۔ اور وہ جو مسلمانوں میں سے متقدمین ہیں ان سے یہ بات صرف ٹھوکر اورلغزش کے سبب سے ہوئی ہے۔ پس نادانستہ طور پرخطا کرنے کی وجہ سے وہ اللہ کے نزدیک معذورقوم ہیں۔اورانہوں نے یہ غلطی محض سادہ لوحی کی وجہ سے کی ہے۔ اور اللہ صحت نیت سے اجتہاد کرنے والے ہرمجتہد کو جو کسی خیانت کے بغیرحتی المقدور تحقیق کا حق ادا کرتا ہے، معاف فرمادیتا ہے۔سوائے ان لوگوں کے،جن کے پاس امام حَکَم ہدایت کے کھلے کھلے دلائل لے کرآیا۔اوراس نے ہدایت کوگمراہی سے علیحدہ کردیااور جو پوشیدہ تھا اسے ظاہرکردیا۔

ثم أعرضوا عن قوله وما وافَوا دروب الحقّ بل منعوا من وافٰی. وخالفوه وماتوا علٰی عناد وفساد كالعدا، وفرحوا بهٰذه ونسوا غدا. أينكرون ما أنذر اللّٰه به، ولا يجاوزون حَدَّ مصرعهم إذا القدر أتٰی، وترىٰ كلُّ نفس ما عمل من الهوىٰ. ومن أتى اللّٰه بقلب سليم فنُجّي من اللّظى، وأمّا المعرض الأثيم فله الجحيم، لا يموت فيه ولا يحيىٰ. وإنّا نُصبح ونمسى فى هٰذا الانتظار، ونُجيل طَرْفَنا فى كلّ طرفةٍ إلى الأقدار. وإنّ عذاب اللّٰه قد قرع بابكم، وكسّر أنيابكم، أفلا تنظرون؟ وإنّ نفوسكم قد قربت أَسَد الممات فى الفلوات، فأَعِدّوا لها حصنَ النجاة، ولا تهلكوا أنفسكم بأيديكم أيها الغافلون. إن حياتكم بالإيمان والدّين، لا بالرُّغفان والماء المعين.

پھر بھی انہوں نے اس کی بات سے اعراض کیا اور حق کی راہوں کو نہ اپنایا بلکہ اسے روکا جس نے انہیں اختیار کیا۔ اور انہوں نے اس کی مخالفت کی اور وہ دشمنوں کی طرح عناد اور فساد کی حالت میں مر گئے۔ اور اس پر خوش ہوئے اور انہوں نے آنے والے کو بھلا دیا۔ کیا وہ اس کا انکار کر دینگے جس سے اللہ نے ڈرایا ہے اور جب اجل مقدر آئے گی تو وہ اپنی موت کی جگہ سے تجاوز نہیں کر سکیں گے اور ہر جان جو اپنے ہوائے نفس سے کر چکی ہوگی اسے دیکھ لے گی اور جو شخص اللہ کے حضور قلب سلیم کے ساتھ حاضر ہوگا وہ جہنم کے شعلوں سے بچایا جائے گا۔ اور اعراض کرنے والے گناہ گار کے لئے جہنم ہے جس میں نہ وہ مرے گا اور نہ جیئے گا۔ اور ہم اسی انتظار میں صبح وشام کرتے ہیں۔ اور اپنی نگاہ کو ہر آن قضا وقدر کی طرف دوڑاتے ہیں۔ یقیناً اللہ کے عذاب نے تمہارے دروازے پر دستک دی ہے اور اس نے تمہاری کچلیاں توڑ دی ہیں تو پھر کیا تم دیکھتے نہیں اور تم جنگل میں موت کے شیر کے قریب پہنچ گئے ہو۔ سواے غافلو! تم اس کے لئے نجات کا قلعہ تیار کرو۔ اور خود اپنے ہاتھوں سے اپنے آپ کو ہلاک نہ کرو۔ تمہاری زندگی ایمان اور دین سے وابستہ ہے نہ کہ روٹیوں اور چشمہ کے بہنے والے پانی سے

وإذا ذهب الدين فلا حيات،
والذى ضاع دينه يشابه الأموات.
وترون أنّ الكُفر كسّر ضلوع
الإسلام، وما بقى منه إلّا اسم
علٰى أَلْسُنِ العوامّ. وواللّٰه، إنّ
هٰذا الأسد قد جُرّح من الكلاب، ﴿۴۰﴾
ورضى من الافتراس بالإياب،
وقعد من الفُلْكِ بمثابة الهُلْك،
ولذالک مسّكم مِن كلّ طرفٍ
ضُرٌّ، وعيش مُرٌّ، والآفات
اختارتْكم صَحْبًا، كأنها وجدتْ
فناء كم رَحْبًا، وإنكم تحتها كلّ
يومٍ تكسَّرون. وترون أنّ الآفات
تنزّل عليكم تَتْرًا، وتبتُر بَتْرًا،
ولا تسقط عليكم آفة إلّا وهى
أكبر من أُختها، ثم لا تخافون.

وقد رأيتم ما نزل من الآفات،
وبعضها نازل بعدها فى أسرع
الأوقاتِ، فتوبوا إلى بارئكم
لعلكم تُفلحون. وكيف تُرجٰى
منكم التوبة وما تأتيكم
آيةٌ إلّا عنها تُعرِضُون؟

اور جب دین چلا جائے تو پھر کوئی زندگی نہیں اور جس کا دین ضائع ہوگیا تو وہ مردوں کے مشابہ ہے۔ اور تم دیکھ رہے ہو کہ کفر نے اسلام کی پسلیاں توڑ دی ہیں اور عوام کی زبان پر اب اس کا صرف نام ہی باقی رہ گیا ہے۔ اللہ کی قسم ! یہ شیر (یعنی اسلام) کتوں سے زخمی ہو گیا ہے اور شکار کرنے کی بجائے پسپائی پر راضی ہو گیا ہے۔ اور کشتی میں ہلاک ہونے والوں کی جگہ پر جا بیٹھا ہے یہی وجہ ہے کہ تمھیں ہر طرف سے دکھ اور تلخ زندگی ملی اور آفات نے تمہیں اپنا رفیق منتخب کر لیا ہے گویا ان (آفات) نے تمہارے صحنوں کو کشادہ پایا اور تم ہر روز ان آفتوں کے نیچے ٹکڑے ٹکڑے کئے جاتے ہو۔ تم دیکھ رہے ہو کہ تم پر آفتیں پے در پے نازل ہو رہی ہیں اور تمہیں تہس نہس کر رہی ہیں اور کوئی آفت تم پر نازل نہیں ہوتی مگر وہ اپنے جیسی پہلی آفت سے بڑی ہوتی ہے مگر پھر بھی تم خوف نہیں کرتے۔

اور تم نے دیکھا ہے جو آفات نازل ہو چکیں، کچھ آفات ان کے بعد بھی جلد نازل ہونے والی ہیں۔ پس تم اپنے پیدا کرنے والے کی طرف رجوع کرو تا کہ تم فلاح پاؤ۔ تم سے توبہ کی امید کیسے رکھی جا سکتی ہے جب کہ جو نشان بھی تمہارے پاس آتا ہے تم اس سے بے رخی کرتے ہو

فسوف تأتيكم أنباءُ ما كنتم به تستهزؤون. ومن الآفات أن قومًا يدعونكم إلى الكفر، إطماعًا فی نجار الصُّفر، ويعرِضون ذهبًا علٰی كلّ ذاهبٍ لعلّهم يتنصّرون. وإنّهم أولو الطَّول وأنتم الفقراء، وفُتح عليهم أبواب الدّنيا وأنتم فی البؤس تصبحون وتُمسُون. وتلك فتنة أكبر من كلّ فتنةٍ، وبليّةٌ أشدّ من كلّ بليّة، فإنكم تحتاجون إلى رُغفانهم وهم لا يحتاجون. وحلّوا أرضكم وملكتُها ملوكهم، فلا بدّ من تأثّرٍ كما تشاهدون. ثم من إحدى المصائب أنّ أمرائكم على الدّين يستهزؤون، وفقرائكم على الدنيا يتجانؤون، فلا نجد قرّة العين من أولئكم ولا من هؤلاء، وإنّا من كلٍّ آيسون. وسَرّحنا الطرُف فی الطرفين، فأَخَذَنا ما يأخذ السقيم عند آثار المنون. وما كان لكافرٍ أن يهزمكم،

جن باتوں کا تم مذاق اڑا رہے تھے اس کی خبریں عنقریب تمھارے پاس آئیں گی اور آفات میں سے (ایک آفت) یہ بھی ہے کہ ایک قوم تمہیں سونے چاندی کا طمع دے کر کفر کی طرف بلا رہی ہے۔ اور وہ ہر جانے والے کو سونا پیش کر رہے ہیں اس خیال سے کہ شاید اس طرح وہ عیسائی ہو جائیں۔ یقیناً وہ دولت مند ہیں اور تم قلاش۔ ان پر دنیا کہ دروازے کھولے گئے ہیں اور تم دن رات تنگ دستی میں صبح و شام کرتے ہو۔ یہ فتنہ ہر فتنے سے بڑا اور یہ مصیبت ہر مصیبت سے شدید تر ہے تم ان کی روٹیوں کے محتاج ہو اور وہ محتاج نہیں۔ وہ تمہاری سرزمین پر اترے اور ان کے بادشاہوں نے اس پر قبضہ جما لیا اس لئے (اس سے) متاثر ہونا ایک لازمی امر ہے جیسا تم مشاہدہ کر رہے ہو پھر ایک مصیبت یہ بھی ہے کہ تمہارے امراء دین پر پھبتیاں کستے ہیں اور تمہارے فقراء دنیا پر گرے پڑتے ہیں۔ پس ہمیں آنکھ کی ٹھنڈک نہ تم سے ملتی ہے اور نہ ان سے۔ ہم ان میں سے ہر ایک سے مایوس ہیں ہم نے ان دونوں فریقوں پر نگاہ ڈالی تو ہمیں اس (حالت فکر) نے آلیا جو ایک بیمار کو موت کے آثار ظاہر ہونے پر دامنگیر ہوتی ہے۔ اور کسی کافر کی مجال نہیں تھی کہ وہ تمہیں شکست دیتا

ولٰــكن ذنوبكم هزمتكم، وتركتم
الـحضرة وكذالك تُتركون. وإنّ
الـلّٰـه نـظر إلٰى قلوبكم، فما آنس
فيهـا تُقا ةً، فسـلّـط عـليكم قومًا
عُـصاةً، وأعـطـاهـم لتعذ يبكم
قـناة، فهـل أنتـم منتهون؟ اِنَّ اللّٰهَ
لَا يُغَيِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتّٰى يُغَيِّرُوْا
مَا بِاَنْفُسِهِمْ[۱] فهـل أنتم مغيّرون؟ و
مَا يَفْعَلُ اللّٰهُ بِعَذَابِكُمْ اِنْ شَكَرْتُمْ
وَ اٰمَنْتُمْ[۲] فهل أنتم مؤمنون؟

أأنتـم تـظنّون أنكم أحياءٌ بهٰذا
الـذنــب الـدائم، والموت خير
لـلـفتٰى من عيشه عيش البهـائم، ﴿۴۱﴾
فـمــا لـكـم لا تتنبّهـون؟ وإنّ
الـنـصرانية تأكُلكم كلّ يوم كما
تـأكـل النار الحطب، ليتمّ ما قدّر
الـلّٰــه وكتــب. ووالـلّٰـه، إن هٰذا
الـوبـاء أكبـر من كلّ وباءٍ، وهذه
الـزلـزلة أكبر من كلّ زلزلة، وما
نـزل عليكم ما نـزل إلّا من ذنوبكم
أيّهــا الـفــاسـقون. وإن الآفـات
الجسـمانية لا تُهلك إلّا جسمًا،

لیکن تمہارے گناہوں نے تمہیں شکست دی ہے۔
تم نے اللہ کو چھوڑ دیا اسی طرح تم بھی چھوڑ دیئے
جاؤ گے۔ اللہ نے تمہارے دلوں پر نگاہ ڈالی تو
اس نے ان میں تقوی نہ پایا جس کے نتیجے میں
اس نے تم پر نافرمان قوم مسلط کر دی اور تمہیں
عذاب دینے کے لئے انہیں نیزے دیئے۔ پس
کیا تم باز آؤ گے؟ اللہ کسی قوم کی حالت نہیں بدلتا
جب تک وہ اپنی حالت خود نہ بدلیں۔ کیا تم
(اپنے اندر) تبدیلی پیدا کرو گے؟ اگر تم شکر کرو
اور ایمان لاؤ تو اللہ کو تمہیں عذاب دینے کی کیا
ضرورت ہے؟ سو کیا تم ایمان لاؤ گے؟

کیا تم اس دائمی گناہ کے ساتھ اپنے آپ کو
زندہ سمجھتے ہو؟ ایک جواں مرد کے لئے چوپایوں
جیسی زندگی گزارنے سے موت کہیں بہتر ہے۔ تم
کیوں متنبہ نہیں ہوتے؟ عیسائیت ہر روز
تمہیں ایسے کھا رہی ہے جیسے آگ ایندھن کو کھاتی
ہے تا اللہ نے جو تمہارے لئے مقدر کیا اور لکھ
چھوڑا ہے وہ پورا ہو۔ خدا کی قسم! یہ وباء سب
وباؤں سے بڑی اور یہ زلزلہ سب زلزلوں سے
بڑھ کر ہے۔ اے فاسقو! جو عذاب تم پر نازل ہوا
ہے وہ محض تمہارے گناہوں کے سبب نازل ہوا ہے۔
یہ جسمانی آفات صرف جسم کو ہلاک کرتی ہیں

[۱] الرعد:۱۲ [۲] النساء:۱۴۸

وأمّا الآفات الروحانية فيُهلك الجسم والروح والإيمان معًا. فلا تسبّوا أعداء كم، وسُبّوا أنفسكم إن كنتم تعقلون. ما لكم لا تنظرون إلى السماء، وصرتم بني الغبُراء، وإن اللّٰه عرض عليكم حليب الدّين فأنتم تعافون، ثم قدّم قومٌ إليكم لحمَ الخنازير فأنتم بالشوق تتمشّشون. ومن دخل منهم في دينكم فلا يدخل إلّا كأهل النفاق، ويطوف طامعًا في الأسواق، مكدّيًا بالأوراق، وهم يكثرون وأنتم تقلّون. فإلام هٰذه الحياة أيها الجاهلون؟ تتمايلون على أموال الدنيا،وما تبصرون من أين تقتنئون۞ وترون الخوان وما ترون المُضلّ الخوّان، كأنكم قوم عمون. وتتركون العِشاء، وبالندامى تَغْتَبِقُون. وتعيشون كُسالٰى، ولا تمسّون الدّين بإصبع ولا له تتألّمون.

اور جو روحانی آفات ہیں وہ جسم اور روح اور ایمان کو ایک ساتھ ہلاک کرتی ہیں۔ سو اگر تم عقل مند ہو تو اپنے دشمنوں کو بُرا بھلا مت کہو بلکہ اپنے آپ کو بُرا بھلا کہو۔ تمہیں کیا ہو گیا ہے کہ تم آسمان کی طرف نہیں دیکھتے اور (محض) دنیا دار بن گئے ہو۔ اللہ نے تمہارے سامنے دین کا تازہ دودھ پیش کیا مگر تم ہو کہ اسے ناپسند کرتے ہو پھر ایک قوم نے تمہیں سؤر کا گوشت پیش کیا پس تم بڑے مزے لے لے کر اُسے کھاتے ہو اور جو اُن کے دین سے نکل کر تمہارے دین میں داخل ہوتا ہے وہ منافقوں کی طرح داخل ہوتا ہے۔ اور لالچی بن کر بازاروں میں گھومتا اور پیسے مانگتا ہے۔ وہ (عیسائی) بڑھے جا رہے ہیں اور تم گھٹتے جا رہے ہو۔ اے جاہلو! یہ زندگی کب تک رہے گی!! تم دنیا کے اموال پر جھک گئے ہو اور یہ نہیں دیکھتے کہ تم (یہ مال) کہاں سے جمع کر رہے ہو؟ تم دسترخوان کو تو دیکھتے ہو لیکن گمراہ کرنے والے خائنوں کو نہیں دیکھتے گویا تم اندھی قوم ہو۔ تم نمازِ عشاء چھوڑ کر ہم مشربوں کے ساتھ خُم کے خُم لنڈھاتے ہو اور کاہلوں کی طرح زندگی بسر کرتے ہو اور تم دین کو انگلی سے بھی نہیں چھوتے اور نہ تم دین کے لئے درد رکھتے ہو۔

۞ تقتنئون سہو کتابت معلوم ہوتا ہے۔ درست تقتنون ہے۔ (ناشر)

ثم تقولون إنّا بذلنا الجهد حقّ الجهد وإنّا مستفرغون. فكّروا يا فتيان، ألم يأن أن يرسل الله إمامًا فی هذه العمران؟ وإنكم تنقضون عهد الله وتقطعون ما أمر الله به أن يوصل وفی الأرض تفسدون. ووالله، إن الوقت هٰذا الوقت فما لكم لا تتقبّلون؟

وإنّی، والله، فی هٰذا الأمر كعبة المحتاج، كما أن فی مكّة كعبة الحجّاج، وإنّی أنا الحجر الأسود الذی وُضع له القبول فی الأرض والنّاس بمسّه يتبرّكون.☆ لعن الله قومًا يقولون إنه يريد الدنيا، وإنّا من الدُّنيا مُبْعَدون. وجئتُ لأُقيم الناس على التوحيد والصلٰوة، لا لإقناء أنواع الصِّلاة.

پھراس پر بھی تم یہ کہتے ہو کہ ہم نے (دین کے لئے) پوری کوشش کر لی ہے اور اب ہم فارغ ہیں۔ نوجوانو! سوچو کہ کیا وہ وقت قریب نہیں آ گیا تھا کہ اللہ اس معمورۂ عالم میں امام بھیجے۔ تم اللہ سے کئے ہوئے عہد و پیمان کو توڑتے ہو اور جن کے متعلق اللہ نے یہ حکم دیا تھا کہ انہیں مضبوط کیا جائے قطع کرتے ہو اور زمین میں فساد برپا کرتے ہو۔ اللہ کی قسم! (امام کے آنے کا) وقت یہی وقت ہے۔ پس تمہیں کیا ہو گیا ہے۔ کہ تم اسے قبول نہیں کرتے۔

اللہ کی قسم! میں اس معاملے میں ہر محتاج کا (اسی طرح) کعبہ ہوں جیسے حاجیوں کا مکہ معظّمہ میں کعبہ ہے اور میں ہی وہ حجرِ اسود ہوں جس کے لئے تمام کرّۂ ارض میں قبولیت رکھ دی گئی ہے اور جسے چھو کر لوگ برکت حاصل کرتے ہیں☆ اللہ کی لعنت ان لوگوں پر جو یہ کہتے ہیں کہ یہ (امام) دنیا کا طالب ہے حالانکہ ہم دنیا سے الگ تھلگ ہیں اور میں اس لئے آیا ہوں تا لوگوں کو توحید اور نماز پر قائم کروں نہ اس لئے کہ طرح طرح کے تحفے تحائف عطا کروں۔

☆ هٰذا خلاصةُ ما أوحى الله إلىّ، وهذه استعارة من الله الكريم. وكذالك قال المعبّرون أن المراد من الحجر الأسود فی علم الرؤيا المرء العالم الفقيه الحكيم. منه

☆ یہ خلاصہ ہے اس کا جو اللہ نے میری طرف وحی کی، یہ اللہ کریم کی طرف سے استعارہ ہے۔ تعبیر کرنے والوں نے یہی کہا ہے کہ علم الرؤیا میں حجرِ اسود سے مراد عالم فقیہ اور صاحب حکمت شخص ہوتا ہے۔ منہ

والله يعلم ما فی قلبی، ويشهد بآياته أنهم كاذبون. ما كان حديث يفترٰی، بل جئت بالحق، وبالحق أرسلت، فما لكم لا تعرفون.

وإنّی أنا ضالّتكم، لا مضلّكم أيها المسلمون. فهل فيكم من يقبل دعوتی، وينظر بحسن الظنّ إلی كلمتی؟ أليس فيكم رجل رشيد أيها المستكبرون؟ ولو لم أُبعَث، يا فتيان،فی هٰذا الزمان، لوطّأ الدِينَ أهلُ الصلبان. وإنّ هٰذا السَّيلَ بلغ الرؤوس،وأفنی النفوس، أَلا تعلمون القسوس كيف يُضلّون؟ وما أُرسلتُ إلّا عند ضلالٍ نجّس الأرض وأهلك أهلها، فما لكم لا تفهمون؟ ووالله، ليس فی الدهر أعجب من حالكم! كيف طال إعراضكم وصَفْحُكم عنی،

جو میرے دل میں ہے اللہ اسے خوب جانتا ہے اور اپنے نشانوں سے اس امر کی شہادت دیتا ہے کہ وہ جھوٹے ہیں۔ میرا دعویٰ اپنی طرف سے گھڑی ہوئی بات نہیں بلکہ میں حق لے کر آیا ہوں اور حق کے ساتھ بھیجا گیا ہوں تمہیں کیا ہو گیا ہے کہ تم مجھے نہیں پہچانتے۔

اے مسلمانو! میں ہی تمہاری کھوئی ہوئی متاع ہوں، تمہیں گمراہ کرنے والا نہیں۔ پس کیا کوئی ہے تم میں جو میری دعوت قبول کرے اور میری باتوں پر حسنِ ظن سے غور کرے۔ اے متکبرو! کیا تم میں کوئی ایک بھی سمجھ دار آدمی بھی نہیں؟۔ اے عزیز جوانو! اگر میں اس زمانے میں مبعوث نہ کیا جاتا تو اہلِ صلیب دین (اسلام) کو پامال کر دیتے اور یہ (عیسائیت کا) سیلِ تند و تیز سروں تک پہنچ گیا ہے اور اس نے لوگوں کو فنا کر دیا ہے۔ کیا تم پادریوں کو نہیں جانتے کہ کس طرح گمراہ کر رہے ہیں اور میں ایسی گمراہی کے وقت میں بھیجا گیا ہوں جس نے ساری زمین ناپاک کر دی ہے اور اس میں بسنے والوں کو ہلاک کر دیا ہے۔ تمہیں کیا ہو گیا ہے کہ تم سمجھتے نہیں۔ اللہ کی قسم! دنیا میں تمہاری حالت سے زیادہ عجیب تر کوئی اور حالت نہیں تمہارا مجھ سے اعراض اور بے رُخی کتنی لمبی ہو گئی۔

﴿۴۲﴾

وقد رأيتم الآيات وأُعطيتم البيّنات فنبذتموها كالحصات. وفُتح لكم باب الحسنات، فغلّقتم أبوابكم، لئلا تدخل فى العرصات. ما لكم لا تتّقون حرمات اللّٰه ولتكذيب تعجلون؟ وإن اللّٰه سيّاف يسلّ سيفه على الذين يعتدون.

وإنى أنا المسيح الموعود، وأنتم تكذّبوننى وتسبّون وتقولون إنّ هٰذا الدعوىٰ باطلٌ وقولٌ خالفه الأوّلون. فأعجبنى قولكم هٰذا مع دعاوى العلم والفضل! أتقولون ما يخالف القرآن وأنتم تعلمون؟ وإن دعوى الإجماع بعد الصحابة دعوى باطل وكذب شنيع لا يصرّ عليه إلّا الظالمون. وأنّى الإجماع؟ أتنسون ما قال المعتزلون؟ أتزعمون أنهم ليسوا من المسلمين وأنتم قوم مسلمون؟ فثبت أنّ قولكم ليس قولًا واحدًا

تم نے تو نشانات دیکھے اور تمہیں کھلے کھلے نشان عطا کئے گئے لیکن تم نے ان سب کو کنکریوں کی طرح پھینک دیا۔ اور تمہارے لئے نیکیوں کے دروازے کھولے گئے لیکن تم نے اپنے دروازے بند کر لئے تا کہ وہ (نیکیاں) تمہارے صحنوں میں داخل نہ ہو جائیں۔ تمہیں کیا ہو گیا ہے کہ تم اللہ کی ممنوعہ حدوں سے بچ کر نہیں رہتے اور تکذیب میں جلد بازی کرتے ہو۔ اللہ شمشیر زن ہے اور اس نے حد سے تجاوز کرنے والوں کے لئے اپنی تلوار کو سونت لیا ہے۔

میں ہی مسیح موعود ہوں اور تم مجھے جھٹلاتے اور گالیاں دیتے ہو اور یہ بھی کہتے ہو کہ (میرا) یہ دعویٰ باطل ہے اور ایسا قول ہے جس کی پہلے لوگوں نے مخالفت کی ہے۔ علم و فضل کے دعووں کے باوجود تمہاری بات نے مجھے حیرت میں ڈال دیا ہے۔ کیا جانتے بوجھتے ہوئے تم وہ بات کہہ رہے ہو جو مخالفِ قرآن ہے۔ صحابہ کے بعد اجماع کا دعویٰ ایک باطل دعویٰ اور بدترین کذب ہے۔ جس پر صرف ظالم لوگ ہی اصرار کرتے ہیں۔ اور کیسا اجماع۔ کیا تم بھول جاتے ہو جو معتزلہ نے کہا؟ کیا تم خیال کرتے ہو کہ وہ مسلمانوں میں سے نہیں اور صرف تم ہی مسلمان ہو۔ پس ثابت ہوا کہ تمہارا قول ایک (متفق علیہ) قول نہیں۔

بل ادّارءُ تُم فیھا، فالآن یحکم اللّٰہ فیما کنتم فیہ تختلفون. وعندی شھادات من ربّی و آیات رأیتموھا أأنتم تنکرون؟ إن الذین خلوا من قبلی لا إثم علیھم وھم مبرّؤون، والذین بلغتُھم دعوتی، ورأوا آیاتی، وعرفونی وعرّفتُھم بنفسی، وتمّتْ علیھم حُجّتی، ثم کفروا بآیات اللّٰہ وآذونی.. أولٰئک قوم حقّ علیھم عقاب اللّٰہ، بأنھم لا یخافون اللّٰہ، وبآی اللّٰہ ورسلہ یستھزؤون. وما جئتھم من غیر بیّنۃٍ، بل أراھم ربّی آیۃً علٰی آیۃٍ، ومعجزۃ علی معجزۃ، وأقیمت الحجّۃ، وقُضی التنازع والخصومۃ، ثم علی الإنکار یصرّون. أ یحاربون اللّٰہ بما أنہ جعلنی المسیح الموعود والمھدی المعھود، ولہ الأمر ولہ الحکم،

بلکہ اس میں تم نے اختلاف کیا ہے۔اس لئے اب اللہ ہی اس بارے میں فیصلہ کرے گا جس میں تم باہم اختلاف کیا کرتے تھے۔میرے پاس میرے رب کی شہادتیں اور نشانات ہیں جنہیں تم نے دیکھا ہے، کیا تم (اب بھی) انکار کرتے ہو۔جو لوگ مجھ سے پہلے گذرے ہیں ان پر کوئی گناہ نہیں،وہ بَری ہیں۔ہاں البتہ وہ لوگ جن تک میری دعوت پہنچی اورانہوں نے میری نشانیاں دیکھیں اور انہوں نے مجھے پہچان لیااور خود میں نے بھی انہیں اپنی پہچان کروائی اور جن پر میری حجت تمام ہوچکی ہے۔اس کے باوجود انہوں نے اللہ کی آیات کا انکار کیا اور مجھے ایذا دی۔یہ ایسے لوگ ہیں جن پر اللہ کا عذاب واجب ہوگیا۔کیونکہ وہ اللہ سے ڈرتے نہیں اور اس کی آیتوں اور اس کے رسولوں سے استہزاء کرتے ہیں۔میں کھلے نشان کے بغیر تو ان کے پاس نہیں آیا۔بلکہ میرے رب نے انہیں نشان پر نشان اور معجزے پر معجزہ دکھایا اور حجت قائم کر دی گئی اور تنازعے اور جھگڑے کا فیصلہ کر دیا گیا۔پھر بھی وہ انکار پر اصرار کر رہے ہیں۔کیا وہ اللہ سے اس وجہ سے جنگ کرتے ہیں کہ اس نے مجھے مسیح موعود اور مہدی معہود بنایا جبکہ امر اور فیصلہ کا اختیار اسی کو ہے۔

لا يُسأل عمّا يفعل وهم يُسألون. وتنحّى بعضهم عن هٰذا النزاع خجلًا وجلًا ورجعوا إلىّ تائبين، وأكثرهم قاسطون.

﴿۴۳﴾ أيصرّون علٰى حياة عيسٰى، ويخفون إجماعًا اتفق عليه الصحابة كلّهم أجمعون؟ ويتّبعون غير سبيل قوم أدركوا صحبة رسول اللّٰه صلى الله عليه وسلم وكلّ واحدٍ منهم استفاض من النبيّ وتعلّمَ، وانعقد إجماعهم علٰى موت عيسٰى، وهو الإجماع الأوّل بعد رسول الله ويعلمه العالمون. أنسيتم قول اللّٰه: قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ [1] أو أنتم للكفر متعمّدون؟ وقد مات علٰى هٰذا الإجماع من كان من الصّحابة، ثم صرتم شيعًا، وهبّتْ فيكم ريح التفرقة، وما أوتيتم سلطانًا على حياته، وإن أنتم إلّا تظنّون. وقد قال اللّٰه حكايةً عن عيسٰى: فَلَمَّا تَوَفَّيْتَنِي [2]

اس پر جو وہ کرتا ہے پوچھا نہیں جاتا البتہ ان سے پُرسش ہوگی۔ ان میں سے بعض اس جھگڑے سے بوجہ شرمندگی اور خوف الگ ہو گئے اور انہوں نے توبہ کرتے ہوئے میری طرف رجوع کیا لیکن ان میں سے اکثر ظالم ہیں۔

کیا وہ حیاتِ عیسیٰ پر اصرار کرتے ہیں اور اس اجماع کو چھپاتے ہیں جس پر سب کے سب صحابہ نے اتفاق کیا اور ان لوگوں کی راہ کے خلاف چلتے ہیں جنہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت پائی اور ان میں سے ہر ایک نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے فیض پایا اور تعلیم حاصل کی۔ اور ان کا اجماع عیسیٰ کی وفات پر تھا اور یہ اجماع رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد سب سے پہلا (اجماع) تھا۔ اور علماء اس بات کو جانتے ہیں۔ کیا تم اللہ کا ارشاد قد خلت من قبله الرسل بھول گئے اور کیا تم جان بوجھ کر کفر کو اختیار کرتے ہو اور صحابہ میں سے ہر ایک صحابی نے اسی اجماع پر وفات پائی۔ اس کے بعد تم مختلف گروہ بن گئے اور تم میں تفرقے کی ہوا چلنے لگی۔ تمہیں حیاتِ مسیح کی کوئی دلیل نہیں دی گئی صرف ظنّ سے کام لیتے ہو۔ اللہ تعالیٰ نے عیسیٰ کی زبان سے فلما توفیتنی فرمایا ہے

[1] ال عمران : ۱۴۵ [2] المائدة:۱۱۸

فلا تفكّرون فی قول اللّٰه ولا تتوجّهون. ءَاَنۡتُمۡ اَعۡلَمُ اَمِ اللّٰهُ[1] أو تقولون ما لا تعلمون؟

ثم اعلموا أنّ حقّ اللفظ الموضوع لمعنى أن يوجد المعنى الموضوع له فی جُمَعِ أفراده من غير تخصيص وتعيين، ولٰكنّكم تخصّصون عيسٰى فی المعنى الموضوع للتوفّی عندكم، وتقولون لا شريك له فی ذالك المعنى فی العالمين، كأنّ هٰذا المعنى تولّد عند تولّد ابن مريم، وما كان وجوده قبله ولا يكون بعده إلى يوم الدين! وهَبْ، يا فتٰى، أن عيسٰى لم يتولّدْ ولم يُرزَق الوجود من الحضرة، فبقى هٰذا اللفظ كعاطلٍ محرومة من الحلية. فتفكّرْ ولا تُرِنا الأنياب، واتّق اللّٰه التوّاب. أ تزعم أنّ هٰذا المعنٰى بساطٌ ما وطّأه إلّا ابن مريم، أو سِماطٌ ما أَمَّهم إلّا هٰذا الملك المكرّم؟ ولو فرضنا أنّ معنى التوفّی فی آية: فَلَمَّا تَوَفَّيۡتَنِىۡ[2] ليس إلّا الرفع مع الجسم العنصریّ إلى السماء،

پس پھر بھی تم اللہ تعالیٰ کے اس قول پر غور وفکر نہیں کرتے اور نہ ہی اس کی طرف توجہ کرتے ہو۔ کیا تم زیادہ جانتے ہو یا اللہ؟ یا تم وہ کچھ کہتے ہو جو تم نہیں جانتے۔

پھر تم جان لو کہ کسی معنی کیلئے وضع کئے گئے لفظ کا یہ حق ہے کہ اس کے تمام افراد میں بغیر تخصیص وتعیین کے وہ وضعی معنی پائے جائیں۔ لیکن تم توفّی کے لئے اپنے وضع کردہ معنی میں صرف عیسٰی کو مخصوص کرتے ہو اور کہتے ہو کہ تمام دنیا جہان میں اس معنیٰ میں اس کا کوئی شریک نہیں۔ گویا (توفی کا) یہ معنی صرف ابن مریم کے تولد کے وقت پیدا ہوا اور اس معنی کا وجود نہ تو اس سے پہلے تھا اور نہ آئندہ یوم الدین تک ہوگا۔ اے مردِ جوان! فرض کرلے کہ عیسٰی پیدا نہ ہوتا اور نہ ہی اسے اللہ کی طرف سے کوئی وجود دیا جاتا تو یہ لفظ (توفّی) زیور سے محروم ایک عورت کی طرح ہوتا۔ پس غور کر اور ہم پر دانت مت پیس اور خدائے توّاب سے ڈر۔ کیا تو سمجھتا ہے کہ یہ معنی وہ قالین ہے جس پر صرف ابن مریم نے قدم رکھا یا وہ راہ ہے جس کی رہبری صرف اس شاہِ مکرم (عیسٰی) نے کی۔ اگر ہم یہ بھی فرض کرلیں کہ آیت فلمّا توفیتنی میں توفّی کے معنی صرف جسدِ عنصری کے ساتھ آسمانوں کی طرف رفع ہی ہیں

[1] البقرة : ۱۴۱ [2] المائدة : ۱۱۸

ثم مع فرض هٰذا المعنى يكذّب
هٰذه الآية نزول عيسٰى إلى الغبْراء ،
ولا يحصل مقصود الأعداء ، بل
يبقى أمر عدم النزول على حاله كما
لا يخفى على العقلاء . فإن عيسٰى
يجيب بهٰذا الجواب يوم الحساب
يعنى يقول: فَلَمَّا تَوَفَّيْتَنِي فى
يوم يبعث الخلق ويحضرون،
كما تقرؤون فى القرآن أيها
العاقلون. وخلاصة جوابه أنّه
يقول إنى تركتُ أمّتى على
التوحيد والإيمان بالله الغيور،
ثم فارقتهم إلٰى يوم القيامة وما
﴿۴۴﴾ رجعتُ إلى الدنيا إلى يوم البعث
والنشور، فلذالك لا أعلم ما
صنعوا بعدى من الشرك والفجور،
ولستُ من الملومين. فلو كان
رجوعه إلى الدنيا أمرًا حقًّا قبل
يوم القيامة فيلزم منه أنه يكذب
كذبًا شنيعًا عند سؤال حضرة
العزّة. وهٰذا باطلٌ بالبداهة. فالنزول
باطلٌ من غير الشكّ والشبهة.

تو پھر بھی یہ آیت حضرت عیسٰی کے زمین پر نزول فرمانے کو جھٹلاتی ہے اور دشمنوں کا مقصد پورا نہیں ہوتا بلکہ عدمِ نزول کا معاملہ جوں کا توں باقی رہتا ہے۔جیسا کہ صاحبانِ عقل سے مخفی نہیں۔
کیونکہ حضرت عیسٰی ان الفاظ میں یوم الحساب کو جواب دیں گے۔یعنی آپؑ فلمّا توفّیتنی اُس دن کہیں گے جب مخلوق اٹھائی جائے گی اور وہ حاضر کئے جائیں گے۔جیسا کہ تم قرآن پاک میں پڑھتے ہو۔اے عقلمندو! مسیح کے جواب کا خلاصہ یہ ہے کہ آپؑ کہیں گے کہ میں نے اپنی امت کو توحید اور غیور خدا پر ایمان لانے کی حالت میں چھوڑا تھا۔پھر میں ان سے روزِ قیامت تک جدا رہا اور حشر نشر کے دن تک دنیا کی طرف واپس نہیں گیا۔اس لیے میں نہیں جانتا کہ انھوں نے میرے بعد کیسے کیسے شرک اور فسق و فجور کا ارتکاب کیا۔اور میں قابلِ ملامت نہیں ہوں۔اگر قیامت سے پہلے دنیا کی طرف آپؑ کا واپس آنا یقینی امر ہوتا تو اس سے یہ لازم آتا ہے کہ ربّ العزّت کے سوال کرنے پر آپؑ (عیسٰی) قبیح جھوٹ بولیں گے اور یہ بالبداہت باطل ہے۔ لہٰذا بلا شک وشبہ (آپؑ کا) نزول بھی باطل ہے۔

فاستيقظوا يا فتيان! أين أنتم من تعليم القرآن؟ بل مات عيسٰى كما ماتت إخوانه من النبيّين، ولحق بهم كما تقرؤون فی أخبار خير المرسلين. أقرأتم فی حديث سيّد الكائنات أنّه فی السماء فی حجرة عَلٰی حِدَةٍ من الأموات؟ كلّا بل هو ميّت، ولا يعود إلى الدنيا إلى يوم يبعثون. ومن قال متعمّدا خلاف ذالک فهو من الذين هم بالقرآن يكفرون. إلّا الذين خلوا مِن قَبْلی فهم عند ربّهم معذورون. ويشهد القرآن أنه يقول يوم القيامة إنّی ما كنت مطّلعًا على ارتداد الأمّة، ولا أعلم أنهم اتّخذونی إلٰـهًا من دون ربّ البريّة، وكذالک يبرّء نفسه من علم فساد النصارٰی ووقوعهم فی الضلالة. فلو كان نازلًا قبل القيامة لكان من شأنه أن يصدق بحضرة اللّٰه كما هو طريق البررة،

پس اے نوجوانو! بیدار ہو جاؤ۔ تعلیم قرآن سے تم کتنے دور ہو (حقیقت یہ ہے) کہ حضرت عیسٰی بھی اپنے دوسرے نبی بھائیوں کی طرح وفات پا گئے ہیں‘ اور ان میں شامل ہو گئے ہیں جیسا کہ تم خیر المرسلین کی احادیث میں پڑھتے ہو۔ کیا تم نے سید الکائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث میں پڑھا ہے کہ آپؑ آسمان میں مرنے والوں سے علیحدہ ایک حجرے میں مقیم ہیں؟ ہرگز نہیں بلکہ وہ فوت شدہ ہیں اور یوم البعث تک دنیا کی طرف لوٹ کر نہیں آئیں گے۔ جس شخص نے اس کے خلاف عمداً کچھ اور کہا تو وہ ان لوگوں میں سے ہے جو قرآن کا انکار کرتے ہیں سوائے اُن لوگوں کے جو مجھ سے پہلے گزر چکے ہیں۔ پس وہ لوگ اپنے رب کے نزدیک معذور ہیں۔ اور قرآن گواہی دیتا ہے کہ آپ (عیسٰیؑ) قیامت کے روز فرمائیں گے کہ مجھے اپنی امت کے مرتد ہو جانے کا قطعی علم نہیں اور نہ ہی مجھے اس بات کا علم ہے کہ انھوں نے مخلوق کے رب کو چھوڑ کر مجھے معبود بنا لیا ہے۔ آپ اپنے آپ کو نصارٰی کے بگاڑ اور ان کے گمراہی میں پڑنے کے متعلق علم رکھنے سے بَری قرار دیں گے۔ اگر انھوں نے قیامت سے پہلے نازل ہونا ہوتا تو آپؑ کی شان کا تقاضا تھا کہ آپ اللہ کے حضور سچ بات کہتے

بـل هـو من حُلل الرسالة و الإمامة. فـكيف يُـظَـنّ أنــه يختار الكذب ويـرتـكـب جُرْم إخفاء الشهادة، ويـقـول: يا ربّ، ما عُدتُ إلى الدنيا، وليـس لی علم بأحوال أُمّتی، ولا أعـلـم مـا صنعوا بعدی. فإنّ هٰذا كـذب شنيع تقشعرّ منه الجلدة، وتـأخذ منه الرعدة☆ ولو فرضنا أنــه يـقـول كـمثل هذه الأقوال، ويُخفی متعمّدًا زمن عوده إلى الدنيا عند سؤال اللّٰه ذی الجلال ويُخفی حقيقة اطّلاعه على كفر أُمّته وإصرارهم عـلـى طـريق الضلال، فلا شكّ أن الـلّـٰه يـقـول لــه: ياعيسٰی، ما لک لا تـخـاف عـزّتی و جلالی،

جیسا کہ یہ ابرار کا طریق بلکہ رسالت و امامت کا لباس ہے۔ پھر یہ کیسے گمان کیا جا سکتا ہے کہ آپؑ جھوٹ اختیار کریں اور اخفاء شہادت کے جرم کے مرتکب ہوں گے اور یہ کہیں گے کہ اے میرے رب میں دنیا کی طرف واپس نہیں گیا اور نہ مجھے میری امت کے حالات کا کچھ علم ہے اور مجھے معلوم نہیں کہ انہوں نے میرے بعد کیا کیا۔ پس یہ ایسا جھوٹ ہے جس سے جسم کے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں اور لرزہ طاری ہو جاتا ہے☆ اور اگر ہم فرض کر لیں کہ وہ ایسی باتیں کہے گا اور اللہ ذوالجلال کے سوال کرنے پر دنیا میں اپنے واپس جانے کے زمانے کو عمداً چھپائے گا اور اپنی امت کے کفر پر مطلع ہونے کی حقیقت اور ان کی گمراہی کی راہ پر مصر رہنے کو مخفی رکھے گا تو بلا شک اللہ اس سے کہے گا کہ اے عیسٰی! تجھے کیا ہو گیا ہے کہ تو میری عزت اور میرے جلال سے نہیں ڈرتا۔

☆ روى الإمام البخاری عن المغيرة بن النعمان قال، قال رسول اللّٰه صلى اللّٰه عليه وسلم إنه يجاء برجالٍ من أمّتی (يعنی يوم القيامة)، فيؤخذ بهم ذات الشمال، فأقول: يـا ربّ أصيحابی، فيقال: إنـک لا تدری ما أحدثوا بعدک. فأقول كـمـا قـال العبد الصالح (يعنی عيسٰى) وَكُنْتُ عَلَيْهِمْ شَهِيْدًا مَّا دُمْتُ فِيْهِمْ ۚ فَلَمَّا تَوَفَّيْتَنِيْ كُنْتَ اَنْتَ الرَّقِيْبَ عَلَيْهِمْ[1] وكذالک روى البخاریّ فی معنى التوفّی عن ابن عباس قال: متوفّيک: مميتک. منه

☆ امام بخاری نے مغیرہ بن نعمان سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میری امت کے کچھ لوگ (قیامت کے دن) لائے جائیں گے اور انہیں پکڑ کر بائیں جانب لے جایا جائے گا تو میں کہوں گا اے میرے رب! یہ میرے صحابہ ہیں۔ تو کہا جائے گا کہ تُو نہیں جانتا کہ انہوں نے تیرے بعد کیا کچھ کیا۔ تو میں وہی کچھ کہوں گا جو ایک عبد الصالح (یعنی عیسٰی) کہے گا کہ میں ان پر نگران تھا جب تک میں ان میں رہا۔ پس جب تو نے مجھے وفات دے دی تو تُو ہی ان پر نگران رہا۔ اور اسی طرح توفّی کے معنی کے متعلق امام بخاری نے ابن عباسؓ سے روایت کی ہے۔ ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ متوفّیک کے معنی ممیتک یعنی ''میں تجھے وفات دوں'' گا کے ہیں۔ منه

[1] المآئدة: ۱۱۸

وتكذب أمام وجهی عند سؤالی؟ ألستَ ذهبت إلى الدنيا عند رجُعتک، وأعثرت على شرک أمّتک؟ ألم تر الذين اتّخذوک إلهًا انتشروا فی جميع البلاد، ونسلوا من كلّ حدب كالجياد، وأنت حاربْتهم وكسرت صليبهم بجهدک وطاقتک، ثم تنكر الآن من نزولک، فأعجبنی كذبک وفريتک.

﴿۴۵﴾ فخلاصة الكلام أنّ قولكم برفع عيسٰى باطل، ومضرّ للدّين كأنه قاتل. وتقولون: لفظ الرفع فی القرآن موجود. نعم، موجود، ولٰكن معناه مِن لفظ مُتَوَفِّيْكَ مشهود، بل جميع كَلِمِ الآية على الرفع الروحانی شهود. أتؤمنون ببعض الكتاب وتكفرون ببعض؟ أهٰذا إسلامكم أو كفر وعنود؟أو تريدون أن تحرّفوا كتاب اللّٰه كما حرّف اليهود؟ ألا ترون أن لفظ مُتَوَفِّيْكَ مقدَّم علٰى لفظ الرفع وفی القرآن موجود؟ فما لكم تتركون رعاية الترتيب،

اور میرے سوال کرنے پر میرے روبرو جھوٹ بولتا ہے۔ کیا تو اپنی واپسی کے وقت دنیا میں نہیں گیا تھا اور کیا تو اپنی امت کے شرک سے آگاہ نہیں ہے۔ کیا تو نے ان لوگوں کو نہیں دیکھا جنہوں نے تجھے معبود بنا لیا وہ تمام ممالک میں پھیل گئے اور عمدہ گھوڑوں کی طرح ہر بلندی سے دوڑے چلے آئے اور تو نے ان سے جنگ کی ہے اور اپنی کوشش اور طاقت سے ان کی صلیب توڑی ہے۔ پھر اب تو اپنے نزول سے انکار کر رہا ہے۔ پس تیرے کذب اور افترا نے مجھے حیران کر دیا ہے۔

پس خلاصہ کلام یہ کہ تمہارا رفع عیسٰی کے بارہ میں قول باطل اور دین کے لئے مضر ہے گویا یہ (دین کا) قاتل ہے۔ اور تم کہتے ہو کہ رفع کا لفظ قرآن میں موجود ہے۔ ہاں موجود تو ہے لیکن اس کے معنی متوفّیک کے لفظ سے مشہود ہیں بلکہ آیت کے تمام کلمات رفع روحانی پر شاہد ہیں۔ کیا تم کتاب کے کچھ حصہ پر ایمان لاتے ہو اور کچھ کا انکار کرتے ہو۔ کیا یہ تمہارا اسلام ہے یا کفر اور عناد؟ یا تم اللہ کی کتاب کو یہودیوں کی طرح بدلنا چاہتے ہو۔ کیا تم نہیں دیکھتے کہ متوفّیک کا لفظ رفع کے لفظ سے پہلے آیا ہے اور قرآن میں موجود ہے۔ پھر کیا وجہ ہے کہ تم رعایت ترتیب کو چھوڑتے ہو

وتختارون ما يضرّكم، وتعرضون عمّا ينفعكم، وتجاوزون الحدود؟ ألم يَنهَكم الله أن تحرّفوا معنى القرآن، ولا تتّبعوا سبل الشيطان؟ ووالله،ثم والله، ما صرفكم عن الحقّ إلّا التعصّب والعناد، وحسبتم الفساد الكبير كأنّ فيه رفُع الفساد. وتقولون لی: أنت كَفّرت أهل القبلة، وخالفت قول خير البريّة. يا سبحان الله! كيف نسيتم فتاواكم بهذه العجلة؟ وما ابتدرنا بالتكفير وما بدأنا بالتحقير. أما أشعتم كُفرنا فی هذه الديار وفی الآفاق وفی السِّكَكِ والأسواق؟ أنسيتم قرطاس الإفتاء وما قلتم وما تقولون بترك الحياء ؟ وجاهدتم كُلّ الجهد لتنقضوا ما عقدْنا، ولتبطلوا ما أردْنا، وكذالک مكرتم كلّ المكر إلٰى عشرين حِجّةً بل أزيد من ذالک عِدّة، وأثرتم من كلّ نوعٍ فتنةً، وقُلتم كلّ ما أردتم فی شأنی من السبّ والشتم

اور اسے اختیار کرتے ہو جو تمہارے لئے نقصان دہ ہے۔اور تم اس سے اعراض کرتے ہو جو تمہیں نفع پہنچاتا ہے اور حدود سے تجاوز کرتے ہو۔کیا اللہ نے تمہیں قرآن کے معنی میں تحریف کرنے سے منع نہیں فرمایا اور کیا یہ نہیں کہا تم شیطان کی راہوں کی اتباع نہ کرو؟ اور اللہ کی قسم ! ہاں اللہ کی قسم!! تمہیں صرف اور صرف تعصب اور عناد نے حق سے ہٹایا ہے اور تم نے فساد کبیر کو یوں سمجھا ہے کہ گویا اسی سے فساد رفع ہوگا۔اور تم مجھے کہتے ہو کہ تو نے اہل قبلہ کی تکفیر اور خیر البریہ ﷺ کے قول کی مخالفت کی ہے۔واہ سبحان اللہ ! تم جلدی میں اپنے فتووں کو کیسے بھول گئے۔جبکہ ہم نے نہ تو کبھی تکفیر میں جلدی کی اور نہ تحقیر میں پہل کی۔کیا تم نے اس ملک اور اس کے آفاق اور گلی کوچوں اور بازاروں میں ہمیں کافر ٹھہرانے کی اشاعت نہیں کی؟ کیا تم فتووں کے پرچہ کو اور وہ جو تم کمال بے حیائی سے کہہ چکے ہو اور کہہ رہے ہو بھول گئے ہو؟ اور تم نے پوری کوشش کی کہ ہمارے عقیدہ کو توڑ دو اور ہمارے ارادہ کو باطل کر دو اور اسی طرح تم نے بیس بلکہ بیس سال سے بھی زیادہ عرصہ سے، ہر قسم کے منصوبے باندھے اور ہر نوع کے فتنے اختیار کئے اور میری ذات کے متعلق گالی گلوچ میں سے تم نے جو چاہا کہہ دیا۔

ثم أشعتموه فی الأغیار والأحباب، کَأَنَّکم مبرَّؤون من المؤاخذة والحساب. ولٰکن اللّٰه أتمّ نورًا أردتم إطفاءہ، وملأ بحرًا تمنّیتم أن تغیض ماؤہ، ودعوتم لنا أرضًا جدبة، فآوانا اللّٰہ إلی ربوة،☆ ووادٍ خضرٍ وروضة، ورزقنا نعماءً وآلائًا وبرکاتٍ ما رأیتموها ولا آباؤکم. أھٰذا جزاء الفریة؟ أأعثرتم علی مثله فی زمان من الأزمنة؟

فاعلموا، رحمکم اللّٰه، أن صدق دعوای وموت عیسٰی ما کان أمرًا متعسِّرَ المعرفة، ولکن طوّعَتْ لکم أنفسکم تکذیب إمامکم،

پھر تم نے اس کی غیروں اور دوستوں میں اشاعت کی۔ گویا تم مؤاخذہ اور حساب سے بَری ہو لیکن اللہ نے اُس نور کو مکمل کیا جسے تم بجھانا چاہتے تھے اور اس سمندر کو بھر دیا جس کے پانی خشک ہونے کی تم امید کرتے تھے۔ اور تم نے ہمارے لئے قحط زدہ زمین کی دعا دی لیکن اللہ نے ہمیں ربوہ☆ اور سر سبز و شاداب وادی اور باغ میں پناہ دی۔ اور ہمیں وہ وہ نعمتیں، احسانات اور برکات عطا کیں جنہیں نہ تم نے اور نہ ہی تمہارے آباء واجداد نے دیکھا تھا۔ کیا یہ افتراء کا صلہ ہے؟ کیا تم نے کسی زمانے میں بھی ایسا ہونے کی اطلاع پائی ہے؟

اللہ تم پر رحم فرمائے۔ تمہیں معلوم ہو کہ میرے دعویٰ کی صداقت اور عیسٰی کی وفات کوئی ایسا امر نہیں تھا جسے سمجھنا مشکل ہو لیکن تمہارے نفس نے تمہیں اپنے امام کی تکذیب پر ابھارا۔ ﴿۴۶﴾

☆ قد قال اللّٰہ عزّوجلّ فی القرآن: وَاٰوَيْنٰهُمَآ اِلٰى رَبْوَةٍ ذَاتِ قَرَارٍ وَّمَعِيْنٍ[1] ولمّا جعلنی اللّٰه مثیل عیسٰی جعل لی السلطنة البرطانیة ربوةَ أمنٍ وراحةٍ ومستقرًّا حسنًا. فالحمد للّٰه مأوی المظلومین. ولِلّٰه الحِکم والمصالح، ما کان لأحدٍ أن یؤذی من عصمه اللّٰه، واللّٰه خیر العاصمین. منه

☆ اللہ عزّوجلّ نے و آوینا ھما الی ربوۃ ذات قرار و معین (اور ان دونوں کو ہم نے ایک مرتفع مقام کی طرف پناہ دی جو پُر امن اور چشموں والا تھا) کے الفاظ قرآن کریم میں ارشاد فرمائے ہیں اور جب اللہ نے مجھے مثیلِ عیسٰی بنایا تو اس نے سلطنت برطانیہ کو میرے لئے امن و راحت کا ربوہ اور اچھا ٹھکانہ بنا دیا۔ پس سب تعریف اللہ کے لئے ہے جو مظلوموں کی پناہ گاہ ہے اور تمام حکمتیں اور مصلحتیں اللہ کے لئے ہیں۔ کسی کی کیا مجال کہ وہ ایسے شخص کو اذیّت دے سکے جسے اللہ بچائے اور اللہ ہی سب سے بہتر حفاظت فرمانے والا ہے۔ منہ

[1] المؤمنون:۵۱

فزاغت قلوبكم، وما فكّرتم حقّ الفكرة. وقد جئتكم بالآيات والشواهد والبيّنات، وقد فتح اللّٰه علىّ أمرًا أخفاه عليكم فى ابن مريم، وذالک فضله أنه فهّمنى أمرًا ما أعثركم عليه وما فهّم. أم حسبتم أن أصحاب الكهف والرقيم كانوا من آياتنا عجبًا.☆ إن اللّٰه أخفانا من أعينكم إلى قرون، وأَسْبَلَ عليها حجبا، فكنتم تنتظرون نزول المسيح من السماء، وصرف اللّٰه أفكاركم عن الحقيقة الغرّاء، ليظهر عليكم عجزكم فى أسرار حضرة الكبرياء. ذالک من سنن اللّٰه ليعلّمكم أدبًا عند إظهار الآراء.

پس تمہارے دل ٹیڑھے ہو گئے اور تم نے ویسا نہ سوچا جو سوچنے کا حق ہوتا ہے۔ اور میں تمہارے پاس نشانات، شواہد اور کھلے دلائل لے کر آیا اور اللہ نے وہ امر مجھ پر کھول دیا جو ابن مریم کے بارہ میں اس نے تم پر مخفی رکھا ہوا تھا۔ اور یہ اُس خدا کا فضل ہے کہ اُس نے مجھے وہ بات سمجھا دی جس سے اُس نے نہ تو تمہیں آگاہ کیا اور نہ ہی تمہیں سمجھایا۔ کیا تم سمجھتے ہو کہ غار والے اور کتبوں والے ہمارے عجیب نشانوں میں سے تھے۔☆ اللہ نے صدیوں تک ہمیں تمہاری آنکھوں سے چھپائے رکھا اور ان پر پردے ڈالے رکھے۔ پس تم آسمان سے مسیح کے نازل ہونے کا انتظار کرتے رہے اور اللہ نے تمہاری فکروں اور سوچوں کو اس درخشندہ حقیقت سے ہٹائے رکھا تاکہ وہ تم پر یہ ظاہر کر دے کہ تم حضرت کبریا کے اسرار و رموز سمجھنے سے عاجز ہو اور یہ اللہ کی سنت ہے تاکہ وہ تمہیں آراء کے اظہار کے وقت آداب سکھائے۔

☆ هذا ما أوحى إلىّ ربى بوحى القرآن، وكذالک أخفانى ربى كما أخفى أصحاب الكهف، وإن ذالک من سنن اللّٰه أنه يخفى بعض أسراره من أعين الناس ليعلموا أن علمهم قاصر، وليبتلى اللّٰه عباده، وليرى المؤمنين منهم والمجرمين. منه

☆ یہ وہ وحی ہے جو میرے ربّ نے قرآنی الفاظ میں مجھے کی۔ اور اس طرح میرے رب نے مجھے اسی طرح مخفی رکھا جس طرح اس نے اصحاب کہف کو مخفی رکھا تھا اور یہ سنن الٰہی میں سے ہے کہ وہ اپنے بعض اسرار لوگوں کی نگاہوں سے پوشیدہ رکھتا ہے تاکہ انہیں یہ معلوم ہو کہ ان کا علم محدود ہے اور تاکہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو آزمائے اور ان میں سے مومنوں اور مجرموں کے فرق کو دکھا دے۔ منه

فـمـا تشـابه الأمر عليكم إلّا من فتنة أراد الله ليبتليكم بها، فأظهرها بعد هٰذا الإخفاء .

وأيّ ذنب أكبـر من ذالک أن اللّٰـه يـخبـر فـي الـقرآن بموت عيسٰى ويخبر بأن عيسٰى يقرّ يوم القيامة بموته قبل كُفُر أمّته وعدم عـلمه به كما مضٰى، والنبيّ يقول إنـي رأيتـه ليـلة الـمـعـراج فـي الـمـوتـٰى عـنـد يـحيٰى، ثم أنتم ترفعونه مع الجسم إلى السّماء ؟ فـمـا رأيـنـا أعجب من هٰذا. فما لكم لا تفقهون حديثا؟ وإنّ قولي قـولٌ فـيـصـل، فـلـن تـجدوا عنه مـحـيـصـا. تـصرّون على حياته، ولا تـؤتـون عـلـيـه دليـلا، وَمَنْ اَصْدَقُ مِنَ اللهِ قِيْلًا [۱] ؟

ولـيـس جـوابـكم من أن تقولوا إنّ آبـاء نـا كـانـوا عـلـى هٰذا الاعتـقـاد، وإن كـان آباؤكم عـدلـوا عـن طـريـق الـسـداد.

یہ معاملہ تم پر صرف آزمائش کی وجہ سے مشتبہ رہا کہ اللہ اس کے ذریعہ تمہارا امتحان لے۔ پس اس نے اس اخفا کے بعد اسے ظاہر فرما دیا۔

اس سے بڑھ کر اور گناہ کیا ہو سکتا ہے کہ قرآن کریم میں اللہ عیسٰیؑ کی وفات کی خبر دیتا ہے اور اس بات کی بھی خبر دیتا ہے کہ قیامت کے دن عیسٰی اپنی امت کے کفر اور اس کے بارہ میں علم نہ ہونے سے قبل اپنی موت کا اقرار کریں گے جیسا پہلے بیان ہو چکا ہے اور (ہمارے) نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ میں نے اسے معراج کی رات وفات یافتہ لوگوں میں یحیٰی کے پاس دیکھا' پھر بھی تم اسے جسم کے ساتھ آسمان کی طرف اٹھاتے ہو۔ ہم نے اس سے عجیب تر کوئی بات نہیں دیکھی۔ تم کیوں بات نہیں سمجھتے۔ میرا قول قول فیصل ہے۔ پس اس سے تم ہرگز فرار نہ پا سکو گے۔ تم اس (مسیح) کی زندگی پر اصرار کرتے ہو لیکن اس پر کوئی دلیل پیش نہیں کرتے۔ اور اللہ سے بڑھ کر کون سچی بات کہہ سکتا ہے۔

اور اس کے سوا تمہارا جواب کوئی نہیں کہ تم کہو کہ ہمارے آباء واجداد اسی عقیدہ پر تھے اگرچہ تمہارے آباء واجداد سیدھی راہ سے ہٹے ہوئے ہوں۔

[۱] النساء:۱۲۳

وأیّ شیءٍ خیالاتُ أُناسٍ ظهروا
بعد الصحابة بل بعد القرون
الثلاثة ؟ وما كان حقّهم أن
يُؤَوّلوا أنباء اللّٰه قبل وقوعها، بل
كان من حسن الأدب أن يفوّضوا
إلى اللّٰه مجاری ينبوعها،
وكذالك كانت سيرة كبراء
الأمّة. إنّهم كانوا لا يصرّون علٰى
معنى عند بيان الأنباء الغيبيّة، بل
كانوا يؤمنون بها ويفوّضون
تفاصيلها إلٰى عالم الحقيقة.
وهٰذا هو المذهب الأحوط عند
أهل التقوى وأهل الفطنة. ثم
خلَف مِن بعدهم خلفٌ جاوزوا
حدّ علمهم وحدّ المعرفة،
ونسوا ما قيل: لَا تَقْفُ مَا لَيْسَ
لَكَ بِهٖ عِلْمٌ [۱] وطفَروا فی كلّ
موطن طَفُرَ البقّة، وأصرّوا على
أمرٍ ما أحاطوه حقّ الإحاطة. يا
حسراتٍ عليهم وعلٰى جرأتهم !
قد أصابت الملّة منهم صدمةٌ هی ﴿۴۷﴾
أُخت صدمة النصرانية، وما هم
إلّا كجدْب لسنوات الملّة.

اوران لوگوں کے خیالات کی کیا حیثیت جو صحابہ کے
بعد ظاہر ہوئے ، بلکہ تین صدیوں کے بعد۔ ان کا
کوئی حق نہ تھا کہ وہ اللہ کی دی ہوئی خبروں کی ان
کے وقوع پذیر ہونے سے پہلے ہی تاویل کرنے لگیں
بلکہ حسن ادب کا تقاضا تھا کہ وہ ان (خبروں) کے
چشموں کے رستوں کا معاملہ اللہ کے سپرد کر
دیتے۔اور اکابرین امت کی سیرت یہی رہی
ہے۔کہ وہ اخبار غیبیہ کو بیان کرتے وقت کسی ایک
معنٰی پر اصرار نہیں کرتے تھے۔ بلکہ وہ اُن پر ایمان
لاتے تھے۔اوران کی تفاصیل کو حقیقت کا علم رکھنے
والے (خدا) کے سپرد کر دیتے تھے۔اور یہی طریق
اہل تقویٰ اور دانشمندوں کے نزدیک محتاط طریق ہے۔
پھر ان کے بعد ایسے جانشین ہوئے جنہوں نے اپنے
علم ومعرفت کی حدود سے تجاوز کیا اور جو لا تقف
ما لیس لک به علم فرمایا گیا ہے یعنی جس چیز کا
تجھے علم نہیں اس کی پیروی نہ کر۔کو بھول گئے۔اور
ہر جگہ پسوؤں کی طرح اچھلے کودے اور ایسے امر پر
اصرار کیا جس کا انہوں نے پوری طرح احاطہ
نہ کیا تھا۔وائے افسوس! ان پر اور ان کی جرأت پر
کہ ملت (اسلامیہ) کو ان سے ایسا صدمہ پہنچا ہے جو
عیسائیت کی طرف سے پہنچنے والے صدمہ کی بہن
ہے۔اور ملت کے لئے محض قحط سالیوں کی مانند ہیں۔

[۱] بنی اسرائیل: ۳۷

یـرفعون عیسٰی مع جسمه إلى السماء، ولا یتـدبّـرون قـولـــه تعالٰی: قُلْ سُبْحَانَ رَبِّیْ ☆ بـل یـزیـدون فـی البغض والشحناء .یا فتیان أین أنتم مـن تـلک الآیـات، ولِمَ تتّبعون ما تشـابه من القول وتترکون البیّنات المحکمات؟ ألا تعلمون أنّ الکفّار طلبوا فی هٰذه الآیة معجزة الصعود إلـی السماء ، من نبیّنا خیر الأنبیاء وزُبـدة الأصفیاء، فأجابهم اللّٰه أنّ رفع بشرٍ مع جسمه لیس من عادته، بل هـو خـلاف مـواعیده وسنّتـه. ولو فُـرض أن عیسٰی رُفـع مع جسمـه إلـی السّـماء الثانیة، فما معنی هٰذا الـمـنـع فـی هٰـذه الآیة؟ ألـم یکن عیسٰـی بشـرًا عـنـد حضرة العزّة؟

وہ عیسٰیؑ کو جسم سمیت آسمان پر اٹھاتے ہیں اور اللہ کے فرمان قل سبحان ربی پر غور نہیں کرتے☆ بلکہ وہ بغض اور کینہ میں بڑھتے چلے جا رہے ہیں۔ اے جوانو! تم ان آیات (مذکورہ) کے مقابل کہاں کھڑے ہو اور تم مشتبہ بات کی پیروی کیوں کرتے ہو۔ اور جو محکم نشانات ہیں انہیں چھوڑ رہے ہو۔ کیا تم نہیں جانتے کہ کافروں نے اس آیت (قل سبحان ربی) میں ہمارے نبی ﷺ جو خیر الانبیاء افضل الاصفیاء ہیں سے آسمان پر چڑھنے کے معجزہ کا مطالبہ کیا تھا۔ جس کا اللہ نے انہیں یہ جواب دیا تھا کہ کسی بشر کا آسمان کی طرف اپنے جسم سمیت رفع اللہ کی سنت نہیں۔ بلکہ یہ اس کے وعدوں اور اس کے طریق کے خلاف ہے۔ اگر بالفرض عیسٰیؑ اپنے جسم سمیت دوسرے آسمان پر اٹھائے گئے تھے۔ تو اس آیت میں اس ممانعت کے کیا معنیٰ ہوں گے؟ کیا عیسٰیؑ ربّ العزت کے نزدیک بشر نہ تھا؟

☆ أعنی آیة: قُلْ سُبْحَانَ رَبِّیْ هَلْ كُنْتُ إِلَّا بَشَرًا رَّسُوْلًا[1] فـلا شک أن هـذه الآیة دلیـل واضـحٌ عـلـی امتنـاع صعود بشرٍ إلی السـمـاء مع جسمه العنصریّ، ولا ینکره إلا الـجاهلون. وفـی قـولـه تعالٰی سُبْحَانَ رَبِّیْ إشـارة إلی آیة: فِيْهَا تَحْيَوْنَ وَفِيْهَا تَمُوْتُوْنَ[2] فـإن رفـع بشرٍ إلی الـسـمـاء أمـرٌ یـنقض هذا الـعهـد، فسبـحـانه وتعالٰی عمّا ینقض عهده، ففکّروا أیها العاقلون. منه

☆ میری مراد قل سبحـان ربـی هل کنت الا بشـرًا رَّسُـوْلًا کی آیت ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ یہ آیت کسی بشر کے جسم عنصری سمیت آسمان پر چڑھنے کے امتناع پر ایک واضح دلیل ہے اور صرف جاہل ہی اس کا انکار کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے فرمان سبحان ربی میں آیت فیها تحیون وفیها تموتون کی طرف اشارہ ہے۔ کیونکہ کسی بشر کا آسمان کی طرف رفع ایسا امر ہے جو اس عہد کو توڑتا ہے اور اللہ کی ذات اس سے پاک ہے۔ کہ وہ اپنا عہد توڑے۔ پس اے عقل مندو! غور کرو۔ منه

[1] بنی اسرائیل:۹۴ [2] الاعراف:۲۶

ثـم أيّ حـاجة اشتـدّت لرفعه إلى السَّـمـاوات الـعُـلٰـى؟ أأَرْهَقَتْـه الأرض بـضيـقهـا، أو ما بقى مفرّ من أيـدى اليهود فيها، فرُفع إلى السّماء ليُخفٰى؟

أيُّها النّاس.. لا تجاوزوا حدود الـنهـج القويم، وزِنوا بالقسطاس المستقيم. وواللّٰه، إنّ موت عيسٰى خيـر للإسلام من حياته، وكلّ فتح الـدّين فى مماته. أتستبدلون الذى هـو شـرّ بالذى هو خير، ولا تُفرّقون بيـن النفع والضَّير؟ وواللّٰه، لن يجتمع حيـاة هٰذا الدين وحياة ابن مريم، وقـد رأيتم ما عَمَّرَ حياتُه إلٰى هٰذا الـوقـت ومـا هدّم، وترون كيف نـصَـر الـنـصـارىٰ حيـاتُـه وقدّم، وجـرّح الـدّينَ الأقوم. ولما ثبت ضيره فيما بين يدينا، فكيف يُتوقّع خيره فيما خَلْفَنا؟ وإذا جرّبنا إلٰى طـول الـزمـان مضرّات حيـاتـه، فـأىّ خيـر يرجٰى من هٰذه العقيدة بـعـد ذالک مـع ثبـوت معرّاتـه؟

تو پھراس کے بلند آسمانوں کی طرف اٹھائے جانے کی کون سی اشد ضرورت آن پڑی تھی۔ کیا زمین اس پر تنگ پڑگئی تھی یا یہودیوں کے ہاتھوں سے بچنے کے لئے اس کے لئے زمین میں کوئی جائے مفر نہ رہا تھا کہ اسے چھپانے کے لئے آسمان پر اٹھایا گیا؟

اے لوگو! سیدھی راہ کی حدود سے تجاوز نہ کرو اور سیدھی ڈنڈی سے تولو۔ اور اللہ کی قسم! اسلام کی زندگی کے لئے عیسیٰ کی موت اس کی زندگی سے بہتر ہے۔ اور دین اسلام کی تمام تر فتح اس کی موت میں ہے۔ کیا تم خیر کو شر سے بدلنا چاہتے ہو۔ اور نفع و نقصان کے درمیان فرق نہیں کرتے۔ اور اللہ کی قسم! اس دین (اسلام) کی زندگی اور ابن مریم کی زندگی ہرگز اکٹھے نہیں ہوسکتے۔ تم دیکھ چکے ہو کہ ان کی حیات نے اب تک کیا تعمیر اور کیا تخریب کی اور تم دیکھ رہے ہو کہ ان کی حیات نے نصاریٰ کی کیسی مدد کی اور انہیں آگے بڑھایا اور دین قیّم کو مجروح کیا۔ جب اس (حیات مسیح) کا نقصان بالکل ہمارے سامنے ثابت ہو چکا ہے تو پھر ہمارے بعد کے زمانہ میں اس سے خیر کی کیونکر توقع کی جاسکتی ہے۔ اور جب ہم نے ایک طویل مدت تک ان کی حیات کے نقصانات کا تجربہ کر لیا ہے تو اس کے بعد اس عقیدہ سے کس خیر کی توقع کی جاسکتی ہے۔

والعاقل لا یعرض عن مجرّباته. وإن اللّٰہ یوافی دروب الحکمۃ، ویرحم عبادہ ویعصمهم من أبواب الضلالة. ولا شکّ أنّ حیاۃ عیسٰی وعقیدۃ نزولہ باب من أبواب الإضلال، ولا یتوقّع منه إلّا أنواع الوبال. ولِلّٰہ فی أفعاله حِکَم لا تعرفونها، ومصالح لا تمسّونها. ففکّروا، رحمکم اللّٰہ.. إن عقیدۃ حیاۃ عیسٰی کما تصرّون علیه إلٰی ھٰذا الآن، ثم عقیدۃ نزوله فی آخر الزمان، أمرٌ ما أفادکم مثقال ذرّۃ، وما أیّد دیننا الذی ھو خیر الأدیان، بل أیّد دین النصاریٰ وأدخل أفواجا من المسلمین فی أھل الصّلبان. فلا أدری أیّ حاجة أحسستم لنزوله یا معشر المسلمین؟ وإن حیاته یضرّکم ولا ینفعکم. أما رأیتم ضررًا فیما مضی من السنین؟ أنفعتُکم ھٰذہ العقیدۃ فیما مرّ من الزمان؟

عقلمند وہ ہے جو تجربات سے اعراض نہیں کرتا۔ اور اللہ حکمت کی راہوں کی طرف رہنمائی کرتا ہے۔ اور اپنے بندوں پر رحم کرتا ہے۔ اور انہیں ضلالت کے دروازوں سے بچاتا ہے۔ اور بلاشبہ عیسیٰؑ کی زندگی اور اس کے نزول کا عقیدہ گم راہ کن کے دروازوں میں سے ایک دروازہ ہے۔ اور انواع واقسام کے وبال کے سوا اس سے کوئی توقع نہیں رکھی جا سکتی۔ اور اللہ کے افعال میں ایسی حکمتیں ہوتی ہیں۔ جنہیں تم نہیں جانتے۔ اور ایسی مصلحتیں ہوتی ہیں جن کو تم چھو بھی نہیں سکتے۔ اللہ تم پر رحم کرے سوچو تو کہ حیات مسیح کا عقیدہ جیسا کہ اب تک تم اُس پر اصرار کر رہے ہو۔ پھر زمانے کے آخر میں ان کے نزول کا عقیدہ ایسا امر ہے جس نے تمہیں ذرہ بھر فائدہ نہیں پہنچایا۔ ﴿۴۸﴾ اور نہ اس نے ہمارے اس دین کی تائید کی ہے جو سب دینوں سے بہتر ہے بلکہ عیسائی مذہب کی تائید کی ہے۔ اور فوج در فوج مسلمانوں کو صلیبی مذہب میں داخل کیا ہے۔ اے مسلمانوں کے گروہ! مجھے معلوم نہیں کہ تم نے اس کے نزول کی کیا ضرورت محسوس کی، اور اُس کی حیات تمہیں نقصان پہنچاتی ہے فائدہ نہیں۔ کیا تمہیں گزشتہ سالوں میں اِس کا نقصان نظر نہیں آیا۔ کیا گذرے ہوئے زمانے میں اس عقیدے نے تمہیں کوئی فائدہ پہنچایا؟

بل ما زادتُكم غير تتبيب وارتداد الرجال والنسوان. فأيّ خير يُرجى منه بعده يا فتيان؟ ورأيتم المتنصّرين ما جُذبوا إلى القسيسين إلّا بهٰذه الحبال، وهٰذا هو اللِّصّ الذى ألقاهم فى بئر الضلال. وكانوا ذرارى هذه الملّة، ثم صاروا كالحَيَوات أو كسباع الأجمة. وعادَوا الإسلام وسبّوه بأُنكرِ أصواتِ نهيقٍ، وتركوا أقاربهم ووالديهم فى زفيرٍ وشهيق، ووقفوا نفوسهم على سبّ خير البريّة وتوهينِ كتابٍ هو أكمل من الكتب السّابقة، وقالوا: قريضٌ، وأيّ رجل منه مستفيض؟ واتّخذوا ديننا سُخرة، ولا يذكرونه إلّا طعنة. وقالوا إنْ مِتُّم علٰى هٰذا الدين دخلتم النار باليقين. فاعلمْ، وفّقك اللّٰه للصواب، وجنّبك طرق العتاب،

نہیں بلکہ تمہیں بربادی میں بڑھایا اور مرد و زن مرتد ہوئے۔ پس اے جوانو! اس کے بعد اُس سے کس خیر کی امید رکھی جاسکتی ہے۔ اور تم دیکھ چکے ہو کہ عیسائیت قبول کرنے والے پادریوں کی طرف ان سے جالوں کے ذریعہ کھینچے گئے۔ یہ وہ چور ہے جس نے انہیں ضلالت کے کنوئیں میں پھینک دیا۔ حالانکہ وہ اس ملت (اسلامیہ) کی ذرّیت و نسل تھے۔ اور پھر وہ سانپوں یا جنگل کے درندوں کی طرح ہو گئے۔ اور انہوں نے اسلام سے عداوت کی اور اسے گدھوں جیسی ناپسندیدہ آواز کے ساتھ برا بھلا کہا۔ اور اپنے قریبی رشتہ داروں اور والدین کو چیختے چلاتے چھوڑ دیا۔ اور خیر البریہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بُرا بھلا کہنے اور کتب سابقہ میں سے اکمل ترین کتاب (قرآن کریم) کی توہین کرنے میں اپنی زندگی وقف کر دی۔ اور انہوں نے کہا کہ یہ تو شاعرانہ کلام ہے اور کون شخص اس سے فیضیاب ہو رہا ہے۔ اور انہوں نے ہمارے دین کو تمسخر کا نشانہ بنایا، اور اس کا ذکر صرف طعن کے رنگ میں کرتے ہیں اور کہا کہ اگر تم اس دین (اسلام) کی حالت میں مرے تو یقینی طور پر آگ میں داخل ہوگے۔ اللہ تمہیں صحیح راہ کی توفیق دے۔ اور عتاب کی راہوں سے بچائے

أنّ ھٰذه الفتنة التی حسبتموھا ھیّنًا ھی عند اللّٰه عظیم، وقد أھلکت أفواجًا منکم وأدخلتھا فی نار الجحیم، ولذالک ذکرھا اللّٰه سبحانه وتعالٰی فی مواضع من کتابه الکریم، ونسب إلیھا تفطُّرَ السّماء وخرَّ الجبالِ وظھور آثار الغضب العظیم. فواللّٰه، إنّی أعجب کلّ العجب من أنّ المسلمین نصروا النصاریٰ بقول یخالف قول حضرة الکبریاء، وقالوا إنّ عیسٰی رُفع مع جسمه العنصریّ إلی السماء، ثم ینزل فی زمانٍ إلی الغبراء. وھٰذا ھو الدلیل الأعظم عند النصاریٰ علی اتّخاذه إلٰھًا، وبه یُضلّون کثیرًا من الجُھلاء. والحَقُّ أنه مات ولحق الأموات، وعلٰی ذالک دلایل کثیرة من الکتاب والسنّة، وقد ذکر القرآن موته فی المقامات المتعدّدة، ورآه نبیّنا صلی اللّٰه علیه وسلم فی الموتٰی لیلة المعراج عند یحیٰی فی السماء الثانیة.

تمہیں معلوم ہو کہ یہ فتنہ (عیسائیت) جسے تم معمولی سمجھتے ہو اللہ کے نزدیک بہت سنگین فتنہ ہے۔ اور اس فتنہ نے تم میں سے بہت سے لوگوں کو ہلاک کیا اور انہیں دوزخ کی آگ میں داخل کر دیا ہے اور یہی وجہ ہے کہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے اپنی کتاب قرآن کریم میں کئی جگہوں میں اس (فتنے) کا ذکر فرمایا ہے۔ اور اسی عقیدہ کی طرف آسمان کا پھٹنا اور پہاڑوں کا ریزہ ریزہ ہو کر گرنا اور عظیم غضب کے آثار کا ظہور منسوب کیا ہے۔ اللہ کی قسم! میں اس امر سے سخت حیران ہوں کہ مسلمانوں نے ایسے قول کے ذریعہ جو حضرت کبریا کے قول کے مخالف ہے عیسائیوں کی مدد کی اور انہوں نے کہا کہ عیسیٰؑ اپنے مادی جسم کے ساتھ آسمان کی طرف اٹھایا گیا۔ اور وہ آئندہ کسی زمانہ میں زمین پر نازل ہوگا۔ اور یہ عیسائیوں کے نزدیک مسیح کو معبود بنانے پر سب سے بڑی دلیل ہے۔ اور اسی دلیل کے ذریعہ وہ بہت سے جاہلوں کو گمراہ کرتے ہیں۔ اور حقیقت یہ ہے کہ وہ وفات پا گیا اور مُردوں سے جاملا، اور اس پر کتاب وسنت میں بہت سے دلائل ہیں۔ اور قرآن نے اس کی موت کا ذکر متعدد مقامات پر کیا ہے۔ اور ہمارے نبی ﷺ نے انہیں شبِ معراج میں یحییٰ کے پاس دوسرے آسمان پر مُردوں میں دیکھا۔

وأيّ شهادة أكبر وأعظم من هذه الشهادة؟ ثم مع ذالك يصول الجهلاء عليّ عند سماع هٰذه الكلمة، ويقولون: لو كان السيف لقتلْناك. وإنّ سيف اللّٰه ﴿۴۹﴾ أَحَدُّ من سيوف هٰذه الفرقة. ألم يرَ بعضهم ضرْبَ سيفه عند المباهلة؟ وقد تكرّر في القرآن ذكر موت عيسٰى، وذكر إيوائهٖ إلٰى ربوةٍ ذات قرار ومعين. و ثبت بدلايل أُخرٰى أنها أرض كاشمير باليقين. ووُجد فيها قبر عيسٰى، ووُجد هٰذه القصّة في كتب قديمة لا بُدّ من قبولها، وحصحص الحقّ، فالحمد للّٰه ربّ العالمين. وشهد سكّان هٰذه الأرض أنه قبر نبيّ كان من بني إسرائيل، وكان هاجر إلٰى هٰذه الأرض بعد إيذاء قومه، ومرّ عليه قريب من الألفين بالتخمين. فملخّص الكلام أنّ موت عيسٰى ثابت بالبرهان،

اوراس شہادت سے بڑی اور عظیم شہادت کیا ہوسکتی ہے لیکن اس کے باوجود پھر بھی جاہل لوگ میری اس بات کو سن کر مجھ پر حملہ کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اگر تلوار ہوتی تو ہم تجھے ضرور قتل کر دیتے۔ جب کہ اللہ کی تلوار اس گروہ کی تلواروں سے کہیں زیادہ تیز ہے۔ کیا ان میں سے بعض نے مباہلہ کے وقت اللہ کی تلوار کی ضرب کا مشاہدہ نہیں کیا؟ اور قرآن میں عیسیٰؑ کی وفات کا ذکر بتکرار ہوا ہے اوراس کا ذکر بھی ہوا ہے کہ آپ کو ایک بلند جگہ میں پناہ دی جو نہایت پرسکون اور چشموں والی تھی۔ اور دیگر دلائل سے یہ ثابت ہوگیا ہے کہ یہ قطعی طور پر سرزمین کشمیر ہے۔ اور وہاں عیسیٰؑ کی قبر ملی ہے اور یہ قصہ قدیم کتابوں میں موجود ہے۔ جسے تسلیم کرنے کے سوا کوئی چارہ نہیں۔ اور حق کھل کر ظاہر ہوگیا اور ہر قسم کی تعریف کا اللہ ہی مستحق ہے جو تمام جہانوں کا رب ہے۔ اوراس سرزمین (کشمیر) کے رہنے والوں نے شہادت دی ہے کہ وہ بنی اسرائیل کے ایک نبی کی قبر ہے۔ جس نے اپنی قوم کی ایذا رسانی کے بعد اس سرزمین کی طرف ہجرت کی تھی اوراس واقعہ پر اندازاً دو ہزار سال کے لگ بھگ عرصہ گذر چکا ہے۔ پس خلاصہ کلام یہ کہ عیسیٰؑ کی موت واضح دلیل سے ثابت شدہ ہے۔

ولا ينكره إلّا من أنكر نصوص الحديث والقرآن. ولو شاء اللّٰه لفهّم من أنكره، ولٰكنّه يضلّ من يشاء، ويهدی من يشاء، وإليه يرجعون. وإنْ يتّبعون إلّا ظنًّا، وما نریٰ فی أيديهم حُجّة بها يتمسّكون. والتمسّک بالأقوال الظنية تجاه النصوص التی هی قطعيّة الدلالة خيانة وخروج من طريق التقویٰ. فويلٌ للّذين لاينتهون. سيقول الذين لا يتدبّرون إنّ عيسٰی عَلَم للساعة، وَاِنْ مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ اِلَّا لَيُؤْمِنَنَّ بِهٖ قَبْلَ مَوْتِهٖ[1] ذالک قول سمعوا من الآباء، وما تدبّروه كالعقلاء. ما لهم لا يعلمون أن المراد من العلم تولّده من غير أبٍ علی طريق المعجزة، كما تقدّم ذكره فی الصحف السابقة، ولا ينكره أحد من أهل العلم والفطنة. وأما إيمان أهل الكتاب كلّهم بعيسٰی كما ظنّوا فی معنی الآية المذكورة، فأنت تعلم حقيقة إيمانهم، لا حاجة إلی التذكرة.

اور اس کا انکار صرف وہی شخص کرتا ہے جو قرآن اور حدیث کی نصوص کا منکر ہے۔ اور اگر اللہ کی مشیت ہوتی تو وہ ضرور ایسے منکر کو اس کا فہم عطا کرتا لیکن وہ جسے چاہے گمراہ قرار دیتا ہے اور جسے چاہے ہدایت دیتا ہے، اور وہ سب اُسی کی طرف لوٹائے جائیں گے۔ وہ صرف ظن کی اتباع کرتے ہیں۔ اور ہم ان کے ہاتھوں میں کوئی ایسی حجت نہیں دیکھتے جسے وہ مضبوطی سے پکڑے ہوئے ہوں اور نصوص قطعیۃ الدلالت کے مقابل ظنّی اقوال کو پکڑے رہنا خیانت اور تقویٰ کی راہ سے خروج ہے۔ پس ان لوگوں کے لئے جو باز نہیں آتے ہلاکت ہے۔ ایسے لوگ جو تدبر سے کام نہیں لیتے وہ کہیں گے کہ عیسیٰؑ قیامت کی نشانی ہے۔ اور تمام اہل کتاب اپنی موت سے قبل اس پر ضرور ایمان لائیں گے۔ یہ وہ قول ہے جو انہوں نے اپنے آباء سے سنا ہوا ہے۔ لیکن عقلمندوں کی طرح انہوں نے اس پر غور نہیں کیا۔ انہیں کیا ہو گیا کہ وہ نہیں جانتے کہ علم (نشان) سے مراد ان کا معجزانہ بغیر باپ کے پیدا ہونا ہے۔ اور کوئی صاحب علم و دانش اس کا انکار نہیں کرتا۔ باقی رہا تمام اہل کتاب کا عیسیٰؑ پر ایمان لانا جیسا کہ انہوں نے مذکورہ آیت کے معنیٰ سے سمجھا ہے تو تم اُن کے ایمان کی حقیقت کو خوب جانتے ہو جس کے بیان کرنے کی کوئی ضرورت نہیں۔

[1] النساء:١٦٠

وتعلم أنّ أفواجًا من اليهود قد
ماتوا ولم يؤمنوا به، فلا تُحرِّف
كلام اللّٰه لعقيدة هي باطلة
بالبداهة. وقد قال اللّٰه تعالٰى
اَلْقَيْنَا بَيْنَهُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَآءَ
اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ[۱] فكيف العداوة
بعد الإيمان بعيسٰى؟ ألم يبق فى
رأسكم ذرّة من الفطنة؟ أليس فى
هٰذه الآية ردٌّ على من زعم أن
جميع فرق اليهود يؤمنون بعيسٰى؟
فما لكم تخالفون النصّ الذى هو
أظهر وأجلٰى؟ فأىّ آية بقيتُ فى
أيديكم بها تتمسّكون؟ فأعجبنى ﴿۵۰﴾
حالكم! بأىّ دليل تخاصمون؟
وإن اللّٰه ذكر موت عيسٰى غير مرّة
فى القرآن، فما لكم لا تتذكّرون؟
ويستحيل التناقض فى كلام اللّٰه
ربّ العالمين. ما لكم إنكم
تعاندون المعقول، وتكذّبون
المنقول، ونعرض عليكم
كلام اللّٰه ثم تمرّون معرضين.

اورتم جانتے ہو کہ بہت سے یہودی مر گئے لیکن وہ عیسیٰؑ پر ایمان نہیں لائے۔ پس تم بالبداہت باطل عقیدے کی خاطر اللہ کے کلام میں تحریف نہ کرو۔ جب کہ اللہ نے (واضح طور پر) یہ فرمادیا ہے کہ ’’ہم نے ان کے درمیان قیامت کے دن تک عداوت اور بغض ڈال دیا۔‘‘ پھر عیسیٰؑ پر ایمان لانے کے بعد عداوت کیسی؟ کیا تمہارے سر میں ذرہ بھر بھی عقل باقی نہیں رہی۔ کیا اس آیت میں اس شخص کا ردنہیں جو یہ خیال کرتا ہے کہ یہودیوں کے تمام فرقے عیسیٰؑ پر ایمان لائیں گے۔ پھر کیا وجہ ہے کہ تم اس نص کی مخالفت کر رہے ہو جو بالکل ظاہر و باہر ہے۔ پھر تمہارے ہاتھ میں وہ کونسی آیت باقی رہ گئی ہے جسے تم مضبوطی سے پکڑے ہوئے ہو۔ مجھے تمہاری حالت پر حیرانی ہے کہ کس دلیل کی بناء پر تم مخاصمت کر رہے ہو جبکہ اللہ نے قرآن میں متعدد بار عیسیٰؑ کی موت کا ذکر فرمایا ہے پھر تم کیوں نصیحت حاصل نہیں کرتے۔ اور اللہ رب العالمین کے کلام میں تناقض محال ہے۔ تمہیں کیا ہوگیا ہے کہ تم معقول دلائل سے دشمنی رکھتے ہو اور منقول دلائل کی تکذیب کرتے ہو۔ اور ہم تمہارے سامنے اللہ کا کلام پیش کرتے ہیں لیکن تم منہ موڑ کر گزر جاتے ہو۔

[۱] المآئدة:٦٥

وتعلمون أنّ نزول المسيح الموعود بدون تخصيصٍ أمرٌ نؤمن به وتؤمنون به من غير خلاف. فأصل النزاع بيننا وبينكم فی نزول ابن مريم من السّماء ، فقضى اللّٰه هٰذا النزاع بإخبار موته فی صُحفه الغرّاء . فمن يُرِدِ اللّٰه أن يهديه يشرَحُ صدره لبيان القرآن. وأىّ كتابٍ عندنا أو عندكم يُتمسّک به بعد الفرقان؟يا حسراتٍ عليكم.. لا تحضرون للمناظرة ولا تجيئون للمباهلة، ومِن بعيد تطعنون. وعندنا دلائل كثيرة من كتاب اللّٰه وسنّة رسوله فكيف نَعرض على الذين يُعرضون؟ ألا يعلمون أن المبتدعين والكافرين لا يؤيَّدون من اللّٰه ولا هم يُنصرون؟ ولا قبول لهم عند اللّٰه، ولا هُم كالأبرار يؤثَرون؟ وأىّ ذنب ينسبون إلىّ من غير أنى نعيت إليهم بموت عيسٰى،

اورتم جانتے ہو کہ بلا کسی تخصیص مسیح موعود کا نزول ایسا امر ہے جس پر ہم اورتم بلا اختلاف ایمان رکھتے ہیں۔پس ہمارے اور تمہارے درمیان اصل جھگڑا ابن مریم کے آسمان سے نزول کے متعلق ہے۔اس لئے اللہ نے اپنے روشن صحیفوں میں اس کی موت کی خبر دے کر اس نزاع کا فیصلہ فرما دیا پس جسے اللہ ہدایت دینا چاہتا ہے تو وہ اس کے سینے کو قرآنی بیان کے لئے کھول دیتا ہے۔اور فرقان حمید کے بعد ہمارے اور تمہارے نزدیک وہ کون سی ایسی کتاب ہے جسے مضبوطی سے پکڑا جا سکتا ہے؟ حیف ہے تم پر کہ نہ تو تم مناظرہ کے لئے حاضر ہوتے ہو اور نہ مباہلہ کے لئے آتے ہو۔ہاں دور سے حملے کر رہے ہو۔ اور ہمارے پاس اللہ کی کتاب اور اس کے رسول کی سنت سے کثیر دلائل موجود ہیں۔پس ہم ان لوگوں کے سامنے انہیں کیسے پیش کریں جو اعراض کر رہے ہیں۔کیا وہ نہیں جانتے کہ بدعتی اور کافر اللہ تعالیٰ سے تائید یافتہ نہیں ہوتے اور نہ ہی وہ مدد دیئے جاتے ہیں۔ اور نہ ہی اللہ کے ہاں انہیں قبولیت حاصل ہوتی ہے اور نہ ہی وہ نیکوکار لوگوں کی طرح ترجیح دیئے جاتے ہیں۔وہ کون سا گناہ میری طرف منسوب کرتے ہیں سوائے اس کے کہ میں نے انہیں عیسٰی کی موت کی خبر دی

وقد ماتتُ من قبله النبيّون. أيُعرضون عن الإجماع المستند إلى النصّ الجَلِيّ، أم هم الحاكمون؟ واللّٰه، إن عيسٰى مات، وإنهم يعاندون الحقّ الصريح، ويقولون ما يخالف القرآن وما يخافون. وأيّ إشكال يأخذهم في موت عيسٰى، بل هم قوم مسرفون. يخصّصونه بصفة لا توجد في أحدٍ من النّاس، ويؤيّدون النصارى وهم يعلمون. و كيف تقبل غيرةُ اللّٰه أن يُخصَّص أحد بصفة لا شريک له فيها من بدء الدنيا إلٰى آخرها، وأيّ عقيدة أقرب إلى الكفر منها، لو كانوا يتدبّرون. فإن التخصيص أساس الشرک، وأيّ ذنب أكبر من الشرک أيّها الجاهلون؟ وإذ قالت النصارٰى إن عيسٰى ابن اللّٰه بما تولّد من غير أبٍ، وكانوا به يتمسّكون، فأجابهم اللّٰه بقوله:

جب کہ ان سے پہلے تمام نبی فوت ہو چکے ہیں۔ کیا وہ اس مستند اجماع سے اعراض کریں گے جو واضح اور روشن نص پر قائم ہے یا وہ خود فیصلہ کرنے والے ہیں۔ اللہ کی قسم! عیسٰی فوت ہو گئے۔ اور وہ حقِ صریح سے عناد رکھتے ہیں اور وہ کچھ کہہ رہے ہیں جو قرآن کے خلاف ہے اور وہ اللہ سے ڈرتے نہیں۔ اور انہیں عیسٰی کی موت کے بارے میں کیا اشکال درپیش ہے، دراصل وہ حد سے تجاوز کرنے والی قوم ہیں۔ وہ اسے (یعنی عیسٰی کو) ایسی صفت سے خاص کر رہے ہیں جو انسانوں میں سے کسی شخص میں نہیں پائی جاتی ۔ وہ جانتے بوجھتے ہوئے عیسائیوں کی تائید کرتے ہیں اور اللہ کی غیرت یہ کیسے گوارا کر سکتی ہے کہ کوئی شخص ایسی صفت کیساتھ مخصوص کیا جائے جس میں ابتدائے دنیا سے اس کی انتہا تک اس کا کوئی شریک نہ ہو۔ اس سے بڑھ کر کون سا عقیدہ کفر کے زیادہ قریب ہے۔ کاش وہ غور کرتے کیونکہ ایسی تخصیص شرک کی بنیاد ہے۔ اے جاہلو! شرک سے بڑا کونسا گناہ ہے اور جب نصرانیوں نے کہا کہ عیسٰی بن باپ ولادت کی وجہ سے ابن اللہ ہے اور وہ اس عقیدہ کو مضبوطی سے پکڑے ہوئے ہیں تو اللہ نے اس قول کے ذریعہ اُنہیں جواب میں فرمایا کہ

اِنَّ مَثَلَ عِیْسٰی عِنْدَ اللّٰہِ کَمَثَلِ اٰدَمَ ؕ خَلَقَہٗ مِنْ تُرَابٍ ثُمَّ قَالَ لَہٗ کُنْ فَیَکُوْنُ [1] ولکنا لا نرٰی جوابَ خصوصیةِ رفعِ عیسٰی ونزوله فی القرآن، مع أنه أکبر الدلایل علٰی ألوهیّة عیسٰی عند أهل الصُّلبان. فلو کان أمر صعود عیسٰی وهبوطه صحیحًا فی علم ربّنا الرحمٰن، لکان من الواجب أن یذکر اللّٰه مثیلَ عیسٰی فی هٰذه الصفة فی الفرقان، کما ذکر آدم لیبطل به حُجّة أهل الصلبان. فلا شک أن فی ترک الجواب إشعار بأن هٰذه القصّة باطلة لا أصل لها ولیس إلّا کالهذیان. أتعلمون أیّ مصلحة منعت اللّٰه من هٰذا الجواب؟ وقد کان حقًّا علی اللّٰه أن یجیب ویجیح زعم النصارٰی بالاستیعاب. وإن علماء النصارٰی قوم یزیدون کلّ یوم فی غلوّهم، ولا یلتفتون إلی الحقّ من تکبّرهم وعلوّهم. وإنّی أتممت علیهم حجّة اللّٰه لتأیید الإسلام،

’’اللہ کے نزدیک عیسٰی کی حالت آدم کی حالت کی طرح ہے جسے اس نے خاک سے پیدا کیا پھر اسے کہا کہ ہو جا، تو وہ ہو گیا‘‘، لیکن ہم عیسٰی کے رفع اور اس کے نزول کی خصوصیت کا جواب قرآن میں نہیں پاتے۔ جبکہ وہ صلیبیوں کے ہاں الوہیت عیسٰی پر تمام دلائل میں سے سب سے بڑی دلیل ہے۔ اگر ہمارے ربّ رحمٰن کے علم میں عیسٰیؑ کے آسمان پر چڑھنے اور وہاں سے اترنے کا معاملہ درست ہوتا تو لازمی تھا کہ اللہ فرقانِ حمید میں بھی عیسٰی کے مثیل کا ذکر فرماتا جس طرح اس نے حضرت آدم کا ذکر فرمایا ہے تا کہ وہ اس طرح عیسائیوں کی حجت کو باطل کرے۔ بلا شبہ اس ترکِ جواب میں یہ اظہار موجود ہے کہ یہ قصہ باطل اور بے بنیاد ہے اور محض غیر معقول باتوں کی طرح ہے۔ کیا تم جانتے ہو کہ وہ کونسی مصلحت تھی جس نے خدا تعالیٰ کو اس جواب سے روکا۔ حالانکہ یہ اللہ پر لازم تھا کہ وہ جواب دیتا اور نصارٰی کے اس خیال کی بالاستیعاب بیخ کنی کرتا۔ اور عیسائی علماء ایسے لوگ ہیں جو ہر روز اپنے غُلو میں بڑھتے چلے جا رہے ہیں اور اپنے تکبر اور سرکشی کی وجہ سے حق کی طرف توجہ نہیں کرتے۔ اور میں نے اسلام کی تائید کے لئے ان پر اللہ کی حجت تمام کر دی ہے۔

﴿۵۱﴾

[1] آل عمران: ٦٠

وألّفت فيها كُتبًا وأشعتها إلٰى ديار بعيدةٍ لنفع الأنام. فلمّا جرّ الجدال فينا ذيله، وما رأيت أحدًا أن يُظهر إلى الإسلام ميله، فهمت أن الأمر محتاج إلٰى نصرة اللّٰه المنّان، ولست بشيءٍ حتّى يدركني رحمة الرحمٰن. فخررت على الحضرة سائلًا للنصرة، وما كنت إلّا كالميّت. فأحياني ربّي بالكلمتين، ونوّر العينين، وقال: يا أحمدُ بارك اللّٰه فيك. الرّحمٰن علّم القرآن. لتنذر قومًا ما أُنذرَ آباؤهم، ولتستبين سبيل المجرمين. قُلْ إنّي أُمرت وأنا أوّل المؤمنين☆

اور اس بارہ میں مَیں نے بہت سی کتابیں تالیف کیں اور لوگوں کے فائدے کی خاطر دور دراز ملکوں تک ان کی اشاعت کی ہے۔ پھر جب ہمارے درمیان اس بحث نے طول پکڑا اور میں نے ایک شخص بھی ایسا نہیں دیکھا جو اسلام کی طرف میلان ظاہر کرے تو میں سمجھ گیا کہ یہ معاملہ منّان خدا کی نصرت کا محتاج ہے۔ اور میں خود تو کچھ بھی نہیں ہوں یہاں تک کہ خدائے رحمان کی رحمت مجھے آلے تو میں اس کی نصرت کا سوالی بن کر آستانہ الٰہی پر گر گیا اور میں محض مردہ کی طرح تھا۔ تب میرے رب نے دو کلمات سے مجھے زندہ کیا اور آنکھوں کو منور کیا اور فرمایا: یعنی ’’اے احمد خدا نے تجھ میں برکت رکھ دی۔ وہ خدائے رحمان ہے جس نے تجھے قرآن سکھلایا ہے۔ کہ تا تو ان لوگوں کو ڈراوے جن کے باپ دادا نہیں ڈرائے گئے اور تا خدا کی حجت پوری ہو جاوے اور مجرموں کی راہ کھل جائے۔ ان کو کہہ دے کہ میں خدا کی طرف سے مامور ہوں اور سب سے پہلے اس بات پر میں ایمان لانے والا ہوں☆ ‘‘۔

☆ إن الأعداء من أهل القبلة يسمّونني أوّل الكافرين، فسبق القول من اللّٰه لردّهم في كتابي ’’البراهين‘‘ وقال: قُلْ إني أُمرتُ وأنا أوّل المؤمنين. وقالوا لا يُدفن هذا الرجل في مقابر المسلمين، فسبق القول من الرسول لردّهم، وقال إن المسيح الموعود يُدفن في قبري، وإنه يُبعث معي يوم الدين.

☆ اہل قبلہ میں سے مرے دشمن میرا نام اوّل الکافرین رکھتے ہیں۔ ان کی تردید میں اللہ تعالیٰ کا قول جو میری کتاب براہین احمدیہ میں آچکا ہے۔ ’’کہہ میں مامور ہوں اور میں اس بارہ میں تمام مومنوں میں سے پہلا ہوں‘‘۔ اور انہوں نے کہا کہ اس شخص کو مسلمانوں کے قبرستان میں دفن نہ کیا جائے۔ تو اس کے ردّ میں رسول اللہ ﷺ کا قول آچکا ہے کہ ’’مسیح موعود میری قبر میں دفن کیا جائے گا اور قیامت کے روز میرے ساتھ ہی مبعوث کیا جائے گا‘‘

وبشّرنی بأنّ الدّین یُعلٰی ویشاع، ومثلک دُرٌّ لا یضاع. وکان ھٰذا أوّل ما أُوحِیَ إلٰی ھٰذا الحقیر، من اللّٰہ القدیر النصیر. وبشّرنی ربّی بأنہ یُظھر لی آیاتٍ باھراتٍ، وینصرنی بتأییداتٍ متواتراتٍ،

اور اس نے مجھے بشارت دی کہ دین اسلام سر بلند کیا جائے گا اور اس کی اشاعت کی جائے گی۔اور تیرے جیسا موتی ضائع نہیں ہوسکتا اور یہ پہلی وحی ہے جو قدیر و نصیر خدا کی طرف سے اس عاجز کو کی گئی۔اور میرے رب نے مجھے بشارت دی کہ وہ میرے لئے درخشاں نشان ظاہر فرمائے گا اور پے در پے تائیدات سے میری مدد کرے گا

بقیہ حاشیۃ: وما کان ھٰذا إلّا جواب المکفّرین الذین یحسبوننی من أھل جھنم، وإن کنتَ فی شکّ فاسأل المفتین. ومن عجائب عالم البرزخ أنّ بعض الناس بعد موتھم یقرَّبون إلٰی روضۃ النبیّ الّتی تحتھا الجنّۃ، وبعضھم یُبعَدون منھا، فأخبر لی رسُولی أنی من المقرّبین. وھذا ردّ علٰی من قال إنہ من جھنّمیین. وھٰذا الدفن الذی یکمّلہ اللّٰہ علی الطریقۃ الروحانیۃ أمرٌ یوجد فی کتاب اللّٰہ وقول رسولہ أثرہ، واتفق علیہ طائفۃ قوم روحانیین.

وکذالک قالوا إنّ جماعۃ ھٰذا الرجل قوم کافرون لا من المؤمنین، فلا تدفنوا موتاھم فی مقابر المسلمین، فإنّھم شرّ الکافرین. فأوحی إلیّ ربّی وأشار إلی أرض وقال إنھا أرض تحتھا الجنّۃ، فمن دُفن فیھا دخل الجنۃ، وإنہ من الآمنین. فلولا أقوال الأعداء ما کان وجود ھذہ الآلاء . فھیّج غضبھم رحمۃ اللّٰہ، فالحمد للّٰہ ربّ العالمین. منہ

بقیہ حاشیۃ اور یہ ان مکفرین کو جواب دیا گیا ہے۔جو مجھے جہنمی خیال کرتے ہیں اور اگر تو شک میں مبتلا ہے تو مفتیوں سے دریافت کر لے۔اور عالم برزخ کے عجائبات میں سے یہ بھی ہے کہ کچھ لوگ ان کی موت کے بعد نبی ﷺ کے روضۂ مبارک کے قریب کئے جاتے ہیں۔جس کے نیچے جنت ہے اور بعض لوگ اس روضہ سے دور کئے جاتے ہیں۔پس رسول ﷺ نے میرے بارہ میں یہ خبر دی ہے کہ میں مقربین میں سے ہوں اور یہ اس شخص کے اعتراض کا ردّ ہے جس نے کہا کہ یہ شخص جہنمیوں میں سے ہے۔اور یہ ایسی تدفین ہوگی جس کو اللہ تعالیٰ روحانی طریق پر پورا کرے گا اور یہ ایسا امر ہے جس کے اللہ تعالیٰ کی کتاب اور اس کے رسول کے ارشادات میں اشارے پائے جاتے ہیں اور جس پر روحانیت سے تعلق رکھنے والے ایک گروہ کا اس پر اتفاق ہے۔

اسی طرح انہوں نے کہا کہ اس شخص کی جماعت کے لوگ کافر ہیں۔مومن نہیں۔پس ان کے وفات یافتوں کو مسلمانوں کے قبرستان میں دفن نہ کرو۔کیونکہ یہ بدترین کافر ہیں۔تو میرے رب نے مجھے وحی کی اور ایک قطعۂ زمین کی طرف اشارہ کر کے فرمایا یہ ایسا قطعہ زمین ہے جس کے نیچے جنت ہے۔جو اس میں دفن کیا جائے گا وہ جنت میں داخل ہوگا۔اور وہ امن دیئے جانے والوں میں سے ہوگا۔پس اگر دشمنوں کی باتیں نہ ہوتیں تو ان انعامات کا وجود بھی نہ ہوتا۔پس ان کے غضب نے اللہ تعالیٰ کی رحمت کو جوش دلایا۔پس تمام قسم کی تعریفیں اللہ کے لئے ہیں جو رب العالمین ہے۔منہ

لیحقّ الحقّ ویُبطل الباطل، بالحجج القاهرة، والمعجزات الباهرة. ثم بعد ذالک دعوتُ القسّیسین والنصارٰی والمتنصّرین وغیرهم من البراهمة والمشركين، وقلت: جرِّبوا الحقّ بآيات الله ونصرته، ليظهر من يُنصر من الله ومن يكون محلّ لعنتِهٖ. فما بارزوا لهٰذا النضال كالكُماة، واختفَوا في الوُكنات. وواللّٰه، لو بارزوا لما رمٰی ربّی إلّا صايبًا، وما رجع أحد منهم إلّا خاسرًا وخايبًا. وواللّٰه، إن فتّشتَ لرأيت الإسلام كَنْزَ الآيات ومدينتها، وتجد فيه نورًا يهب لكلّ نفس سكينتها. فيا حسرة علی قوم يكفرون بدفائنه، ولا يتوجّهون إلٰی خزائنه، ويحسبون الإسلام كالعظام الرميمة، لا مملوًّا من النعم العظيمة. أُولئك قوم لا يؤمنون بأن يكلّم اللّٰه ﴿۵۲﴾ أحدًا بعد سيّدنا المصطفٰی،

تا کہ وہ زبردست دلائل اور روشن معجزات سے حق کو حق اور باطل کو باطل ثابت کر دے۔ پھر اس کے بعد میں نے پادریوں اور عیسائیوں اور عیسائیت میں داخل ہونے والوں اور ان کے علاوہ برہمنوں اور مشرکوں کو دعوت دی اور انہیں کہا کہ اللہ کے نشانوں اور اس کی نصرت کے ذریعہ حق کو پرکھو تا یہ ظاہر ہو جائے کہ کون اللہ کی طرف سے نصرت یافتہ ہوگا اور کون اس کی لعنت کا مورد ہوگا۔ مگر وہ ہتھیار بند پہلوانوں کی طرح اس مقابلہ کیلئے نہ نکلے اور اپنے آشیانوں میں چھپ گئے۔ اور اللہ کی قسم! اگر وہ میدان میں آتے تو میرا رب ٹھیک ٹھیک نشانے پر تیر برساتا اور ان میں سے ہر ایک ناکام و نامراد ہو کر لوٹتا۔ اور اللہ کی قسم اگر تو تحقیق کرتا تو دیکھ لیتا کہ اسلام نشانات کا خزینہ اور ان کا شہر ہے اور تو اس میں ایسا نور پاتا جو ہر شخص کو اسکی سکینت بخشتا۔ پس افسوس ہے ایسے لوگوں پر جو اس کے دفینوں کا انکار کرتے ہیں اور اس کے خزائن کی طرف کچھ توجہ نہیں کرتے اور اسلام کو بوسیدہ ہڈیوں کی طرح سمجھتے ہیں عظیم نعمتوں سے بھرا ہوا نہیں سمجھتے۔ یہ ایسے لوگ ہیں جو اس بات پر ایمان نہیں لاتے کہ ہمارے سید و مولیٰ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد اللہ کسی سے کلام کرتا ہے

ویقولون قد خُتم علی المکالمة بعد خیر الوریٰ. فکأنّ اللّٰہ فقد فی ھٰذا الزمن صفة الکلام، وبقی صفة السّمع فقط! ولعلّہ یفقد صفة السّمع أیضًا بعد ھٰذہ الأیّام. وإذا تعطّلتُ صفة التکلّم وصفة سماع الدعوات، فلا یُرجٰی عافیة الباقیات، أعنی عند ذالک ارتفع الأمان من جمیع الصفات. فمن أنکر أبدیّة أحد من صفات حضرة العزّة فکأنما أنکر جمیعھا ومال إلی الدھریّة. فما تقولون فیہ یا أھل الفطنة: ھل ھو مسلِمٌ أو خرّ من منار الملّة؟

أ تظنّون أن الإسلام مرادُ من قصصٍ معدودة، ولیست فیہ آیات مشھودة؟ أأعرض عنّا ربّنا بعد وفاة سیّدنا خیر البریّة؟ فأیُّ شیءٍ یدلّ علی صدق ھٰذہ الملّة ؟ أ نسی اللّٰہ وعد الإنعام الذی ذکرہ فی سورة الفاتحة.. أعنی جعْل ھٰذہ الأمّة کأنبیاء الأمم السابقة؟

اور وہ کہتے ہیں کہ خیر الوری ﷺ کے بعد مکالمہ الٰہی کے سلسلہ پر مہر لگ گئی ہے۔ گویا اس زمانے میں اللہ صفت کلام کو کھو بیٹھا ہے۔ اور صرف سماعت کی صفت باقی رہ گئی ہے اور شاید یہ صفتِ سماعت بھی آئندہ زمانے میں جاتی رہے اور جب صفتِ تکلم اور دعائیں سننے کی صفت معطل ہوگئی تو باقی صفات کی سلامتی کی بھی امید نہیں رکھی جا سکتی۔ میری مراد یہ ہے کہ اس صورت میں تمام صفات سے امان اٹھ جائے گی۔ پس جس نے اللہ تعالیٰ کی صفات میں سے کسی ایک صفت کے ابدی ہونے کا انکار کیا تو گویا اس نے تمام صفات کا انکار کر دیا اور دہریت کی طرف مائل ہوگیا۔ پس اے اہل دانش! تم ایسے شخص کے متعلق کیا کہتے ہو۔ کیا وہ مسلمان ہے یا وہ ملتِ (اسلامیہ) کے مینار سے گر گیا ہے؟

کیا تم خیال کرتے ہو کہ اسلام چند گنے چنے قصوں سے عبارت ہے اور اس میں ایسے نشان موجود نہیں جو دکھائی دیتے ہوں۔ کیا ہمارے ربّ نے ہمارے سید و مولیٰ خیر البریہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد ہم سے منہ موڑ لیا ہے؟ پھر کونسی چیز اس ملت کی صداقت پر دلالت کرتی ہے۔ کیا اللہ اپنے اس انعام کے وعدے کو بھول گیا جس کا اس نے سورۃ فاتحہ میں ذکر فرمایا ہے۔ یعنی اس امت کو سابقہ امتوں کے انبیاء کی مانند بنانا۔

ألسنا بخير الأمم فی القرآن؟ فأیُّ شیءٍ جَعَلَنا شرَّ الأمم علی خلاف الفرقان؟ أيجوّز العقل أن نجاهد حقّ الجهاد لمعرفة اللّٰه ثم لا نوافی دروبها، ونموت لنسيم الرحمة ثم لا نُرزَق هبوبها؟ أهٰذا حَدُّ كمال هٰذه الأُمّة، وقد وافت شمس عمر الدُّنيا غروبها؟ فاعلموا أنّ هٰذا الخيال كما هو باطل عند الفطنة التامّة، كذالک هو باطل نظرًا علی الصُّحف المقدّسة.

وأیّ موتٍ هو أكبر من موت الحجاب؟ وأیّ عمًی أشدّ أذًی من عدم رؤية وجه اللّٰه الوهاب؟ ولو كانت هٰذه الأُمّة كالأبكم والأصمّ، لمات العشّاق من هٰذا الهمّ، الذين يُذيبون وجودهم لِوِصَالِ المحبوب، وما كانت مُنيتهم فی الدنيا إلّا وصول هٰذا المطلوب، فمع ذالک كيف يتركهم حِبّهم فی لظی الاضطرار، وفی نار الانتظار؟

کیا ہمیں قرآن میں بہترین امت قرار نہیں دیا گیا۔ پھر کس چیز نے فرقان حمید کے خلاف ہمیں بدترین امت بنا دیا۔ کیا عقل جائز قرار دیتی ہے کہ ہم تو اللہ کی معرفت کے لئے پوری تگ و دو کریں لیکن پھر بھی اس کی شاہراہوں کو پا نہ سکیں اور ہم نسیم رحمت کی خاطر مریں لیکن پھر بھی ہم اس کے جھونکوں سے محروم رہیں۔ کیا یہی اس امت کے کمال کی حد ہے؟ جبکہ دنیا کی عمر کا آفتاب ڈوبنے کو ہے۔ سو جان لو کہ جس طرح یہ خیال کمال ذہانت کی رو سے باطل ہے۔ ویسے ہی صحف مقدسہ پر تحقیقی نظر ڈالنے کے لحاظ سے بھی باطل ہے۔

کیا حجاب کی موت سے بڑھ کر بھی کوئی موت ہے اور اُس اندھے پن سے زیادہ اذیت ناک اور کیا چیز ہے کہ جس میں وہّاب خدا کے چہرے کا دیدار نہ ہو۔ اگر یہ امت گونگوں اور بہروں جیسی ہوتی تو عشاق اس غم سے مر جاتے۔ جو محبوب کے وصال کیلئے اپنے وجود گھلا دیتے ہیں اور ان کی دنیا میں کوئی اور آرزو نہیں ہوتی بجز اس کے کہ انہیں اپنا یہ مطلوب مل جائے۔ پھر یہ کیسے ہوسکتا ہے کہ ان کا محبوب خدا ان پیاروں کو اضطرار و کرب کے شعلوں اور انتظار کی آگ میں پڑا رہنے دے۔

ولو كان كذالك لكان هٰذا القوم أشقى الأقوام، لَا تُسفر صباحهم، ولا تُسمع صياحهم، ويموتون في بكاء وأنين. كلا.. بل الله أرحم الراحمين. و إنّه ما خلق جوعًا إلّا خلق معه طعامًا للجوعان، وما خلق غليلًا إلّا خلق معه ماءً للعطشان، وكذالك جرت سنّته لطُلباء العرفان. وإني عاينتها فكيف أنكرها بعد المعاينة، وجرّبتها فكيف أشكّ فيها بعد التجربة.

ولا بدّ لنا أَنْ ندعو الناس إلى ما وجدناه على وجه البصيرة. فوجب علٰى كلّ من يؤمن بالله الوحيد، ولا يأنف من كلمة التوحيد، أن لا يقنع بِالأَطْمار، ويطلب السابغات من حلل الدين، ويرغب في تكميل الدثار والشعار، ويقرع باب الكريم بكمال الصدق والاضطرار. وإنه جوّاد لا يَسْأم من سؤال الناس،

اور اگر ایسے ہوتا تو یہ قوم تمام بد بخت قوموں سے زیادہ بد بخت ہوتی کہ نہ ان کی صبح تابناک ہوتی اور نہ ان کی چیخ و پکار سنی جاتی اور وہ آہ و بکاء کی حالت میں مر جاتے۔ ایسا ہرگز نہیں بلکہ اللہ سب سے بڑھ کر رحم کرنے والا ہے اور اس نے بھوک پیدا کی تو اس کے ساتھ ہی اس نے بھوکے کے لئے کھانا بھی پیدا کیا۔ پیاس پیدا کی تو پیاسے کیلئے پانی بھی پیدا کیا اور معرفت کے طالبوں کیلئے بھی اس کی یہی سنت جاریہ ہے۔ میں نے بچشم خود یہی دیکھا ہے پھر یہ کیسے ممکن ہے کہ میں مشاہدہ کے بعد اس کا انکار کروں۔ اور میں نے خود اس کا تجربہ کیا ہے پھر اس تجربے کے بعد میں اس میں کیونکر شک کر سکتا ہوں۔ ﴿۵۳﴾

ہمارے لئے ضروری ہے کہ ہم لوگوں کو علی وجہ البصیرت اس طرف بلائیں جسے ہم نے پایا ہے۔ اس لئے ہر اس شخص کے لئے جو خدائے یگانہ پر ایمان رکھتا ہے اور کلمۂ توحید سے ناک بھوں نہیں چڑھاتا، لازم ہے کہ وہ بوسیدہ کپڑوں پر قناعت نہ کرے (بلکہ) دین کے فاخرانہ لباس کا متلاشی ہو اور ظاہری اور باطنی لباس کی تکمیل کے لئے رغبت دکھائے اور کمال صدق اور اضطرار سے رب کریم کا دروازہ کھٹکھٹائے۔ وہ (اللہ) بہت سخی ہے وہ لوگوں کے سوال سے اکتا تا نہیں

وإنّ خزائنه خارجة من الحدّ والقياس. فمن زاد سؤالًا زاد نوالًا. فمِن حُسن الإيمان أن لا ييأس العبد من عطائه، ولا يحسب بابه مسدودًا على أحبّائه. وإنّكم أيّها الناس تحتاجون إلى نعم اللّٰه وآلائه، فمن الشقوة أن تردّوا نعمه بعد إعطائه. وأيّ جوعانٍ أشقٰى من جائع أشرف على الموت، وإذا عُرض عليه طعام لذيذ ورغيف لطيف ردّه وما أخذه وما نظر إليه، وهو فَلُّ الجوعِ وطريده، ومع ذالک لا يريده.

فاعلموا أيها الإخوان، رحمكم اللّٰه الرحمٰن.. إنی جئتكم بطعام من السّماء ، وقد حقّق اللّٰه لكم آمالكم على رأس هٰذه المائة، وكنتم تطلبونها بالدعاء ففتح عليكم أبواب الآلاء ، فهل أنتم تقبلون؟ وأعلم أنكم لن ترضوا عنّی حتّی أتّبع عقائدكم، وكيف أترک وحی ربّی

اور اس کے خزانے حد و قیاس سے باہر ہیں۔ پس جو زیادہ مانگے گا زیادہ انعام پائیگا۔ پس ایمان کی ایک خوبصورتی یہ بھی ہے کہ بندہ اللہ کی عطا سے مایوس نہ ہو اور اس کے دروازہ کو اس کے پیاروں پر بند خیال نہ کرے۔ اور اے لوگو! یقیناً تم اللہ کی نعمتوں اور اس کی عنایات کے محتاج ہو۔ پس یہ بدبختی ہوگی کہ تم اس کی عطا کردہ نعمتوں کو رد کردو۔ اس بھوکے شخص سے بڑھ کر بد بخت اور کون ہوسکتا ہے جو قریب المرگ ہو اور جب اسے لذیذ کھانا اور عمدہ روٹی پیش کی جائے وہ اسے رد کر دے اور اسے نہ لے اور اس پر نگاہ تک نہ ڈالے جبکہ وہ بھوک کا مارا ہوا اور بے حال ہو لیکن اس کے باوجود وہ اس کی خواہش نہ کرے۔

اے بھائیو! رحمان خدا تم پر رحم فرمائے! جان لو کہ میں تمہارے لئے آسمان سے ایک کھانا لایا ہوں اور اللہ نے اس صدی کے سر پر تمہاری آرزوؤں کو پورا کیا اور تم ان کے پورا ہونے کی دعا کیا کرتے تھے۔ سو اس نے تم پر اپنی نعمتوں کے دروازے کھول دیئے۔ کیا تم ان (نعمتوں) کو قبول کروگے؟ مجھے معلوم ہے کہ تم مجھ سے ہرگز خوش نہیں ہوگے۔ جب تک کہ میں تمہارے عقائد کی پیروی نہ کروں۔ اور میں اپنے رب کی وحی کیسے چھوڑ دوں

وأتّبع أهوائكم، وهو القاهر فوق عباده وإليه ترجعون.

وإنّي أُعطيتُ آياتٍ وبركات، وأنواع النصرة وتأييدات، وإن الكاذبين لَا يُفتح لهم هٰذا الباب، ولو لم يبق منهم بالمجاهدة إلّا الأعصاب. أتظنّون أن الله يحبّ خوّانًا أثيمًا؟ وإني جئتُ لنصرتكم من جنابه، كأسد يطلع من غابه، ويصول كاشرا عن أنيابه، فأرُوني رجلا من القسيسين والملحدين والمشركين، من يبارزني في هٰذا المضمار، ويناضلني بآيات الله القهّار. والله إنّ كلّهم صيدي، وسدَّ الله عليهم طريق الفرار، لا يؤويهم أجمة، ولا بحر من البحار، ونحن نفرى الأرض مسارعين إليهم ونبريها بسرعة كالمنتهبين، وإنّا إن شاء الله نصل إليهم فاتحين فائزين.☆

اورتمہاری خواہشات کی پیروی کروں جبکہ اللہ اپنے بندوں پر غالب ہےاورتم اسی کی طرف لوٹائے جاؤ گے۔

اور مجھے نشانات، برکات اور ہر قسم کی نصرت اور تائیدات عطا کی گئی ہیں اور کاذبوں کے لئے یہ دروازہ کھولا نہیں جاتا خواہ مجاہدہ سے ان کے اعصاب کے سوا کچھ بھی باقی نہ رہے۔کیا تم سمجھتے ہو کہ اللہ خائنوں اور گناہ گاروں سے پیار کرتا ہے۔ میں اس کی جناب سے تمہاری مدد کیلئے ایسے شیر کی طرح آیا ہوں جو اپنی کچھار سے نمودار ہوتا اور اپنی کچلیاں ظاہر کر کے حملہ کرتا ہے۔پس تم مجھے پادریوں، ملحدوں اور مشرکوں میں کوئی شخص بھی ایسا دکھاؤ جو اس میدان کارزار میں میرا مقابلہ کرے اور قہار خدا کے نشانات کے ساتھ مجھ سے برسر پیکار ہو۔ بخدا وہ سب میرا شکار ہیں اور اللہ نے ان پر راہِ فرار بند کر دی ہے۔نہ تو انہیں کوئی جنگل پناہ دے گا اور نہ سمندروں میں سے کوئی سمندر۔ہم ان کی طرف تیز رفتاروں کی طرح سرعت سے فاصلے طے کرتے آ رہے ہیں اور ہم ان شاء اللہ ان تک فتح مند اور کامیاب وکامران ہو کر پہنچیں گے۔☆ ﴿۵۴﴾

☆ أوحى إليّ ربّي وقال: أَستجيب في هٰذه الليلة كلّ ما دعوت، ومنها قوّة الإسلام وشوكته، وكان ١٦ مارچ سنة ١٩٠٧ء. منه

☆ میرے رب نے میری طرف وحی کی اور فرمایا کہ اس رات کی تمہاری تمام دعائیں میں قبول کروں گا اور ان میں سے ایک دعا اسلام کی قوت وشوکت کے بارہ میں ہے اور یہ 16/ مارچ 1907ء کی شب تھی۔منہ

وإنّهم ما كانوا ليغلبوكم، ولكن ذهبتم إلى الفلاة من الحُماة، وإلى الموامى مِن حِمى الحامى، وأنفدتم زاد العلوم، وصرتم كالبائس المحروم، وجعلتم أنفسكم كشيخ مفنّد لا رأى له ولا عقل، أو كبهيمة لا تدرى إلّا البقل. لا تقبلون سلاحًا نزل من السّماء من حضرة الكبرياء، أما أسلحة الدُّنيا فليست بشيءٍ بمقابلة هؤلاء الأعداء. فالآن مَسكنكم فلاةٌ عوراء، ودَشتٌ ليس هنالك الماء. وإنكم تتركون متعمّدين عيونا جاريةً تروى العطشان، وتختارون موامى ولا تخافون الغيلان، وقد ذابت الهاجرة الأبدان. ما لكم لا تأْوون إلٰى هٰذا الظل الرحب الذى ينجيكم من الحرور، ويهديكم إلٰى ماءٍ عذبٍ، ويبعدكم عن حُفر القبور؟ وإن أكبر الدلايل علٰى صدق من ادّعى الرسالة، هو وجود زمانٍ كمَّل الضلالة.

اور وہ تم پر غالب نہیں آسکتے تھے مگر تم حفاظت کرنے والوں کو چھوڑ کر جنگل کی طرف چلے گئے ہو اور پناہ دینے والے کی پناہ سے بیابان کی طرف نکل گئے ہو اور تم نے علوم کا توشہ ختم کر دیا اور تم ایک تنگدست محروم کی طرح ہو گئے اور تم نے اپنے آپ کو ایک ایسے پیر فرتوت کی طرح بنالیا جس کی نہ کوئی رائے ہوتی ہے اور نہ عقل۔ یا پھر ایسے چوپائے کی طرح جو جڑی بوٹیوں کے سوا کچھ نہیں جانتا۔ تم اس ہتھیار کو قبول نہیں کرتے جو آسمان سے حضرت کبریاء کی طرف سے اترا ہے۔ رہے دنیا کے ہتھیار تو وہ اِن دشمنوں کے مقابلے میں کوئی چیز نہیں۔ پس اب تمہاری جائے رہائش چٹیل بیابان اور ایسے دشت ہیں جہاں پانی نہیں۔ تم عمداً ایسے چشمہ ہائے رواں کو چھوڑ رہے ہو جو پیاسے کو سیراب کرتے ہیں۔ تم بیابانوں کو ترجیح دیتے ہو اور ہلاک کرنے والوں سے نہیں ڈرتے۔ اور دوپہر کی گرمی نے (تمہارے) بدنوں کو پگھلا دیا ہے۔ تمہیں کیا ہو گیا ہے کہ تم اس کشادہ سایہ تلے پناہ نہیں لیتے جو تمہیں شدت گرمی سے بچائے اور تمہیں آبِ شیریں کی طرف لے جائے اور تمہیں قبروں کے گڑھوں سے دور رکھے۔ مدعی رسالت کے صدق کی سب سے بڑی دلیل ضلالت سے بھرپور زمانے کا ہونا ہے۔

وإن كنتم في شك من أمري فاصبروا حتّى يحكم الله بيننا وهو خير الحاكمين. ألم يكفِكم أنه جعل لنا فرقانًا بعد ما باهل العدا، وقالوا إنّ لنا الغلبة من الحضرة، فأهلك الله من هلك عن البيّنة، ومكرتم ومكر الله، والله خير الماكرين. وترون كيف تخيّم الأعداء حولكم، وكيف نزل عليكم البلاء، وتذللتم لهم من ضعف أنفسكم وجَذبَتْكم إليهم الأهواء، وقد نحتوا حيلًا حيّرت البصائر والأبصار.

فما لكم لا ترون إعصارًا أجاحت الأشجار؟ إنهم قوم يريدون لكم ارتدادا وضلالًا، ولا يألونكم خبالًا. وقد غلبوا أهلَ الأرض وجعلوهم كالغلمان والإماء،

اور اگر تمہیں میرے معاملہ میں شک ہو تو صبر سے کام لو حتی کہ اللہ ہمارے درمیان فیصلہ فرمادے اور وہی فیصلہ کرنے والوں میں سے سب سے بہتر فیصلہ کرنے والا ہے۔ کیا تمہارے لئے یہ کافی نہیں کہ دشمنوں سے مباہلہ ہونے کے بعد اللہ نے ہمیں فرقان عطا کیا۔ انہوں نے کہا کہ اللہ کی طرف سے ہمیں غلبہ حاصل ہوگا لیکن اللہ نے دلیل سے ہلاک ہونے والے کو ہلاک کر دیا۔ اور تم نے بھی منصوبہ باندھا اور اللہ نے بھی تدبیر کی اور اللہ تمام تدبیر کرنے والوں میں سے بہتر تدبیر کرنے والا ہے۔ تم دیکھ رہے ہو کہ دشمن تمہارے گرد کس طرح خیمہ زن ہیں اور تم پر کس طرح مصیبت نازل ہو رہی ہے اور تم اپنی کمزوری کے باعث ان کے سامنے ذلت سے سرنگوں ہو اور نفسانی خواہشات نے تمہیں ان کی طرف کھینچا ہے اور انہوں نے ایسے ایسے حیلے تراشے ہیں جو بصارت اور بصیرت کو محو حیرت کر دیتے ہیں۔

کیا وجہ ہے کہ تم اس بگولے کو دیکھ نہیں پاتے جس نے درختوں کو جڑوں سے اکھاڑ دیا ہے۔ وہ ایسی قوم ہیں جو تمہیں مرتد اور گمراہ کرنا چاہتے ہیں اور تم سے برائی کرنے میں کوئی کمی نہیں کرتے۔ وہ اہل زمین پر غالب آ چکے ہیں اور انہوں نے انہیں غلاموں اور لونڈیوں کی طرح بنالیا ہے۔ ﴿۵۵﴾

وكادوا أن يرموا سهامهم إلى السماء . ووالله لا قِبل لكم بهم، وإنْ أنتم عندهم إلّا كالهباء . فقولوا أأَغْضَبُ عليكم أو لا أغضب؟ لم تنامون في هٰذا الأوان؟ أرضِيتم بالحيٰوة الدنيا من الآخرة، فاثّاقلتم إلى الأرض كالسكران؟ وأيّ شيءٍ أنامكم، وقد صرتم غرض الخُسران؟ وأيّ طاقةٍ بقيتُ لكم يا فتيان؟ ووالله ما بقي إلّا ربّنا المنّان. فلا أدرى ما صنعتم وما تصنعون بالأسباب. وكيف ينصركم عقلكم الذى ليس إلّا كالذباب؟ وأيّ زينة تُظهرون بهٰذه الثياب؟ وَلمّا قُمتُ فيكم وقلتُ إنّي من اللّٰه الكريم اشتعلتم غضبًا وسخطًا، وقلتم رجل افترى، وحسبتموني كالشيطان الرجيم. وما نظرتم إلى الوقت.. هل الوقت يقتضى دجّالًا يُشيع الضلال، أو مصلحًا يحيى الدين،

اور قریب ہے کہ وہ اپنے تیر آسمان کی طرف پھینکیں۔اوراللہ کی قسم!تم ان کا مقابلہ نہیں کر سکتے۔ اورتم ان کے نزدیک محض ایک ذرّہ ہو۔اب بتاؤ کیا مجھےتم سے ناراض ہونا چاہیے یانہیں۔تم اس وقت کیوں سورہے ہو؟ کیاتم آخرت کے مقابلہ میں دنیا کی زندگی پرراضی ہوگئے ہوجس کے باعث تم مدہوش کی طرح بوجھل بن کر زمین کی طرف جھکے جاتے ہو۔اورکس چیز نےتمہیں سلا دیاہےاورتم گھاٹے کا ہدف بن گئے ہو۔ اور اے جوانو! تمہارے لئے کون سی طاقت باقی رہ گئی ہے۔اللہ کی قسم!ہمارے ربّ منّان کے سوا کچھ باقی نہیں رہا۔ میں نہیں جانتا کہ تم نے کیا کیا اورآئندہ اسباب سے تم کیا کرلوگے۔اورتمہاری عقل جومحض ایک مکھی کی طرح ہے،تمہاری کیا مدد کرے گی۔اوران کپڑوں کے ساتھ تم کس زینت کوظاہر کررہے ہو۔اورجب میں تمہارے درمیان کھڑا ہوا اور میں نے کہا کہ میں خدائے کریم کی طرف سے ہوں تو تم غیظ وغضب سے مشتعل ہوگئے اور کہنے لگے کہ یہ شخص مفتری ہے اور مجھے مردود شیطان کی طرح خیال کرنے لگے۔اورتم نے وقت پر نظر نہ ڈالی کہ کیا یہ وقت ایسے دجال کا تقاضا کرتاہے جو گمراہی پھیلائے یا ایسے مصلح کا جو احیائے دین کرے

ويردّ إليكم ما زال؟ وإنّي أشهد اللّٰه علٰى ما فى قلبي، وواللّٰه إنّي منه، ولست فعلت أمرًا من تزويري، وقد ظلمتم إذ عمدتم إلٰى تكفيري وتحقيري، وما نظرتم إلٰى ما صُبَّ على الإسلامِ في هٰذه الأيام. فنبكي عليكم بدموعٍ جارية، وعبرات متحدّرة، كما تضحكون علينا وتستهزؤُوْن. ما لكم لا تفكّرون في أنفسكم ولا تنظرون في ضعف الإسلام؟ أما شبعتم من الدجاجلة، وتتمنّون دجالًا آخر في هٰذا الوقت المخوفة وفي هٰذه الأيام المنذرة؟ وقد جئتكم علٰى رأس المائة، وعند الضرورة الحقّة، وشهد علٰى صدقي الكسوف والخسوف والزلازل والطاعون. فأعجبني أنكم ترون الآيات ثم لا تزول الظنون. أهٰذه فراستكم أيّها العالمون؟ بل حال بينكم وبين تقواكم كِبرٌ كنتم تخفونه وتكتمون.

اور جو زائل ہو چکا ہے وہ اسے دوبارہ تمہارے پاس لوٹائے۔ اور میں اللہ کو اس چیز پر گواہ بناتا ہوں جو میرے دل میں ہے۔ اللہ کی قسم! میں اسی کی طرف سے ہوں اور میں نے کوئی کام اپنی فریب کاری سے نہیں کیا۔ اور جب تم نے ارادۃً میری تکفیر اور تحقیر کی تو تم نے ظلم کیا۔ تم نے ان مصائب پر بھی نگاہ نہ کی جو ان دنوں میں اسلام پر ڈھائے گئے۔ سو ہم جاری اشکوں اور بہتے آنسوؤں کے ساتھ تم پر ویسا ہی روتے ہیں جیسا تم ہم پر ہنستے اور استہزاء کرتے ہو۔ تمہیں کیا ہو گیا ہے کہ تم خود اپنے نفسوں کے متعلق غور و فکر نہیں کرتے اور نہ اسلام کے ضعف پر نگاہ ڈالتے ہو۔ کیا تمہارا دجالوں سے جی نہیں بھرا اور اس خوفناک وقت اور منذر زمانے میں ایک اور دجال کی تمنا کرتے ہو۔ حالانکہ میں تمہارے پاس صدی کے سر پر اور ضرورتِ حقہ کے وقت آیا ہوں۔ اور کسوف و خسوف، زلزلوں اور طاعون نے میری سچائی پر گواہی دی۔ پس مجھے تعجب ہوتا ہے کہ تم نشانات کو دیکھتے ہو اس کے باوجود بدظنیاں دور نہیں ہوتیں۔ اے عالمو! کیا یہی تمہاری فراست ہے؟ اصل بات یہ ہے کہ تمہارے اور تمہارے تقویٰ کے درمیان وہ تکبر حائل ہو گیا ہے جسے تم چھپاتے اور مخفی رکھتے ہو

وعمِيتْ عينكم فلا ترى فتن الأعداء، وتسمّونني دجّالًا ولا تبصرون. وتفتون بأني كافر بل أكفر مِن كلّ مَنْ كفر بالأنبياء.

فمرحبًا بكم بهٰذا الإفتاء. والعجب كل العجب أن الذين يريدون أن يجيحوا الدّين من أهل الصلبان والمشركين ليسوا عندكم دجّالين، وأنا دجّال بل أكبر المفسدين! فلا نشكو إلّا إلى الله ربّ العالمين. ولمّا صرتُ عندكم كافرًا.. كيف يُرجى أن ينفعكم موعظة من الكفّار؟ ولٰكنّي أردت أن أذكر ما أُوذيت في الله فلذالك أُفضى بنا الكلام إلٰى هٰذه الأذكار. ﴿۵۶﴾

رحمكم اللّه.. ما لكم لا تتركون ظُلمًا وعدوانا، ولا تخافون عليمًا ديّانا؟ أيُّها النّاس.. جئنا من اللّه علٰى ميقاته، ونطقْنا بإنطاقه، نبلّغ إليكم الدعوة، وتنالنا عنكم اللعنة! فما أدرى ما هٰذه الدناءة؟

اور تمہاری آنکھیں اندھی ہوگئی ہیں۔ پس وہ دشمنوں کے فتنوں کو نہیں دیکھتیں۔ اور تم میرا نام دجال رکھتے ہو اور تم بصیرت سے کام نہیں لیتے۔ تم فتویٰ دیتے ہو کہ میں کافر بلکہ ہر اس شخص سے بڑا کافر ہوں جس نے انبیاء کا انکار کیا۔

واہ رے تمہارا یہ فتویٰ! سب سے تعجب خیز امر ہے کہ اہل صلیب اور مشرک جو دین کی بیخ کنی کرنا چاہتے ہیں وہ تمہارے نزدیک تو دجال نہیں اور میں دجال ہوں بلکہ سب سے بڑا مفسد ہوں۔ پس ہم صرف اللہ رب العالمین کی جناب میں فریاد کرتے ہیں۔ اور پھر جب میں تمہارے نزدیک کافر ٹھہرا تو پھر یہ کیسے امید کی جاسکتی ہے کہ کافروں کی نصیحت تمہیں فائدہ دے۔ لیکن میں نے چاہا کہ اللہ کی راہ میں دی گئی ایذا کا ذکر کروں لہٰذا ہمارا یہ سلسلۂ کلام ان اذکار کی طرف چل نکلا۔

اللہ تم پر رحم کرے! تمہیں کیا ہو گیا ہے کہ تم ظلم اور زیادتی ترک نہیں کرتے۔ اور نہ ہی تم علیم، جزا سزا کے مالک خدا سے ڈرتے ہو۔ اے لوگو! ہم اللہ کی جانب سے اس کے مقرر کردہ وقت پر آئے ہیں اور اسی کے بلانے سے ہم بولتے ہیں۔ ہم تمہیں پیغام حق پہنچاتے ہیں لیکن تمہاری طرف سے ہمیں لعنت ملتی ہے۔ میں نہیں جانتا کہ یہ کیا کمینگی ہے

إنكم حاذيتم اليهود حتى صكّتِ النعال بالنعال، وتشابهت الأقوال بالأقوال. إنهم كانوا لِبُخلهم يسمّون نبيّ اللّٰه عيسٰى دجّالًا، وكذالك سُمّيت منكم بهٰذا الاسم، فضاهَيتم بهم أفعالًا وأقوالًا. ولولا سيف الحكومة لأرى منكم ما رأى عيسٰى من الكفرة. ولذالك نشكر هٰذه الحكومة لا بسبيل المداهنة، بل علٰى طريق شكر المنّة. ووالله إنّا رأَينا تحت ظلّها أَمْنًا لا يرجٰى من حكومة الإسلام فى هٰذه الأيام، ولذالك لا يجوز عندنا أن يُرفَع عليهم السيف بالجهاد، وحرام علٰى جميع المسلمين أن يحاربوهم ويقوموا للبغاوة والفساد. ذالك بأنهم أحسنوا إلينا بأنواع الامتنان، وهل جزاء الإحسان إلّا الإحسان؟ ولا شكّ أن حكومتهم لنا حمى الأمن، وبها عُصِمْنا من جَوْر أهل الزمن. ومع ذالك لا نخفى أنّا نخالف القسيسين، بل إنّا لهم أوّل المخالفين.

کہ تم یہود کے شانہ بشانہ چلے یہاں تک کہ جوتے سے جوتا رگڑ کھانے لگا، اور تمہارے اقوال ان کے اقوال کے مشابہ ہوگئے۔ وہ [یہودی] اپنے بخل کی وجہ سے اللہ کے نبی عیسٰی کا نام دجال رکھتے تھے۔ بعینہٖ اسی طرح تمہاری طرف سے مجھے اسی نام سے موسوم کیا گیا۔ پس اس طرح تم اقوال اور افعال میں ان کے مشابہ ہوگئے۔ اور اگر حکومت کی تلوار نہ ہوتی تو میں بھی تمہاری طرف سے وہی کچھ دیکھتا جو عیسٰی نے انکار کرنے والوں کی طرف سے دیکھا۔ اس لئے ہم ازراہِ مداہنت نہیں بلکہ احسان کے شکرانہ کے طور پر اس حکومت کا شکریہ ادا کرتے ہیں۔ اور اللہ کی قسم! ہم نے اس کے زیر سایہ ایسا امن پایا جس کی اِس زمانہ میں کسی اسلامی حکومت سے توقع نہیں کی جاسکتی۔ لہٰذا ہمارے نزدیک یہ جائز نہیں کہ ان کے خلاف جہاد کے نام پر تلوار اٹھائی جائے۔ اور تمام مسلمانوں پر حرام ہے کہ وہ ان سے جنگ کریں اور بغاوت اور فساد کیلئے کھڑے ہوں کیونکہ انہوں نے ہم پر طرح طرح کے احسان کئے اور احسان کی جزا احسان ہی ہوتا ہے۔ بے شک ان کی حکومت ہمارے لئے امن کا گہوارہ ہے۔ اور اس کی وجہ سے ہی ہم اہل زمانہ کے ظلم سے بچائے گئے۔ اور اس کے ساتھ ساتھ ہم یہ نہیں چھپاتے کہ ہم پادریوں کے مخالف ہیں بلکہ ہم ان کے اوّل درجہ کے مخالف ہیں۔

ذالک بأنهم يجعلون عبدًا ضعيفًا
عاجزًا ربّ العالمين، وتركوا خالق
السماوات والأرضين. والله يعلم
أنهم من الكاذبين المفترين،
والدجّالين المُحرّفين. ونعلم أن
الحكومة ليست معهم، ولا
تُغريهم بهٰذا الأمر ولا من
المعاونين، بل إنهم ليسوا
بالنصارٰى إلّا بأفواههم. نحتوا
القوانين من عند أنفسهم، وتركوا
الإنجيل وراء ظهورهم، فكيف
نقول إنّهم النصارٰى، بل هم قوم
آخرون، وسلكوا مسالک
أُخرٰى، ولا يدرسون الأناجيل، ولا
يعملون بأحكامها، ولا إليها
يتوجّهون. ونجد فيهم عدلًا وإنصافًا
عند الخصومات، وإني جرّبْتُ
بعضهم في بعض المخاصمات،
ورأيتهم أنهم أقرب مودّةً إلينا، ولا
يريدون الظلم ولا يتعمّدون. وإن ﴿۵۷﴾
اللّيل تحت ظلّهم خير من نهارٍ
رأينا تحت ظلّ المشركين،

اس کی وجہ یہ ہے کہ وہ ایک کمزور عاجز بندے کو رب العالمین قرار دیتے ہیں۔ اورانہوں نے آسمانوں اور زمینوں کے خالق کو چھوڑ دیا ہے۔ اور اللہ جانتا ہے کہ وہ جھوٹے ،مفتری ، دجال اور تحریف کرنے والے ہیں۔ اور ہم جانتے ہیں کہ حکومت ان کے ساتھ نہیں اور نہ ہی وہ انہیں اس امر پر اکساتی ہے اور نہ ہی وہ معاونین میں سے ہے بلکہ وہ صرف زبانی کلامی عیسائی ہیں جنہوں نے اپنی طرف سے کچھ قوانین تراش لئے ہیں اور انجیل کو اپنے پسِ پُشت ڈالا ہوا ہے۔ پھر ہم کیسے کہہ سکتے ہیں کہ وہ عیسائی ہیں۔ بلکہ وہ کوئی اور قوم ہیں اور انہوں نے دوسرے مسلک اختیار کئے ہوئے ہیں۔ اور وہ انجیلوں کو نہیں پڑھتے اور نہ ان کے احکام پر عمل کرتے ہیں اور نہ ہی وہ ان کی طرف متوجہ ہوتے ہیں۔ ہم جھگڑوں کے وقت ان میں عدل اور انصاف پاتے ہیں۔ اور میں نے بعض جھگڑوں (مقدمات) میں خود اُن میں سے بعض کو آزمایا ہے۔ اور میں نے انہیں دیکھا ہے کہ وہ مودّت کے اعتبار سے ہمارے زیادہ قریب ہیں۔ اور وہ ظلم نہیں چاہتے اور نہ ہی وہ (اس کا) قصد کرتے ہیں۔ اوران کے زیرسایہ رات اُس دن کی نسبت زیادہ بہتر ہے جو ہم نے مشرکوں کے زیرسایہ پایا۔

فوجب علينا شكرهم وإن لم نشكر فإنّا مذنبون.

فخلاصة الكلام.. إنّا وجدنا هٰذه الحكومة من المحسنين، فأوجب كتاب اللّٰه علينا أن نكون لها من الشاكرين، فلذالك نشكرهم ولا نبغى لهم إلّا خيرا. وندعو اللّٰه أن يهديهم إلى الإسلام، وينجّيهم من عبادة عبد هو كمثلهم فى المصائب والآلام، ويفتح عيونهم لدينه، ويُوَجّههم إلٰى خير الأديان، ويحفظهم فى الدين والدُّنيا من الخُسران.

هٰذا دعاؤنا، وهل جزاء الإحسان إلّا الإحسان؟ ولا يجازى الحسنة بالسيئة إلّا الذى آثم قلبه وصار كالشياطين، فلا نريد طريق القاسطين. وليس وجه كلامنا فى هٰذه الرسالة إلّا إلٰى علماء النصارٰى والقِسّيسين، الذين حسبوا سبّ الإسلام وتوهين سيّدنا خير الأنام فَرْضَ مذهبهم، فقمنا لدفعهم وذبِّهم من اللّٰه تعالٰى،

اس لئے ہم پر ان کا شکریہ واجب ہے اور اگر ہم شکر ادا نہ کریں تو ہم گناہ گار ہوں گے۔

پس خلاصہ کلام یہ کہ ہم نے اس حکومت کو محسنوں میں سے پایا۔ اور اللہ کی کتاب (قرآن) نے ہم پر واجب کر دیا ہے کہ ہم اُن کے شکر گزار ہوں۔ اسی وجہ سے ہم ان کا شکریہ ادا کرتے ہیں اور ان کی خیر چاہتے ہیں اور اللہ سے دعا کرتے ہیں کہ وہ ان کی اسلام کی طرف راہنمائی فرمائے اور اس بندے کی بندگی سے انہیں نجات بخشے جو مصائب و آلام جھیلنے میں ان جیسا ہی بندہ تھا۔ اور اللہ اپنے دین کے لئے ان کی آنکھیں کھولے اور انہیں سب سے بہتر دین کی طرف متوجہ کرے اور انہیں دین و دنیا میں ہر نقصان سے محفوظ رکھے۔

یہ ہماری دعا ہے اور احسان کا بدلہ احسان ہی ہے اور نیکی کے بدلے میں برائی صرف وہی شخص کرتا ہے جس کا دل گنہگار ہوا اور وہ شیاطین کی طرح ہو گیا ہو۔ پس ہم ظالموں کا طریق نہیں چاہتے۔ اور اس رسالے میں ہمارا روئے سخن ان علماءِ نصارٰی اور پادریوں کی طرف نہیں مگر جنہوں نے اسلام کو گالیاں نکالنے اور ہمارے سید و مولی خیر الانام ﷺ کی توہین اپنا مذہبی فریضہ خیال کیا ہوا ہے۔ پس ہم اللہ کی طرف سے ان کو روکنے اور دور ہٹانے کے لئے کھڑے ہوئے ہیں

ل المؤمن:۵۱

وهو ناصر دينه وهو خير النّاصرين.

وقد خاطبنی ربّی لنصرة دينه بكلمة أجد فيها وعدًا كبيرًا، وقال: بَشِّرْهم بأيّام اللّٰه وذَكِّرْهم تذكيرا. فنعلم مطمئنين مستيقنين أن اللّٰه ينصر دينه ويعصمه من الأعداء، ويظهره على الأديان كلّها من السماء، ولٰكن لا بالحرب والجهاد، بل بآيات قاهرة، ويَدٍ تدق قِحْفَ الأعداء. وكذالك وجدنا فی كتابه، ثم كمثله أوحیٰ إلیّ ربّی، وهٰذا ملخص الإيحاء. فلن يخلف اللّٰه وعده، ويری الذين ظلموا جزاء هم أتمّ الجزاء. وكذالك ظهرت الآثار فی هٰذا الزمان، وتجلّی ربّنا لأهل الأرض بتجلّی قهریّ، فأری آياتِ قهره فی جميع البلدان. وكثير من الناس أفناهم الطاعون، وكثير منهم انتسفتْهم الزلازل وتلقّاهم المنون. ﴿۵۸﴾

اور وہ (خدا) اپنے دین کا مددگار ہے اور وہی بہترین مددگار ہے۔

اور میرے رب نے اپنے دین کی نصرت کے لئے ایسے کلام سے مجھے مخاطب کیا جس میں میں بہت بڑا وعدہ پاتا ہوں اور اس نے فرمایا: یعنی کہ ”تو انہیں اللہ کے ایام کی بشارت دے اور انہیں خوب نصیحت کر“۔ پس ہم پورے اطمینان اور یقین کے ساتھ یہ جانتے ہیں کہ وہ اللہ اپنے دین کی مدد فرمائے گا اور اسے دشمنوں سے بچائے گا۔ اور آسمان سے اسے تمام ادیان پر غلبہ دے گا۔ لیکن وہ غلبہ جنگ اور جہاد سے نہیں بلکہ زبردست نشانات کے ذریعہ اور ایسے ہاتھ سے ہوگا جو دشمنوں کی کھوپڑیاں توڑ دے گا۔ اور ہم نے اس کی کتاب میں ایسا ہی پایا ہے۔ پھر میرے رب نے مجھے اس جیسی وحی کی اور یہ وحی کا خلاصہ ہے۔ پس اللہ اپنے وعدے کے خلاف نہیں کرے گا۔ اور ظالم اپنے ظلم کا پورا پورا بدلہ پائیں گے۔ اور اس طرح اس زمانے میں آثار ظاہر ہوئے اور ہمارا رب اہلِ زمین کیلئے قہری تجلّی کے ساتھ جلوہ گر ہوا۔ پس اس نے اپنے قہری نشان تمام ملکوں میں دکھائے۔ اور بہت سے لوگوں کو طاعون نے فنا کر دیا۔ اور ان میں سے بہتوں کو زلزلوں نے جڑوں سے اکھاڑ دیا اور موتوں نے انہیں آلیا۔

والـذيـن كـانوا فى البارحة ينومون فـى القصور، اليوم تراهم ميّتين فى القبـور. أقـفـرت مـنهم مجالـس، وعُـطّـلـت مـقاصر، وحَلّوا بدارٍ لا تتـركهـم أن يرجعوا إلٰى إخوانهم، أو يـنـــزعوا دُوَرهم عن جيرانهم. وتـرى الناس لا يملكون الفرار من هٰذا الـوبـاء ، ومـا بـقى لهم مفرّ تـحـت السـمـاء . ولا يُـحمَل هٰذا البلاء على البَخْت والاتفاق، كما زعـم أهـل الشـقـاق، فـالسعيد هو الـذى عـرف هٰـذه الآيـات، وولج شعب تلك الحرّات.

فـاعـلـمـوا، رحـمكم اللّٰه.. أن هٰـذه الـمـصـائب من الأقدار التى مـا رأيـتـم قبـل هٰذا الـزمـان، ولا آبـاؤكم فى حين من الأحيان، وإنّما هى آيات لرجل بُعث فيكم من اللّٰه الـمـنّـان، ليجدّد اللّٰه دينه ويظهر بـراهيـنـه، ويُـخَـضِّـر بسـاتيـنـه،

اور وہ جو کل رات تک محلات میں سو رہے تھے آج تو انہیں قبروں میں مُردہ پڑے ہوئے دیکھ رہا ہے۔ مجلسیں ان سے سونی ہو گئیں اور محلات ویران ہو گئے اور وہ ایسے گھر میں اترے جس نے انہیں (اس قابل) نہ چھوڑا کہ وہ اپنے بھائیوں کے پاس واپس جا سکیں اور اپنے ہمسایوں سے اپنے گھر واپس چھین سکیں اور تو لوگوں کو دیکھتا ہے کہ انہیں اس وباء سے بچ نکلنے کی طاقت نہیں اور آسمان کے نیچے ان کے لئے کوئی بھاگنے کی راہ باقی نہیں رہی۔ اور جیسا کہ مخالفین کا خیال ہے اس بلا کو قسمت اور اتفاق پر محمول نہیں کیا جا سکتا پس نیک بخت وہی ہے جس نے ان نشانوں کو پہچانا اور ان سنگلاخ گھاٹیوں میں داخل ہوا۔

اللہ تم پر رحم فرمائے! تم جان لو کہ یہ مصائب ان تقدیروں میں سے ہیں جنہیں نہ تم نے اس زمانہ سے پہلے دیکھا اور نہ ہی کبھی تمہارے آباء نے دیکھا۔ اور یہ نشانات صرف اس شخص کی خاطر ہیں جسے خدائے منّان کی طرف سے تمہارے درمیان اس لئے مبعوث کیا گیا تا کہ اللہ اپنے دین کی تجدید اور اس کے دلائل کو ظاہر کر دے اور اس کے باغات کو سرسبز و شاداب کرے۔

ويثمّر أشجاره من الثمرات الطيّبات، وليجعل حطبه كالغصون الناعمات. كذالك ليعرف الناس دين الله القويم، ويميلوا كل الميل إلى ربّهم الرّحيم، وينفروا عن الدنيا نفورَ طبع الكريم. ولمّا أَسفر صُبح الدين، وأرى شعاع البراهين، غضَّ أكثرُهم أبصارهم لئلّا يبصروا، وعافوا دعوة الله وهم يعلمون. يا حسرة عليهم.. من الخير يفرّون، وعلى الضير يتمايلون. قد حان أن يُفتَح الباب، فمن القارع المنتاب؟ وقد جرت العين لمن كانت له العين. والله غفور رحيم، لا يردّ من جاء بقلب سليم، ومن زاد سؤالًا يزِدْه نوالًا. والعجب أن القوم جمعوا خصاصةً جسمانيةً مع خصاصة روحانيةٍ، ثم يحسبون أنّهم ليسوا بمحتاجين إلى مصلح من الله الكريم! وسُدّ عليهم كلّ بابٍ ﴿۵۹﴾

اوراس کے پیڑوں کو پاک پھلوں سے لاد دے۔ اور اس کی جلانے کے قابل ٹہنیوں کو تر و تازہ شاخوں کی طرح بنادے اور ایسا اس لئے ہوتا لوگ اللہ کے دین قویم کو شناخت کرلیں اور اپنے رب رحیم کی طرف پوری طرح مائل ہوں اور وہ کریم الطبع شخص کی طرح دنیا سے نفرت کریں۔ اور جب دین کی صبح روشن ہوئی اوراس نے براہین کی شعاعیں دکھائیں تو ان میں سے اکثر نے اپنے آنکھیں نیچی کرلیں تا کہ وہ نہ دیکھیں اور انہوں نے جانتے بوجھتے اللہ کے پیغام کو ناپسند کیا۔ حیف ہے ان پر کہ وہ خیر سے بھاگتے ہیں اور نقصان کی طرف مائل ہوتے ہیں۔ یقیناً دروازہ کھلنے کا وقت آ گیا ہے۔ پس کون ہے جو بار بار دستک دے؟ اور جس کی آنکھ ہے اس کے لئے (معرفت کا) چشمہ جاری ہو گیا ہے۔ اللہ غفور و رحیم ہے جو اس کے پاس قلبِ سلیم کے ساتھ آئے وہ اسے واپس نہیں لوٹاتا۔ اور جو طلب میں بڑھتا جاتا ہے وہ اسے عطا میں بڑھاتا جاتا ہے۔ عجیب بات یہ ہے کہ قوم نے جسمانی فقر کو روحانی بدحالی کے ساتھ جمع کر دیا ہے۔ پھر بھی وہ یہ سمجھتے ہیں کہ وہ خدائے کریم کی طرف سے مبعوث ہونے والے مصلح کے محتاج نہیں اور ان پر تمام دروازے بند کر دیئے گئے ہیں،

ثم يظنّون أنّهم رُزِقوا من كلّ نوع النعيم! قد رضوا بأن يعيشوا كالأنعام، معرضين عن آلاء الله والإنعام. فنتعجّب من قعود همّتهم، وخِسّة حالتهم، ونسأل اللّٰه إصلاحهم، حتّٰى يُرزقوا فلاحهم، ووَقَفْنا على الدعاء لهم أكثرَ أوقاتنا ووقتَ الأسحار، والعينَ التي لا يملكها غُمضٌ من هٰذه الأفكار. واللّٰه إنّي أخبرتهم بأيام الطاعون قبل ظهورها، وما نطقتُ إلّا بعد ما أنطقني ربي وأعثرني علٰى مستورها. ثم بعد ذالک أخذهم الطاعون، ونزل بهم المنون. وكان هٰذا الخبر في وقت ما اهتدى إليه رأى الأطبّاء ، وما نطق به أحد من العقلاءِ، فوقع كما أخبر ربّي، وكان هٰذا برهانًا عظيمًا من ربّ السماء . ولٰكنّ النّاس ما سرّحوا الطرْف إليه،

پھر بھی وہ یہ سمجھتے ہیں کہ انہیں ہر قسم کی نعمتیں دی گئی ہیں اور اس بات پر خوش ہیں کہ چوپایوں کی سی زندگی گزاریں اور اللہ تعالیٰ کی نعمتوں اور انعامات سے اعراض کریں۔ ہمیں ان کی کم ہمتی اور خستہ حالی پر حیرانگی ہوتی ہے۔ اور ہم ان کی اصلاح کے لئے اس وقت تک اللہ سے التجا کرتے رہیں گے جب تک انہیں کامیابی حاصل نہ ہوجائے اور ہم نے ان کے لئے دعا کے واسطے اپنے اکثر اوقات، بالخصوص اوقات سحر وقف کر دیئے ہیں اور وہ آنکھ بھی جو ان افکار سے اغماض نہیں کرتی (وقف کردی ہے)۔ اور اللہ کی قسم! میں نے ایام طاعون کے ظاہر ہونے سے قبل ہی ان لوگوں کو اس کے زمانہ کی اطلاع دیدی تھی۔ اور میں نے کوئی بات نہیں کہی تھی مگر جب میرے رب نے مجھے اس کے پوشیدہ راز سے اطلاع دی اور اس کے بتانے کا ارشاد فرمایا۔ پھر اس کے بعد طاعون نے انہیں اپنی گرفت میں لے لیا اور ان پر موتوں کا نزول ہوا۔ اور اس کی یہ اطلاع اس وقت دی گئی جب اطباء کی رائے کو اس تک کوئی رسائی نہ تھی۔ اور کسی عقلمند نے اس کے متعلق کچھ بھی نہیں کہا تھا۔ پھر ویسے ہی وقوع میں آیا جیسے میرے رب نے مجھے خبر دی تھی اور یہ آسمان کے رب کی طرف سے ایک برہانِ عظیم تھی لیکن لوگوں نے اس کی طرف نگاہ نہ کی

وما أفاض رجل ماء الدموع من عينيه، وما بادروا إلى التوبة والأعمال الحسنة، بل زادوا فى المعاصى والسيئةِ. وكذّبونى وكفّرونى، وقالوا دجّال لئيم، وما آنسنى فى وحدتى إلّا ربّى الرحيم. واجتمعوا علىّ سبًّا وشتمًا، ولزمونى ملازمة الغريم، وما عرفونى لبغضهم القديم، فاختفينا من أعينهم كأصحاب الكهف والرقيم. وجحدوا بآيات اللّٰه وَاسْتَيْقَنَتْهَآ اَنْفُسُهُمْ ظُلْمًا وَّعُلُوًّا [1] فما أمكنهم الرجوع بعد ما أروا تشدّدًا وغُلُوًّا. وواللّٰه إن الآيات قد نزلت كصيّب من السماوات. أشعلت المصابيح فما زالت ظلماتهم، وكثر الإنذار والتنبيه فما قلّت سيّئاتهم. عكفوا على حطبٍ، وأعرضوا عن أشجار باسقةٍ، وأثمار يانعةٍ، وأزهار منوّرة.

اور کسی شخص نے اپنی آنکھوں سے آنسوؤں کا پانی نہ بہایا۔ اور نہ انہوں نے توبہ کرنے اور اعمال حسنہ بجا لانے کیلئے کوئی فوری قدم اٹھایا بلکہ وہ معاصی اور برائی میں اور بڑھ گئے۔ اور انہوں نے میری تکذیب کی اور مجھے کافر قرار دیا اور کہا کہ یہ لئیم دجال ہے اور میری تنہائی میں صرف میرے رب رحیم نے میری غمخواری فرمائی۔ اور وہ سب میرے خلاف سبّ وشتم میں اکٹھے ہو گئے۔ اور قرض خواہ کے چمٹنے کی طرح وہ مجھ سے چمٹ گئے اور اپنے قدیمی بغض کے باعث انہوں نے مجھے نہیں پہچانا۔ اور ہم اصحاب کہف ورقیم کی طرح ان کی نگاہوں سے چھپے رہے۔ اور انہوں نے ظلم اور سرکشی کرتے ہوئے اللہ کے نشانوں کا انکار کر دیا حالانکہ ان کے دل ان پر یقین لا چکے تھے۔ پس یہ ان کے لئے ممکن نہ رہا کہ وہ تشدد اور برائی کے مظاہرہ کے بعد رجوع کر سکیں۔ اور اللہ کی قسم! نشانات موسلا دھار بارش کی طرح آسمان سے نازل ہوئے۔ چراغ روشن ہوئے لیکن پھر بھی ان کی تاریکیاں دور نہ ہوئیں۔ انذار اور تنبیہ بکثرت ہونے کے باوجود ان کی برائیاں کم نہ ہوئیں۔ وہ خشک لکڑیوں پر جم کر بیٹھے رہے اور بلند و بالا درختوں، پکے ہوئے پھلوں اور شگفتہ پھولوں سے بے رخی کی۔

[1] النمل:۱۵

واللّٰہ لا أدری لِمَ أعرضوا عنّی مع ہٰذہ الآیات البیّنات، وقد أتمّ اللّٰہ حجّتہ علیہم وعلٰی کلّ من کان فی الظلمات. ولمّا راعنی منہم ما یروع الوحیدَ، أدرکنی عون ربّی وکلَّ یومٍ زِیْدَ. وما زلت أُنصر وأُؤَیَّد، حتّی تمّت الحجّۃ، وتواترت النصرۃ، وبلغت الآیات إلٰی حدّ لا أستطیع أن أُحصیہا، ولکنی رأیت أن أکتب آیۃ منہا فی آخر ہٰذہ الرسالۃ، لعلّ اللّٰہ ینفع بہا أحدًا من الطبایع السعیدۃ، ویعلم الناس أن نصرۃ اللّٰہ قد أحاطت مشارق الأرض ومغاربہا، وشاعت تغلغلہا فی أخیار العباد وعقاربہا، حتی بلغت أشعّۃ ہٰذہ الآیات إلٰی بلاد أمریکۃ التی ہی أبعد البلاد.

وکلّ ما أوحی اللّٰہ إلیّ من الآیات المنیرۃ، والبراہین الکبیرۃ، إنہا لیست لی بل لتصدیق الإسلام، وما أنا إلّا أحد من الخدّام. وأعجبنی حال المنکرین.

اور اللہ کی قسم میں نہیں جانتا کہ ان کھلے کھلے نشانوں کے ہوتے ہوئے انہوں نے مجھ سے کیوں منہ موڑ لیا۔ جبکہ اللہ نے ان پر اور اندھیروں میں پڑے ہوئے ہر شخص پر اپنی حجت تمام کر دی تھی۔ اور جب ان کی طرف سے مجھے وہ خوف لاحق ہوا جو اکیلے شخص کو ڈراتا ہے تو میرے رب کی مدد مجھے آ پہنچی اور وہ روز بروز بڑھتی چلی گئی۔ اور یہ نصرت وتائید اتمام حجت ہونے تک مجھے مسلسل دی جاتی رہی۔ اور تواتر سے یہ نصرت ﴿۶۰﴾ جاری رہی۔ اور یہ نشانات اس حد تک جا پہنچے کہ جن کے شمار کی مجھ میں طاقت نہیں تھی لیکن میں نے مناسب سمجھا کہ ان نشانوں میں سے ایک نشان اس رسالے کے آخر میں لکھ دوں تا کہ شاید اللہ اس رسالے کے ذریعہ کسی سعید فطرت کو نفع پہنچادے اور لوگ جان جائیں کہ اللہ کی نصرت زمین کے مشارق اور مغارب کو اپنے احاطہ میں لئے ہوئے ہے۔ اور اس کا غلغہ (شہرت) نیک بندوں اور بچھو فطرت لوگوں میں اتنا عام ہے کہ ان نشانوں کی شعاعیں ممالک امریکہ تک جو تمام ملکوں سے دور ہے پہنچیں۔

اور روشن نشانوں اور عظیم براہین پر مشتمل جو وحی بھی اللہ نے مجھے کی وہ میرے لئے نہیں بلکہ اسلام کی تصدیق کے لئے ہے۔ اور میں تو صرف خدام میں سے ایک خادم ہوں۔ منکروں کی حالت میرے لئے تعجب خیز ہے۔

إنهم أصرّوا على التكذيب حتى صاروا أوّل المعتدين! وكلٌّ جَهَدَ جهدَه، وبذل ما عنده لِيُطْفِئَ نورًا نزل من السّماء، فزاد اللّٰه نوره، وما كان جهدهم إلّا كالهباء. ورأينا فتنتهم كالبحر إذا ماج، والسيل إذا هاج، ولكن كان مآل الأمر فَتْحُنَا وهزيمتهم، وعزّتنا وذلّتهم. ولو كان هٰذا الأمر من غير اللّٰه لمزّقوني كلّ ممزّق، ولمَحَوا نقشي من الأحياء، ولكن كانت يد اللّٰه تحفظني من شرّ الأعداء، حتّٰى بلغت آياتي إلٰى أقصى البلاد، فما كان هٰذا إلّا فعل رب العباد. والآن نكتب آية ظهرت في بلاد أمريكه، وطلعتْ شمسنا من المشرق حتّٰى أرت بريقَها أهلَ المغرب بصُوَرٍ أنيقةٍ. فهٰذا فضل اللّٰه ورحمته وعناية اللّٰه ومنّته وبُشرىٰ لقومٍ يعرفونه وطوبٰى لعبادٍ يَقْبَلُونَه.

☆☆☆

انہوں نے تکذیب پر اصرار کیا یہاں تک کہ وہ زیادتی کرنے والوں میں اول درجہ پر ہو گئے۔ اور (ان میں سے) ہر ایک نے اپنی پوری کوشش کی اور جو اس کی بساط میں تھا اسے صرف کر دیا تا کہ وہ آسمان سے نازل ہونے والے نور کو بجھا دے مگر اللہ نے اپنا نور بڑھایا اور ان کی کوششیں غبار کی طرح تھیں۔ اور ہم نے ان کے فتنے کو لہریں مارتے ہوئے سمندر اور تند و تیز سیلاب کی مانند دیکھا لیکن اس معاملہ کا نتیجہ ہماری فتح اور ان کی ہزیمت اور ہماری عزت اور ان کی ذلت تھا اور اگر یہ کاروبار غیر اللہ کی طرف سے ہوتا تو وہ (مخالف) مجھے پارہ پارہ کر دیتے۔ اور زندہ لوگوں سے میرا نقش مٹا دیتے لیکن اللہ کا ہاتھ مجھے دشمنوں کے شر سے بچاتا رہا۔ یہاں تک کہ میرے نشان دور دراز ملکوں تک پہنچ گئے اور یہ محض رب العباد کا فعل تھا۔ اور اب ہم اس عظیم الشان نشان کو لکھتے ہیں جو بلاد امریکہ میں ظاہر ہوا۔ اور ہمارا سورج مشرق سے طلوع ہوا۔ یہاں تک کہ اس آفتاب نے اہل مغرب کو نہایت خوبصورت انداز میں اپنی چمک دکھائی۔ پس یہ اللہ کا فضل اور اس کی رحمت ہے اور اللہ کی عنایت اور اس کا احسان ہے اور بشارت ہے ان لوگوں کے لئے جو اسے پہچانتے ہیں اور مبارک ہے ان لوگوں کے لئے جو اسے قبول کرتے ہیں۔

☆☆☆

﴿۶۱﴾

ذکّر المباهلة التی دعوتُ ڈُوئی اليها مع ذكر الدعاء عليه وتفصيل ماصنَع اللّٰه فی هٰذا الباس بعد ما أشعناه فی الناس

اعلموا، رحمكم الله، أن من نموذج نصرته تعالٰی، ومن شهاداته علٰی صدقی، آية أظهرها اللّٰه تعالٰی لتأييدی، بإهلاك رجل اسمه ڈُوئی. وتفصيل هٰذه الآية الجليلة، والمعجزة العظيمة، أنّ رجلًا مسمّی بڈُوئی، كان فی أمريكه من النصاری المتموّلين، والقسيسين المتكبّرين. وكان معه زهاء مائةِ ألفٍ من المريدين، وكانوا يُطيعونه كالعباد والإماء علٰی منهج اليسوعيّين. وكان كثير الشهرة فی قومه وغير قومه، حتی طَبّق الآفاق ذكرُه، وسخّر فوجًا من النصارٰی سِحرُه. وكان يدّعی الرسالة والنبوّة، مع إقرار ألوهيّة ابن مريم، ويسبّ ويشتم رسولنا الأكرم،

اس مباہلہ کا ذکر جس کی طرف میں نے ڈوئی کو بلایا، اسکے خلاف دعا اور لوگوں میں اس کی اشاعت کے بعد اس معرکہ میں اللہ کے سلوک کی تفصیل

اللہ تم پر رحم فرمائے جان لو کہ اللہ تعالیٰ کی نصرت کے بہت سے نمونوں اور میری صداقت کی شہادتوں میں سے ایک وہ نشان ہے جسے اللہ تعالیٰ نے ڈوئی نامی شخص کو ہلاک کر کے میری تائید میں ظاہر فرمایا۔ اور اس جلیل القدر نشان اور عظیم معجزے کی تفصیل یہ ہے۔ ڈوئی نامی شخص امریکہ کے متمول عیسائیوں اور متکبر پادریوں میں سے ایک تھا۔ اور اس کے ساتھ قریباً ایک لاکھ مرید تھے۔ اور وہ عیسائیوں کے طریق پر غلاموں ، اور لونڈیوں کی طرح اس کی اطاعت کرتے تھے۔ اور اسے اپنی قوم اور دوسرے لوگوں میں اتنی زیادہ شہرت حاصل تھی کہ اس کا ذکر دنیا کے کناروں تک پھیل گیا تھا۔ اور اس کے جادو نے عیسائیوں کی ایک بہت بڑی جماعت کو تسخیر کر رکھا تھا۔ اور وہ ابن مریم کی الوہیت کے اقرار کے ساتھ ساتھ اپنی رسالت اور نبوت کا مدعی بھی تھا۔ اور وہ ہمارے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو برا بھلا کہتا اور گالیاں دیتا تھا۔

وكان يدّعي مقامات فائقة ومراتب عالية، ويحسب نفسه من كلّ نفس أشرف وأعظم. وكان يزيد يومًا فيومًا في المالِ والشهرة والتابعين، وكان يعيش كالملوك بعد ما كان كالشحّاذين. فالناظر من المسلمين في ترقّياته، مع افترائه وتقوُّله، إن كان ضعيفًا.. ضلّ وحارَ، وإن كان عَرِيفًا لم يأمَن العثارَ. وذالك أنه كان عدوّ الإسلام، وكان يسبّ نبيَّنا خيرَ الأنام، ثمّ مع ذالك صعد في الشهرة والتموّل إلٰى أعلى المقام، وكان يقول إني سأقتل كلّ من كان من المسلمين، ولا أترك نفسًا من الموحّدين المؤمنين. وكان من الذين يقولون ما لا يفعلون، وعلا في الأرض كفرعون ونسي المنون. وكان يجعل النهارَ لنهب أموال الناس، والليلَ للكأس، واجتمع إليه جهّال اليسوعيّين، وسفهاء المسيحيّين، فما زالوا يتعاطون أقداح الضلالة، ويصدّقون من جهلهم دعوى الرسالة. ﴿۶۲﴾

اور وہ بلند مقامات اور مراتب عالیہ کا دعویدار تھا۔ اور اپنے آپ کو ہر شخص سے زیادہ بزرگ و برتر سمجھتا تھا اور وہ روز بروز شہرت اور مال اور ماننے والوں کی تعداد میں بڑھ رہا تھا اور وہ گداگروں کی طرح ہونے کے بعد بادشاہوں جیسی زندگی بسر کرنے لگا۔ اس کے افترا اور خدا پر جھوٹ گھڑنے کے باوجود اس کی ترقیوں کو مسلمانوں میں سے دیکھنے والا اگر ضعیف (العقیدہ) ہوتا تو وہ گمراہ ہو جاتا اور نقصان اٹھاتا، اور اگر وہ عالم ہوتا تو بھی لغزش سے محفوظ نہ رہتا۔ اور یہ اس لئے کہ وہ (ڈوئی) اسلام کا دشمن تھا اور وہ ہمارے نبی خیر الانام صلی اللہ علیہ وسلم کو گالیاں دیا کرتا تھا۔ بایں ہمہ وہ شہرت اور تموّل میں اعلیٰ مقام تک ترقی کرتا رہا۔ اور وہ یہ کہتا تھا کہ میں عنقریب ہر مسلمان کو قتل کروں گا اور کسی موحد مومن کو نہیں چھوڑوں گا۔ اور وہ (ڈوئی) ایسے لوگوں میں سے تھا جو کہتے ہیں جو کرتے نہیں۔ اور اس نے زمین میں فرعون کی طرح سرکشی کی اور موت کو بھول گیا۔ اس نے دن کو لوگوں کے مال لوٹنے اور رات کو مے نوشی کے لئے مختص کر رکھا تھا۔ جاہل عیسائی اور ناسمجھ مسیحی اس کے گرد جمع ہو گئے وہ ضلالت کے جام لنڈھاتے رہے اور اپنی جہالت کی وجہ سے اس کے دعویٰ رسالت کی تصدیق کرتے رہے

وکان ھو عَبْدَ الدنیا لا کَحُرٍّ، وکصدفٍ بلا دُرٍّ، ومع ذالک کان شیطانَ زمانه، وقرینَ شیطانه، ولکن اللّٰه مهّله إلٰی وقتٍ دعوتُه للمباھلة، ودعوتُ علیه فی حضرة العزّة .وکنتُ أجد فیه ریح الشیطان، ورأیت أنه صریع الطاغوت وعدوّ عباد الرحمٰن، نجّس الأرض ونجّس أنفاس أھلها من أنواع خباثة الھذیان، وما رأیتُ کمثله عِمِّیتًا ولا عِفریتًا فی ھٰذا الزمان. کان مجنونَ التثلیث، وعدوَّ التوحید، ومصرًّا علی الدّین الخبیث، وکان ینظر مضرّاتِه کحسنةٍ، ومعرّاتِه کأسباب راحةٍ. واجتمع الجھّال علیه من الأُمراء وأھل الثروۃ، ونصروہ بمالٍ لا یوجد إلَّا فی خزائن الملوک وأرباب السلطنة.

﴿۶۳﴾ وکان یساق إلیه قناطیرُ الدولة، حتی قیل إنّه ملک ویعیش کالملوک بالشأن والشوکة.

حالانکہ وہ دنیا کا غلام تھا نہ کہ آزاد۔ اور وہ ایسا سیپ تھا جس میں موتی نہ ہو۔ اور اس کے ساتھ ساتھ وہ اپنے زمانے کا شیطان اور اپنے شیطان کا ساتھی تھا۔ مگر اللہ نے اسے اس وقت تک مہلت دی جب تک کہ میں نے اسے مباہلہ کیلئے بلایا اور اس کے خلاف رب العزت کی بارگاہ میں دعا کی۔ اور میں اس (ڈوئی) کے وجود میں شیطان کی بدبو پاتا تھا۔ اور میں نے اسے طاغوت کا پچھاڑا ہوا اور رحمان خدا کے بندوں کا دشمن پایا۔ اس نے زمین کو ناپاک کیا اور اہل زمین کی سانسوں کو اپنی طرح طرح کی خبیثانہ بکواس سے نجس کر دیا۔ میں نے اس زمانے میں اس جیسا کوئی شاطر اور سرکش شیطان نہیں دیکھا۔ وہ تثلیث کا دیوانہ اور توحید کا دشمن اور خبیث دین پر مصر تھا۔ اور وہ اس دین کی برائیوں کو نیکی کی طرح اور اس کے عیوب کو اسباب راحت کی مانند دیکھتا تھا۔ اور امراء اور دولت مندوں میں سے جاہل اسکے گرد جمع ہو گئے تھے۔ اور انہوں نے اسکی ایسے مال سے مدد کی جو صرف بادشاہوں اور ارباب سلطنت کے خزانوں میں پایا جاتا ہے۔

اور اس کے پاس ڈھیروں ڈھیر دولت لائی جاتی یہاں تک کہ یہ کہا جانے لگا کہ وہ بادشاہ ہے جو بادشاہوں کی طرح شان وشوکت سے زندگی بسر کرتا ہے

ولما بلغت دولته منتهاها، تبع نفسَه الأمّارة وما زكّاها. وادّعى الرسالة والنبوّة من إغواء الشيطان، وما تحامى عن الافتراء والكذب والبهتان. وظنّ أنه أمرٌ لا يُسأل عنه، ويُزجّي حياته في التنعّم والرفاهة، ويزيد في العظمة والنباهة، بل سلك معه طريقَ الكبر والنخوة، وما خاف عذاب حضرة العزّة. ولا شكّ أنّ المفترى يؤخذ في مآل أمره ويُمنع من الصعود، وتفترسه غيرة اللّٰه كالأُسُود، ويرى يوم الهلاك والدّمار الموعود في كتاب الله العزيز الودُود. إن الذين يفترون على اللّٰه ويتقوّلون، لا يعيشون إلّا قليلًا ثم يؤخذون، وتتبعهم لعنة اللّٰه في هٰذه وفي الآخرة، ويذوقون الهوان والخزى ولا يُكرَمون. ألم يبلغك ما كان مآل المفترين في الأوّلين؟

اور جب اس کی دولت اپنی انتہا کو پہنچ گئی تو وہ اپنے نفس امارہ کا مطیع ہو گیا اور اس نے اسے پاک نہ کیا۔ اور اس نے شیطان کے بہکانے سے نبوت اور رسالت کا دعویٰ کر دیا۔ اور افتراء، جھوٹ اور بہتان سے اجتناب نہ کیا۔ اور اس نے یہ خیال کر لیا کہ یہ ایسی بات ہے جسکے بارہ میں اس سے باز پرس نہیں ہوگی۔ اور وہ اپنی زندگی ناز و نعم اور آسودگی میں گزارتا رہے گا اور وہ عظمت و شرف میں بڑھتا چلا جائے گا۔ بلکہ اس کے ساتھ وہ کبر و نخوت کی راہ پر بھی چل پڑا اور رب العزت کے عذاب سے نہ ڈرا۔ اور اس میں کچھ شک نہیں کہ مفتری آخر کار پکڑا جاتا ہے اور اسے ترقی سے روک دیا جاتا ہے۔ اور اللہ کی غیرت اسے شیروں کی طرح چیر پھاڑ دیتی ہے۔ اور وہ ہلاکت کا دن اور موعود تباہی کو دیکھ لیتا ہے۔ اللہ غالب اور بہت پیار کرنے والے کی کتاب (قرآن کریم) میں ہے کہ ’’وہ لوگ جو اللہ پر افتراء کرتے ہیں اور جھوٹ باندھتے ہیں وہ تھوڑا ہی عرصہ زندہ رہتے ہیں اور پھر وہ پکڑے جاتے ہیں اور اللہ کی لعنت اس دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی ان کا پیچھا کرتی ہے اور وہ ذلت اور رسوائی کا مزا چکھتے ہیں اور ان کی عزت نہیں کی جاتی۔ کیا تجھے پہلے زمانے کے مفتریوں کے انجام کی خبر نہیں پہنچی؟

وإن اللّٰــه لا يخـاف عقبــى المتقـوّليـن، ويهزّ لهم حُسامه، فيجعلهم من الممزَّقين.

ولـمّا اقترب يوم هلاكه دعوتُه لـلـمبـاهـلة، وكتبتُ إليـه أنّ دعـواک باطلٌ ولستَ إلّا كذّابًا مـفتـريًـا لـجِيفةِ الدنيـا الدنيّة، وليـس عيسٰى إلّا نبيًّا، ولستَ إلّا متقـوّلًا، ومـن العـامّة والفِرق الـضـالّة الـمضلّة. فاخْشَ الذى يـرى كـذبک، وإنّـى أدعوک إلى الإسلام والدّين الحقّ والتوبة إلـى اللّٰـه ذى الجبروت والعزّة. فـإن تـولّيـتَ وأَعْرضتَ عن هٰذه الدعوة، فتعالَ نباهلْ ونجعلْ لعنة اللّٰـه عـلـى الـذى ترک الحقّ، وادّعـى الـرسـالة والنبوّ ة عـلٰى طـريق الفِرية. وإن اللّٰه يفتح بينى وبيـنـک، ويهـلـک الكاذب فى زمـن حيـاة الصادق، ليعلم الناس مَـنْ صـدق ومَنْ كذب، ولينقطع الـنـــزاع بـعـد هٰذه الفيصلة.

اور یقیناً اللہ کو افترا کرنے والوں کے انجام کی کچھ پرواہ نہیں۔ اور وہ اپنی تلوار ان کے لئے سونتتا ہے اور انہیں پارہ پارہ کر دیتا ہے۔

اور جب اس کی ہلاکت کا دن قریب آ گیا تو میں نے اس کو مباہلہ کے لئے بلایا اور اسے لکھا کہ تیرا دعویٰ باطل ہے اور تو اس حقیر دنیا کے مردار کی خاطر محض کذاب اور مفتری ہے اور عیسٰیؑ صرف ایک نبی ہے اور تو محض خدا تعالیٰ کی طرف جھوٹا قول منسوب کرنے والا، مفتری اور معمولی آدمی اور خود گمراہ اور گمراہ کرنے والے فرقے سے ہے۔ پس اس ذات باری تعالیٰ سے ڈر جو تیرے جھوٹ کو دیکھ رہا ہے۔ ﴿۶۴﴾ اور میں تجھے اسلام اور دین حق کی طرف اور جبروت اور عزت والے خدا کی طرف توبہ کرنے کے لئے دعوت دیتا ہوں۔ اگر تو اس دعوت سے پیٹھ پھیرتا اور منہ موڑتا ہے تو آؤ ہم مباہلہ کریں اور حق ترک کرنے والے اور ازراہِ افتراء رسالت اور نبوت کا دعویٰ کرنے والے پر اللہ کی لعنت ڈالیں۔ اور اس طرح اللہ میرے اور تیرے درمیان فیصلہ فرما دے گا۔ اور صادق کے عرصہ حیات میں کاذب کو ہلاک کر دے گا تا کہ لوگ یہ جان لیں کہ کون سچا ہے اور کون جھوٹا اور تا اس فیصلہ کے بعد نزاع ختم ہو جائے۔

والـلّٰـه، إنّی أنا المسيح الموعود الـذی وُعـد مـجيئه فی آخر الزمن وأيـام شيـو ع الضلالة. وإنّ عيسٰی قـد ماتَ، وإن مذهب التثليث باطل، وإنک تـفتری علی اللّٰه فی دعوی الـنبـوّة. والنبوّة قد انقطعت بعد نبيّنا صلی اللّٰه عليه وسلم ، ولا كتاب بعد الـفـرقـان الـذی هو خير الصحف السـابـقة، ولا شريعة بعد الشريعة الـمحمديّة، بَيْدَ أنی سُمّيتُ نبيًّا علٰی لسان خير البريّة، وذالک أمر ظلّی مِنْ بـركات المتابعة، وما أری فی نفسی خيرًا، ووجدتُ كُلّ ما وجدت من هٰذه النفس المقدّسة. وما عنی الـلّٰـه مـن نبوّتی إلَّا كثرة المكالمة والمخاطبة، ولعنة اللّٰه علٰی من أراد فوق ذالک،أوحسب نفسه شيئًا، أو أخرج عنقه من الرِّبْقة النبويّة. وإن رسـولنا خاتم النبيين، وعليه انقطعتْ سلسلة المرسلين. فليس حقّ أحدٍ أَن يـدّعـی الـنبوّ ة بـعـد رسـولـنـا المصطفٰی علی الطريقة المستقلّة، ومـا بـقی بعده إلّا كثرة المكالمة،

اور اللہ کی قسم! میں ہی وہ مسیح موعود ہوں جس کی آخری زمانہ میں اور گمراہی کے پھیل جانے کے دنوں میں آمد کا وعدہ دیا گیا تھا۔اور یقیناً عیسٰی فوت ہو چکا ہے اور تثلیثی مذہب باطل ہے۔اور تو دعوائے نبوت میں اللہ پر افتراء کر رہا ہے اور سلسلہ نبوت تو ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد منقطع ہو گیا۔اور فرقان حمید جو تمام صُحفِ سابقہ سے بہتر ہے، کے بعد کوئی اور کتاب نہیں اور نہ شریعت محمدیہ کے بعد کوئی اور شریعت ہے۔البتہ خیر البریہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک سے میرا نام نبی رکھا گیا۔اور یہ آپ کی کامل اتباع کی برکات کی وجہ سے ایک ظلی امر ہے۔اور میں اپنی ذات میں کوئی خوبی نہیں پاتا اور میں نے جو کچھ پایا اس پاک نفس سے پایا۔میری نبوت سے اللہ کی مراد محض کثرت مکالمہ ومخاطبہ الٰہیہ ہے۔اور اللہ کی لعنت ہو اس پر جو اس سے زائد کا ارادہ کرے۔یا وہ اپنے آپ کو کوئی شے سمجھے یا جو حضور کی غلامی سے اپنی گردن کو باہر نکالتا ہو۔اور یقیناً ہمارے رسول خاتم النبیّین ہیں۔آپ پر سلسلہ مرسلین منقطع ہو گیا۔پس کسی کو بھی یہ حق نہیں پہنچتا کہ وہ ہمارے رسول پاک کے بعد نبوت مستقلہ کا دعویٰ کرے۔اور آپ کے بعد سوائے کثرت مکالمہ اور کچھ باقی نہیں رہا۔

وهو بشرط الاتّباع لا بغير متابعة خير البريّة. ووالله، ما حصل لی هٰذا المقام إلّا من أنوار اتّباع الأشعّة المصطفويّة،

وَسُمِّيتُ نبيًّا من اللّٰه علٰى طريق المجاز لا علٰى وجه الحقيقة. فلا تهيج هٰهنا غيرة الله ولا غيرة رسوله، فإنی أُرَبَّی تحت جناح النبیّ، وقدمی هٰذه تحت الأقدام النبويّة. ثم ما قلتُ من نفسی شيئًا، بل اتّبعتُ ما أُوحی إلیّ من ربّی. وما أخاف بعد ذالک تهديد الخليقة، وكلّ أحدٍ يُسأل عن عمله يوم القيامة، ولا يخفى على الله خافية.

وقُلتُ لذالک المفتری.. إن كنتَ لا تباهل بعد هٰذه الدَّعْوة، ومع ذالک لا تتوب مما تفتری على اللّٰه بادّعاء النبوّة، فلا تحسبُ أنّک تنجو بهٰذه الحيلة، بل الله يهلكک بعذابٍ شديدٍ مع الذلّة الشديدة،

اور وہ بھی اتباع کی شرط کے ساتھ ہے نہ کہ خیر البریہ کی متابعت کے بغیر۔ اور اللہ کی قسم! مجھے یہ مقام صرف اور صرف مصطفوی شعاعوں کی اتباع کے انوار سے حاصل ہوا ہے۔

اور اللہ کی طرف سے مجھے حقیقی طور پر نہیں بلکہ مجازی طور پر نبی کا نام دیا گیا ہے۔ اس طرح یہاں اللہ اور اس کے رسول کی غیرت جوش میں نہیں آتی، کیونکہ میری پرورش نبی کریمؐ کے پروں کے نیچے کی جا رہی ہے۔ اور میرا یہ قدم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے قدموں کے نیچے ہے۔ پھر یہ بات بھی ہے کہ میں نے اپنی طرف سے کچھ نہیں کہا۔ بلکہ میں نے اسی وحی کی پیروی کی ہے جو میرے رب کی طرف سے مجھے کی گئی ہے۔ اور اس کے بعد میں مخلوق کی دھمکیوں سے نہیں ڈرتا۔ اور قیامت کے روز ہر شخص سے اسکے عمل کی پُرسش کی جائے گی اور اللہ سے کوئی چیز پوشیدہ نہیں۔ ﴿۶۵﴾

اور میں نے اس مفتری (ڈوئی) سے کہا کہ اگر تو میری اس دعوت مباہلہ کے بعد بھی مباہلہ نہیں کرے گا اور اس کے ساتھ یہ بھی کہ جس نبوت کا تو نے اللہ پر افترا کرتے ہوئے دعویٰ کیا ہے اس سے توبہ نہیں کرے گا تو یہ مت سمجھنا کہ اس حیلہ سے تو بچ جائے گا بلکہ اللہ انتہائی ذلت کے ساتھ شدید عذاب سے تجھے ہلاک کرے گا

ویخزیک ویذیقک جزاء الفریة. وکان یراقب موتی وأراقب موته، وکنتُ أتوکّل علی اللّٰہ ناصر الحقّ وحامی ھٰذہ الملّة.

ثم أشعتُ ما کتبتُ إلیه فی ممالک أمریکة إشاعةً تامّةً کاملةً، حتی أُشیعَ ما کتبت إلیه فی أکثر جرائد أمریکة، وأظنّ أنّ ألوفًا من الجرائد أشاعتْ ھٰذا التبلیغ، وبلغت الإشاعة إلٰی عِدّة ما أستطیع أن أُحصیھا، ولیس فی القرطاس سعة أَنْ أُمْلیھا. وأمّا ما أُرْسِلَ إلیّ من جرائد أمریکة التی فیھا ذکرُ دعوتی وذکر المباھلة وذکر دعائی علٰی ڈوئی لطلب الفیصلة، فرأیتُ أن أکتب فی الحاشیة أسماء بعضھا، لیعلم الناس أنّ ھٰذا الأمر ما کان مکتومًا مخفیًّا، بل أشیع فی مشارق ﴿۶۶﴾ الأرض ومغاربھا، وفی أقطار الدنیا وأعطافھا کلّھا، شرقًا وغربًا وشمالًا وجنوبًا. وکان سبب ھٰذہ الإشاعة أنّ ڈوئی کان کالملوک العظام فی الشھرة،

اور تجھے رسوا کرے گا اور تجھے افترا کی سزا کا مزا چکھائے گا۔اور وہ (ڈوئی) میری موت کا انتظار کرتا تھا۔اور میں اس کی موت کا۔میرا توکل اللہ پر تھا جو حق کی مدد کرنے والا ہے اور اس ملت (اسلامیہ) کا حامی ہے۔

اس کے بعد میں نے اس کی طرف لکھی ہوئی اپنی تحریر کو بلاد امریکہ میں بھرپور طریقہ سے شائع کر دیا ،اوراس کی طرف لکھی گئی میری تحریرات امریکہ کے اکثر جرائد میں شائع ہوئیں۔اور میرا یہ خیال ہے کہ میری اس تبلیغ کو ہزارہا اخبارات نے شائع کیا اور یہ اشاعت اتنی تعداد میں ہوئی کہ میں اس کا شمار نہیں کر سکتا اورصفحات قرطاس میں اتنی گنجائش نہیں کہ میں اس کورقم کرسکوں۔ہاں البتہ وہ امریکی جرائد جو مجھے بھیجے گئے اور جن میں میری تبلیغ اور میرے دعوت مباہلہ اور ڈوئی کے خلاف خدائی فیصلہ طلب کرنے کے لئے میری دعا کا ذکرتھا۔تو میں نے مناسب سمجھا کہ ان میں سے بعض اخبارات کے نام حاشیہ میں لکھ دوں تا کہ لوگوں کومعلوم ہوجائے کہ یہ مباہلے کا معاملہ کوئی ڈھکا چھپا اورمخفی امر نہ تھا۔بلکہ زمین کے مشرق، مغرب اور دنیا کے تمام اکناف میں شرقاً غرباً اور شمالاً جنوباً اس کی اشاعت کی گئی۔اوراس اشاعت کی وجہ یہ تھی کہ ڈوئی شہرت میں بڑے بادشاہوں جیسا تھا۔

وما كان رجل فی أمريكة ولا فی يورُب من الأكابر والأصاغر إلّا كان يعرفه بالمعرفة التامّة. وكانت له عظمة ونباهة كالسلاطين فی أَعْيُن أهل تلك البلاد، ومع ذالک كان كثير السياحة، يصطاد الناس بوعظه كالصياد. فلذالک ما أبٰى أحدٌ من أهل الجرايد أن يطبع ما أُرْسل إليه فی أمره من مسألة المباهلة، بل ساقهم حرص رؤية مآل المصارعة إلى الطبع والإشاعة. والجرائد التی طُبعتْ فيها مسألة مباهلتی ودُعائی علٰی ڈُوئی هی كثيرة من جرائد أمريكة، ولكنّا نذكر علٰی طريق النموذج شيئًا منها فی حاشيتنا هذه.☆

اور امریکہ اور یورپ کے بڑے اور چھوٹے طبقوں میں کوئی فرد ایسا نہ تھا جو اس کو پورے طور پر نہ جانتا ہو۔ اور ان ملکوں کے رہنے والوں کی نگاہوں میں اس کی عظمت اور شرف بادشاہوں کی طرح تھا۔ مزید برآں وہ بہت سفر کرنے والا شخص تھا۔ اور اپنے وعظ سے لوگوں کو شکاری کی طرح شکار کرتا تھا۔ یہی وجہ تھی کہ اخبار والوں میں سے کسی نے اس مضمون کو چھاپنے سے کبھی انکار نہ کیا جو اسے اس کے متعلق بسلسلہ مباہلہ بھیجا جاتا۔ بلکہ اس کُشتی کے انجام کو دیکھنے کی شدید خواہش نے انہیں اس طباعت و اشاعت پر آمادہ کیا۔ اور جن اخبارات میں میری دعوت مباہلہ اور ڈوئی کے خلاف میری دعا چھپی وہ بہت سے امریکی اخبار ہیں لیکن ہم بطور نمونہ ان میں سے چند ایک کا ذکر اس حاشیہ میں کرتے ہیں۔☆

حاشیہ اور اس کا اردو ترجمہ اگلے صفحات پر ملاحظہ فرمائیں

الحاشية

نمبر	اسم الجريدة وتاريخه	ترجمة خلاصة مضمونها
۱	شکاگو إنٹرپریٹر ۸جون ۱۹۰۳ء	إن الميرزا غلام أحمد رجلٌ من الفنجاب، وهو يدعو "ڈوئی" للمباهلة. أيُظَنُّ أنه يخرج فی هذا الميدان؟ وإن الميرزا يكتب أن "ڈوئی" مفتری كذّابٌ فی دعوی النبوّة، وإنی أدعو اللّٰهَ أن يُهلكه ويستأصله كل الاستيصال. ويقول: إنی علی الحق، وإن ڈوئی علی الباطل، فاللّٰه يحكم بيننا بأنه يُهلک الكاذبَ، ويستأصله فی حين حياة الصادق. وإن الميرزا غلام أحمد يقول: إنی أنا المسيح الموعود وإن الحق فی الإسلام.
۲	ٹیلیگراف ۵ جولائی ۱۹۰۳ء	مطابقٌ بما سبق بأدنٰی تغيُّر الألفاظ.
۳	أرگوناٹ سان فرانسسکو . يكم دسمبر ۱۹۰۲ء	مطابقٌ بما سبق بأدنی تغيُّر الألفاظ، ومع ذالک قال إن هٰذا الطريق طريق معقول ومبنی علی الإنصاف. ولا شک أن الرجل الذی يُستجاب دعاؤه فهو علی الحق من غير شبهةٍ.

حاشیہ

نمبر	اخبار کا نام اور تاریخ	خلاصہ مضمون کا ترجمہ
1	شکاگو انٹر پریٹر ۸ جون ۱۹۰۳ء	مرزا غلام احمد پنجاب کے رہنے والے ہیں اور وہ ڈوئی کو دعوت مباہلہ دیتے ہیں۔کیا خیال کیا جاسکتا ہے کہ وہ (ڈوئی) اس میدان میں نکلے گا۔مرزا صاحب لکھتے ہیں کہ ڈوئی دعوائے نبوت میں مفتری اور کذاب ہے۔اور میں اللہ سے دعا کرتا ہوں کہ وہ اسے ہلاک کرے اور اس کی پوری طرح بیخ کنی کرے۔اور وہ (مرزا صاحب) کہتے ہیں کہ میں حق پر ہوں اور ڈوئی باطل پر ہے۔اس لئے اللہ ہمارے درمیان یوں فیصلہ کرے گا کہ وہ کاذب کو ہلاک کرے گا اور صادق کی زندگی میں ہی اس کی بیخ کنی کرے گا۔اور مرزا غلام احمد کہتے ہیں کہ میں ہی مسیح موعود ہوں اور حق صرف اسلام میں ہے۔
2	ٹیلیگراف ۵ جولائی ۱۹۰۳ء	الفاظ کے معمولی تغیر سے مضمون مذکورہ بالا کے مطابق۔
3	ارگوناٹ۔سان فرانسسکو یکم دسمبر ۱۹۰۲ء	الفاظ کی معمولی تبدیلی سے مضمون مذکورہ بالا کے مطابق۔مزید براں ایڈیٹر کہتا ہے کہ یہ طریق فیصلہ معقول طریق اور مبنی بر انصاف ہے۔اور یقیناً جس شخص کی دعا قبول ہوگی وہی بلاشبہ حق پر ہوگا۔

﴿۶۷﴾ بقیۃ الحاشیۃ

نمبر	اسم الجريدة وتاريخه	ترجمة خلاصة مضمونها
۴	لٹریری ڈایجسٹ نیویارک. ۲۰جون ۱۹۰۳ء	ذَكَرَ مفصّلًا كلَّ ما دعوتُ به "ڈوئی" للمباهلة، وطَبَعَ عَكْسَ صورتي وصورته، والباقي مطابقٌ بما سبق.
۵	نیویارک میل أینڈ ایکسپریس ۲۸ جون ۱۹۰۳ء	عنوانٌ ذَكَرَه: "مباهلةُ المدّعيين"، وذَكَرَ دعائي علٰى "ڈوئی"، ثم ذَكَرَ أن الأمر الفيصل هلاكُ الكاذب في حين حياة الصادق. والباقي مطابقٌ بما سبق.
۶	هیرلڈ روچسٹر ۲۵جون ۱۹۰۳ء	ذكر أن "ڈوئی" دُعي للمباهلة، ثم ذكر تفصيلا ما سبق من البيان.
۷	ریکارڈ بوسٹن. ۲۷جون ۱۹۰۳ء	مطابقٌ لما سبق.
۸	أیڈورٹائزر. ۲۵جون ۱۹۰۳ء	//
۹	پایلاٹ بوسٹن ۲۷جون ۱۹۰۳ء	ذكرني وذكر "ڈوئی"، ثم ذكر دعاءَ المباهلة.

بقیہ حاشیہ

نمبر	اخبار کا نام اور تاریخ	خلاصہ مضمون کا ترجمہ
4	ٹریری ڈائجسٹ نیویارک ۲۰جون ۱۹۰۳ء	ڈوئی کو میری دعوت مباہلہ کا مفصل ذکر کیا گیا ہے اور میری اور اس کی تصویر کا عکس طبع کیا ہے باقی بیان مذکورہ بالا کے مطابق ہے۔
5	نیویارک میل اینڈ ایکسپریس ۲۸جون ۱۹۰۳ء	''دو مدعیوں کے درمیان مباہلہ'' کے عنوان سے ذکر کیا ہے اور ڈوئی کے خلاف میری دعا کا ذکر کیا ہے۔ پھر اس کے بعد یہ لکھا ہے کہ فیصلہ کن امر یہی ہے کہ کاذب، صادق کی زندگی میں ہلاک ہوگا۔ باقی بیان مذکورہ بالا مضمون کے مطابق ہے۔
6	ھیرلڈ روچسٹر ۲۵/جون ۱۹۰۳ء	اس اخبار نے اس امر کا ذکر کیا ہے کہ ڈوئی کو مباہلہ کے لئے بلایا گیا ہے۔ پھر اس نے تفصیل سے مذکورہ بالا بیان کا ذکر کیا ہے۔
7	ریکارڈ بوسٹن ۲۷/جون ۱۹۰۳ء	مذکورہ بالا کے مطابق ذکر ہے۔
8	ایڈورٹائزر ۲۵/جون ۱۹۰۳ء	مذکورہ بالا کے مطابق ذکر ہے
9	پائلٹ بوسٹن ۲۷/جون ۱۹۰۳ء	میرا اور ڈوئی کا ذکر کیا ہے بعد ازاں دعوت مباہلہ کا ذکر کیا ہے۔

نمبر	اسم الجريدة وتاريخه	ترجمة خلاصة المضمون
۱۰	پاتھ فائینڈر واشنگٹن ۲۷/ جون ۱۹۰۳ء	ذَكَرَ كمثل ما سبق.
۱۱	إنٹراوشن شكاگو ۲۷ جون ۱۹۰۳ء	ذَكَرَ كمثل ما سبق.
۱۲	ڈیمو کریٹ کرانیکل روچسٹر ۲۵ جون ۱۹۰۳ء	عنوانٌ ذكره للمباهلة، والباقى مطابق لما سبق.
۱۳	شكاگو	//
۱۴	برلنگٹن فری پریس. ۲۷/ جون ۱۹۰۳ء	//
۱۵	روسٹر سپائی . ۲۸ جون ۱۹۰۳ء	//
۱۶	شكاگو اِنٹراوشن .۲۸جون ۱۹۰۳ء	ذكر دعاء المباهلة
۱۷	ألبنی پریس ۲۵ جون ۱۹۰۳ء	//
۱۸	جیکسنول ٹائمز .۲۸ جون ۱۹۰۳ء	//
۱۹	بالٹی مور أمريكن .۲۵جون ۱۹۰۳ء	//
۲۰	بفلو ٹایمز .۲۵جون ۱۹۰۳ء	//

﴿۶۸﴾ بقیۃ الحاشیۃ

نمبر	اخبار کا نام اور تاریخ	خلاصہ مضمون کا ترجمہ
10	پاتھ فائنڈر واشنگٹن ۲۷/جون ۱۹۰۳ء	مذکورہ بالا کے مطابق ذکر ہے۔
11	انٹراوشن شکاگو ۲۷ جون ۱۹۰۳ء	مذکورہ بالا کے مطابق ذکر ہے۔
12	ڈیموکریٹ کرانیکل روچسٹر ۲۵/جون ۱۹۰۳ء	مباہلہ کے ذکر کا عنوان اور باقی مذکورہ بالا کے مطابق ہے۔
13	شکاگو	مباہلہ کے ذکر کا عنوان اور باقی مذکورہ بالا کے مطابق ہے۔
14	برلنگٹن فری پریس ۲۷/جون ۱۹۰۳ء	مباہلہ کے ذکر کا عنوان اور باقی مذکورہ بالا کے مطابق ہے۔
15	روسٹر سپائی ۲۸/جون ۱۹۰۳ء	مباہلہ کے ذکر کا عنوان اور باقی مذکورہ بالا کے مطابق ہے۔
16	شکاگو انٹراوشن ۲۸/جون ۱۹۰۳ء	دعوت مباہلہ کا ذکر ہے
17	البنی پریس ۲۵/جون ۱۹۰۳ء	دعوت مباہلہ کا ذکر ہے
18	جیکسنول ٹائمز ۲۸/جون ۱۹۰۳ء	دعوت مباہلہ کا ذکر ہے
19	بالٹی مور امیریکن ۲۵/جون ۱۹۰۳ء	دعوت مباہلہ کا ذکر ہے
20	بفلو ٹائمز ۲۵/جون ۱۹۰۳ء	دعوت مباہلہ کا ذکر ہے

بقیہ حاشیہ

بقية الحاشية

نمبر	اسم الجريدة وتاريخه	ترجمة خلاصة المضمون
۲۱	نیویارک میل .۲۵جون ۱۹۰۳ء	ذكر دعاء المباهلة
۲۲	بوسٹن ریکارڈ ۲۷جون ۱۹۰۳ء	//
۲۳	ڈیزرٹ إنگلش نیوز .۲۷جون ۱۹۰۳ء	//
۲۴	هیلینا ریکارڈ . یکم جولائی ۱۹۰۳ء	//
۲۵	گروم شایر گزٹ. ۱۷/جولائی ۱۹۰۳ء	//
۲۶	نونیٹن کرانیکل . ۱۷جولائی ۱۹۰۳ء	//
۲۷	هئوسٹن کرانیکل.۳ // //	//
۲۸	سونا نیوز . ۲۹جون //	//
۲۹	رچمنڈ نیوز. یکم جولائی ۱۹۰۳ء	//
۳۰	گلاسگو هیرلڈ . ۲۷/ أکتوبر ۱۹۰۳ء	//
۳۱	نیویارک کمرشل أیڈورٹائیزر .۲۶/ أکتوبر ۱۹۰۳ء	//
۳۲	دی مارننگ ٹیلگراف .۲۸/ أکتوبر ۱۹۰۳ء	ذكر دعاء المباهلة وذكر ڈوئی.

منه

بقیہ حاشیہ

نمبر	اخبار کا نام اور تاریخ	خلاصہ مضمون کا ترجمہ
21	نیویارک میل ۲۵/جون ۱۹۰۳ء	دعوت مباہلہ کا ذکر ہے
22	بوسٹن ریکارڈ ۲۷/جون ۱۹۰۳ء	دعوت مباہلہ کا ذکر ہے
23	ڈیزرٹ انگلش نیوز ۲۷/جون ۱۹۰۳ء	دعوت مباہلہ کا ذکر ہے
24	ہیلینا ریکارڈ یکم جولائی ۱۹۰۳ء	دعوت مباہلہ کا ذکر ہے
25	گروم شائر گزٹ ۱۷ جولائی ۱۹۰۳ء	دعوت مباہلہ کا ذکر ہے
26	نونیٹن کرانیکل ۱۷/جولائی ۱۹۰۳ء	دعوت مباہلہ کا ذکر ہے
27	ھیوسٹن کرانیکل ۳/جولائی ۱۹۰۳ء	دعوت مباہلہ کا ذکر ہے
28	سونا نیوز ۲۹/جون ۱۹۰۳ء	دعوت مباہلہ کا ذکر ہے
29	رچمنڈ نیوز یکم جولائی ۱۹۰۳ء	دعوت مباہلہ کا ذکر ہے
30	گلاسگو ھیرلڈ ۲۷/اکتوبر ۱۹۰۳ء	دعوت مباہلہ کا ذکر ہے
31	نیویارک کمرشل ایڈورٹائیزر ۲۶/اکتوبر ۱۹۰۳ء	دعوت مباہلہ کا ذکر ہے
32	دی مارننگ ٹیلیگراف ۱۸/اکتوبر ۱۹۰۳ء	دعوت مباہلہ کا ذکر ہے اور ڈوئی کا ذکر ہے۔

منه

﴿۶۷﴾ وخلاصة الکلام أنّ ڈوئی کان شرّ النّاس، وملعون القلب، ومثیل الخنّاس، وکان عدوّ الإسلام بل أخبث الأعداء، وکان یرید أن یجیح الإسلام حتّی لا یبقی اسمه تحت السّماء. وقد دعا مرارًا فی جریدته الملعونة علٰی أھل الإسلام والملّة الحنیفیة، وقال: اللّٰھمّ، أَھْلِک المسلمین کلّھم، ولا تُبْقِ منھم فردًا فی إقلیم من الأقالیم، وأَرِنی زوالھم واستیصالھم وأَشِعْ فی الأرض کلّھا مذھب التثلیث وعقیدة الأقانیم. وقال أَرْجُو أَنْ أریٰ موت المسلمین کلّھم وقَلْعَ دین الإسلام، وھٰذا أعظم مراداتی فی حیاتی، ولیس لی مراد فوق ھٰذا المرام. وکلّ ھٰذه الکلمات موجودة فی جرائده الّتی موجودة عندنا فی اللسان الإنکلیزیة، ویعلمھا من قرأھا من غیر الشکّ والشبھة. فکفاکَ أیُّھا النّاظر لتخمین خُبث ھٰذا المفتری ھٰذه الکلماتُ،

اورخلاصہ کلام یہ کہ ڈوئی ایک بدترین شخص ،دل کے اعتبار سے ملعون اور خنّاس شیطان کا مثیل تھا۔اور وہ اسلام کا دشمن بلکہ تمام دشمنوں میں سے خبیث ترین تھا۔اوروہ چاہتا تھا کہ اسلام کوایسے جڑ سے اکھاڑ دے کہ آسمان کے نیچے اس کا نام ونشان تک باقی نہ رہے۔اوراس نے اپنے ملعون اخبار میں متعدد بار مسلمانوں اور ملت حنیف کے لئے بدعا کی۔اورکہا کہ اے اللہ تو تمام مسلمانوں کو ہلاک کردے اورملکوں میں سے کسی ملک میں ان کا فرد باقی نہ رہنے دے۔ اور مجھے ان کا زوال او ر استیصال دکھا۔اورتمام روئے زمین پر تثلیث اور اقانیم (ثلاثہ) کے عقیدہ کو پھیلا۔نیز اس نے کہا کہ میری یہ خواہش ہے کہ میں تمام مسلمانوں کی موت اوردین اسلام کی بیخ کنی کواپنی آنکھوں سے دیکھوں۔اور یہ میری زندگی کی سب سے بڑی تمنا ہے۔اس مقصد سے بڑھ کر میری کوئی اورآرزو نہیں ہے۔اور یہ سب کلمات اس کےان انگریزی اخبارات میں پائے جاتے ہیں جو ہمارے پاس موجود ہیں۔اورجوان جرائد کو پڑھے گا اس کو یہ سب باتیں بلا شک وشبہ معلوم ہو جائیں گی۔پس اے غورکرنے والے تیرے لئے یہ کلمات اس مفتری کی خباثت کا اندازہ لگانے کے لئے کافی ہیں

ولذالک سمّاه النبیّ صلّی اللّٰہ علیه
خنــزیرًا بـما ساء تُ هٰذا الخبیث
الـطیّبـاتُ، وسـرّتُه نجاسة الشرک
والمفتریات. وقد عرف الناظرون فی
کـلامـه تـوهیـن الإسـلام فـوق کلّ
تـوهیـن، وشهـد الشـاهـدون علٰی
ملعونیّته فوق کل لعین، حتّی إنه صار
مثلًا بین الناس فی الشتم والسبّ، وما
کـان مـنتهیًـا من المنع والذبّ. وإذا
بـاهـلتُـه ودعـوتـه لـلـمباهلة لیَظهَر
بـمـوت الکاذب صدق الصادق من
حضرة العزّة، فقال قـائل من أهل
أمـریـکة وطبـع کـلامه فی جریدته،
وتـکلّم بلطیفةٍ رائقةٍ ونُکتةٍ مضحکةٍ
فی أمر ڈُوئی وسیرته، فکتب أنّ ڈُوئی
لـن یـقبـل مسـألة الـمباهلة، إلّا بعد
تغییر شرائط هٰذه المصارعة، فیقول:
لا أقبل المباهلة، ولکن ناضِلونی فی
التشاتم والتسابّ، فمن فاق حریفه فی
کثرة السبّ وشدّة الشتم فهو صادق،
وحـریـفـه کاذبٌ من غیر الارتیاب.

﴿۶۸﴾ اوراسی وجہ سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کوخنزیر کے نام
سےموسوم فرمایا کیونکہ اس خبیث کوطیّبات بُری لگتی
تھیں۔اورشرک کی نجاست اور مفتریات اس کوخوش
کرتی تھیں۔ناظرین نے اس کی باتوں میں اسلام
کی حد درجہ توہین کو جان لیا ہے۔اور گواہوں نے ہر
ملعون سے بڑھی ہوئی اس کی ملعونیت کی گواہی دی
ہے۔یہاں تک کہ وہ لوگوں کے درمیان سبّ وشتم
میں ایک مثال بن گیا۔اوروہ محض روکنے اور منع
کرنے سے رکنے والانہیں تھا۔اور جب میں نے
اس سے مباہلہ کیااوراسے مباہلہ کی دعوت دی تا کہ
کاذب کی موت کے ذریعہ رب العزت کی طرف
سے صادق کا صدق ظاہر ہوتو اہل امریکہ میں سے
﴿۶۹﴾ ایک نے کہااوراس کی بات اس کے اخبار میں طبع ہو
چکی ہے اور اس نے ڈوئی کے معاملہ اور اس کی
سیرت کے متعلق ایک خوب لطیفہ اور پرمزاح بات
کی ہے۔اوراس (امریکی) نے لکھا کہ ڈوئی اس
مباہلہ کے مسئلہ کو اس مقابلہ کی شرائط میں تبدیلی
کے بعد ہی قبول کرے گا۔اوروہ کہے گا کہ میں اس
طرح کا مباہلہ منظورنہیں کرتا۔لیکن ہاں مجھ سے
گالی گلوچ میں مقابلہ کرلو۔پس جو سبّ وشتم کی
کثرت اورشدت میں اپنے حریف پرفوقیت لے گیا
تو وہ سچا اوراس کا حریف بلاشک وشبہ جھوٹا ہوگا۔

وهٰذا قول صاحب جريدةٍ كان تقصّى أخلاقَه، وجَرّب ما يخرج من لسانه وذاقَه. وكذالك قال كثير من أهل الجرائد، وإنّهم من أعزّة أهل أمريكة ومن العمائد. ثم مع ذالك إنّى جرّبتُ أخلاقه عند مسألة المباهلة، فإذا بلغه مكتوبى غضب غضبًا شديدًا واشتعل من النَّخْوة، وأرى أنيابَ ذياب الأجمةِ، وقال: ما أرى هٰذا الرجلَ إلّا كبعوضة بل دونها، وما دعتنى البعوضة بل دعت منونها. وأشاع هٰذا القول فى جريدته، وكفاك هٰذا لرؤية كبره ونخوته، فهٰذا الكبر هو الذى حثّنى على الدعاء والابتهال، متوكّلا على الله ذى العزّة والجلال.

وكان هٰذا الرجل صاحِب الدولة العظيمة قبل أن أدعوه إلى المباهلة، ﴿۷۰﴾ وكنت دعوت عليه ليُهلكه الله بالذلّة والمَتربة والحَسرة.

یہ بات اس اخبار کے مدیر نے کہی جس نے ڈوئی کے اخلاق کا پورا پورا کھوج لگایا ہے۔ اور اس ڈوئی کی زبان سے جونکلتا ہے اس کا اس نے تجربہ کیا اور مزہ چکھا ہے۔ ایسی ہی بات دوسرے بہت سے اخبارات کے مدیروں نے بھی کہی ہے۔ یہ سب امریکہ کے معززین وعمائدین میں سے ہیں پھر علاوہ ازیں مسئلہ مباہلہ کے وقت میں نے خود اس کے اخلاق کا تجزیہ کیا ہے۔ اور جب اسے یہ میرا خط ملا تو وہ سخت غضبناک ہوا اور تکبر ونخوت سے مشتعل ہوگیا اور جنگل کے بھیڑیوں کی طرح کچلیاں دکھائیں اور کہا کہ میں اس شخص کو مچھر بلکہ مچھر سے بھی کمتر سمجھتا ہوں اور مجھے اس مچھر نے دعوت نہیں دی بلکہ اپنی موت کو بلایا ہے۔ اور اس نے یہ بات اپنے اخبار میں شائع کی۔ اور تمہارے لئے یہ بات اس کے کبر ونخوت کا اندازہ لگانے کے لئے کافی ہے۔ یہ اس کا کبر ہی تھا جس نے مجھے اللہ عزّ وجلّ پر توکل کرتے ہوئے دعا اور ابتہال پر آمادہ کیا۔

میری دعوت مباہلہ سے قبل یہ شخص بڑی دولت کا مالک تھا۔ میں اس کے خلاف یہ دعا کرتا تھا کہ اللہ اسے ذلت، خواری اور حسرت کے ساتھ ہلاک کرے۔

وإنّـه كـان قبل دعائى ذا السطوة السلـطـانية، والـقوّة والشوكة، والشهرة الجليلة، التى أحاطت الأرض كالدائرة. وكان صاحب الـدُّور الـمـنـجّـدة ، و القصور الـمُشيّـدة . و ما رأى داهية فى مُدّة عـمره، ورأى كلّ يوم زيادة زمره. وكـان له حاصلًا ما أمكن فـى الـدّنيـا مـن الآلاء والـنعماءِ، وكـان لا يـعلم ما يوم البأساءِ وما سـاعة الـضـرّاءِ. وكـان يلبس الـديبـاج، ويـركـب الهِمْلاج، وكـان يظنّ أنه يرزق عمرًا طويلًا غـافلًا مـن سهـم الـمـنـايا، وكان يـزجّـى الـنهـار كـالمسجودين والــمعبـوديـن والـمـعـظّـمـيـن، ويـفترش الحشايا بالعشايا. وإذا أنــزل الله قدره ليُصدّق ما قلتُ فـى مـآل حيـاتــه، فـانـقلبت أيّام عيشـه ومسرّاته، وأراه الله دائرة السَّـوء ، ولُـدغ كـلَّ لَـــدُغٍ مِن حَيَواته، أعنى أفاعى أعمالِه وسيّآته.

میری اس دعا سے پہلے اسے شاہانہ سطوت،قوت و شوکت اور ایسی شہرت جلیلہ حاصل تھی جس نے دائرے کی طرح ساری زمین کو اپنے احاطہ میں لیا ہوا تھا۔اور وہ بلند و بالا عمارات اور نہایت مضبوط محلات کا مالک تھا،اور اس نے عمر بھر کسی مصیبت کا منہ نہ دیکھا تھا اور اپنے جتھے کو ہر روز تعداد میں بڑھتے ہوئے دیکھا تھا ، اور دنیا کی ہر ممکنہ نعمت اور آسائش اسے حاصل تھی اور وہ تنگی کے زمانہ اور تلخی کی گھڑی سے نا آشنا تھا،اور حریر و دیباج کا لباس زیب تن کرتا تھا،تیز رفتار اور خوش وخرام سواریوں پر سوار ہوتا تھا۔اور موتوں کے تیر سے کلیتہً غافل ہوکر وہ یہی خیال کرتا تھا کہ وہ عمر دراز پائے گا۔اور وہ ان لوگوں کی طرح دن گزارتا تھا جن کے سامنے لوگ سجدہ ریز ہوتے اور ان کی پرستش کرتے اور انہیں عظمت کی نگاہوں سے دیکھا جاتا ہے اور راتیں نرم وگداز بستروں پر بسر کرتا تھا لیکن جب اللہ نے اپنی تقدیر نازل فرمائی تا کہ وہ اس کی تصدیق کرے جو میں نے اس کی زندگی کے انجام کی نسبت کہا تھا۔تو اس کے عیش اور مسرتوں کا زمانہ پلٹ گیا اور اللہ نے اسے رنج و الم کا درد دکھایا۔اور اپنے ہی سانپوں سے وہ بری طرح ڈسا گیا۔یعنی اپنی ہی بداعمالیوں اور بدکرداریوں کے سانپوں سے۔

فعاد الهِمْلاجُ☆ قَطُوفًا+، وانقلب
الديباج صوفًا، وهلمّ جرًّا إلٰى أنّه
أُخرج من بلدته التی بناها
بصرف الخزائن، وحُرّم عليه كلّ
ما شَيّد من المقاصر ببذل
الدفائن، بلْ ما كفى اللّٰه علٰى ﴿۱۷﴾
هٰذا، وأنزل عليه جميع قضائه
وقدره، وحطّ سائر وجوه شأنه
وقدره، وانتقل إلٰى رجلٍ آخر
كلُّ ما كان فی قبضته، وجمعتْ
غياهبَ البُؤسِ رياحُ نخوته، حتّى
يئس من ثروته الأولى، وارتضع
من الدهر ثدىَ عقيمٍ، وركب من
الفقر ظهرَ بهيمٍ. ثمّ أخذه بعض
الورثاء كالغرماء، ورأى خِزيًا كثيرًا
من الزوجة والأحباب والأبناء،

اوراعلیٰ چال والی سواری☆ بے ڈھنگی چال والی سواری+ میں بدل گئی۔ دیباج وحریر (کھردری) اون میں بدل گئے۔ اسی طرح دوسرے امور نے بھی ایسا پلٹا کھایا کہ جس بستی کو اس نے بے بہا خزانے خرچ کر کے بنایا تھا اسی بستی سے وہ باہر نکال دیا گیا اور جن محلات کو اس نے اپنے خزانے خرچ کر کے بے حد مضبوط تعمیر کیا تھا ان سے اسے محروم کر دیا گیا۔ بلکہ اللہ نے اسی پر بس نہیں کی اور اپنی پوری قضا و قدر اس پر نازل کر دی۔ اور اس کی شان و شوکت اور قدر و منزلت کی تمام کی تمام وجوہ کو ختم کر دیا اور اس کے قبضے میں جو کچھ بھی تھا وہ کسی اور آدمی کی طرف منتقل ہو گیا۔ اس کی کبر و نخوت کی ہواؤں نے بد حالی کے اتنے اندھیرے جمع کر دیئے کہ وہ اپنی پہلی دولت سے مایوس ہو گیا اور اس نے زمانے کی بانجھ چھاتی کا دودھ پیا اور فقر کے چوپائے کی پیٹھ پر سواری کی۔ اس کے بعد اس کے بعض وارثوں نے قرض خواہوں کی طرح اس کا مؤاخذہ کیا۔ اس نے اپنی بیوی، دوستوں اور بیٹوں کی طرف سے بڑی رسوائی دیکھی۔

☆ الهِمْلاجُ: الدابة الحسنة السير فی سرعة وسهولة. ۱۲
+ القَطُوف: الدابة الضيّقةُ الخُطٰى البطيئةُ السير. ۱۲

☆ الهِمْلاجُ: ایسی سواری جو چلنے میں تیز اور اچھی چال رکھتی ہو۔۱۲
+ القَطُوف: ایسی سواری جو چھوٹے چھوٹے قدم اُٹھاتی ہو اور چال میں سُست ہو۔۱۲

حتى إنّ أباه أشاع في بعض جرائد
أمريكة أنه زنيمٌ ولدُ الزنا وليس
من نُطفته. وكذالك انتسفتْه
رِيَاحُ الإدبار والانقلاب، وكمّل له
الدهرُ جميعَ أنواع الذلّة، فصار
كرميم في التراب أو كسليم
غَرض التباب، وصار كنكرة لا
يُعرف، بعد ما كان بكلّ وجاهة
يوصف. وانتشر كلُّ مَن كان معه
من الأتباع، وما بقي شيء في يده
من النقد والعَقار والضِّياع، وبرز
كالبائس الفقير، والذليل الحقير.
غِيضتْ حياضه، وجَفّتْ رياضه،
وخَلَتْ جِفانه، ونحُس مكانه،
وطُفِئَ مصباحه، ورُفعت صياحه،
ونُزعت عنه البساتين وعيونها،☆
والخيلُ ومتونها، وضاق عليه سهلُ
الأرض وحُزونها، وعادته الأودية
وبطونها، وسُلِبت منه الخزائن التي
ملك مفاتحها، ورأى حروب
العدا ومضائقها. ثم بعد كلّ خزي
وذلّة فُلج من الرأس إلى القدم،

یہاں تک کہ خود اس کے باپ نے امریکہ کے بعض
اخبارات میں شائع کیا کہ وہ (ڈوئی) حرامی اور ولد
الزنا ہے اور اس کے نطفے سے نہیں۔ اس طرح ادبار
و انقلاب کی آندھیوں نے اس کو جڑ سے اکھاڑ
دیا۔ اور زمانے نے تمام قسم کی ذلتیں اس کی ذات
میں مکمل کر دیں۔ جس سے وہ خاک میں دبی بوسیدہ
ہڈی کی طرح ہو گیا یا اس مارگزیدہ شخص کی طرح جو
تباہی کا نشانہ بن گیا ہو۔ تمام تر وجاہت مذکورہ کے
باوجود وہ ایسا اجنبی بن گیا جو معروف نہ ہو۔ اس کے
جتنے بھی پیروکار تھے وہ تتر بتر ہو گئے۔ اور اس کے
ہاتھ میں زر نقد اور جاگیر و جائیداد میں سے کچھ بھی
باقی نہ رہا۔ اور وہ ایک بدحال محتاج اور ذلیل حقیر کی
طرح ہو گیا۔ اس کے حوض اور اس کے باغات اور
اس کا مکان منحوس ہو گیا اور اس کا چراغ گل ہو
گیا اور اس کی چیخ و پکار بلند ہوئی۔ باغات اور ان
کے چشمے اور گھوڑے اور ان کی سواری اس سے چھن
۷۴ گئے۔ اور نرم اور سنگلاخ زمین اس پر تنگ ہوگئی۔ اور
وادیاں اور گھاٹیاں اس کی دشمن ہوگئیں، اور وہ خزانے
اس سے چھین لئے گئے جن کی چابیوں کا وہ مالک
تھا۔ اس نے دشمنوں کی طرف سے لڑائی جھگڑے
اور ان کی ایذا رسانیاں دیکھیں اور پھر تمام تر ذلت
اور رسوائی کے بعد اسے سر سے پاؤں تک فالج ہو گیا

☆ ایڈیشن اوّل میں اس مقام پر صفحہ ۷۱ ختم ہوتا ہے اور اگلے صفحات ۷۲،۷۳ پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور ڈاکٹر ڈوئی کی تصاویر ہیں۔
جو آپ اگلے صفحات میں ملاحظہ کر سکتے ہیں۔ (ناشر)

هذا شبيه حضرتنا المسيح الموعود ميرزا غلام احمد القاديانی
مدفيضهٗ

هٰذا عکس صورة ڈاکٹر الیگزنڈر ڈوئی التی کانت فی ایام صحته

هٰذا عکس صورة ڈاکٹر ڈوئی بعد ما فُلج

لیرحّله الفالج من الحياة الخبيث إلى العدم. وكان يُنقل من مكان إلٰى مكان فوق ركاب الناس، وكان إذا أراد التبرّز يحتاج إلى الحقنة من أيدى الأناس. ثمّ لَحِقَ به الجنون، فغلب عليه الهذيان فى الكلمات، والاضطراب فى الحركات والسكنات، وكان ذالك آخر المخزيات. ثم أدركه الموت بأنواع الحسرات، وكان موته فى تاسع من مارج سنة ۱۹۰۷ء، وما كانت له نوادب، ولا من يبكى عليه بذكر الحسنات.

وأوحى إلىّ ربّى قبل أن أسمع خبر موته وقال: إنّى نَعيتُ. إنّ اللّٰه مع الصادقين. ففهمت أنه أخبرنى بموت عدوّى وعدوّ دينى من المباهلين. فكنتُ بعد هٰذا الوحى الصريح من المنتظرين، وقد طُبع قبل وقوعه فى جريدة بَدْر والحَكَم ليزيد عند ظهوره إيمان المؤمنين.

تا کہ یہ فالج اسے خبیث زندگی سے عدم کی طرف لے جائے۔ اور وہ لوگوں کی گردنوں پر بٹھا کر ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل کیا جاتا اور جب اسے بول و براز کی حاجت ہوتی تو وہ لوگوں کے ہاتھوں حقنے کا محتاج ہوتا۔ پھر اسے جنون لاحق ہو گیا۔ جس کے نتیجہ میں اس کی گفتگو ہذیان اور حرکات وسکنات میں بے چینی غالب آ گئی اور یہ اس کی انتہائی رسوائی تھی۔ پھر طرح طرح کی حسرتوں کے ساتھ اسے موت نے آن لیا اور اس کی موت بتاریخ ۹؍مارچ ۱۹۰۷ء کو ہوئی۔ اور اس کی خوبیوں کا ذکر کر کے نوحہ کرنے والیاں نہ تھیں اور نہ اس پر کوئی رونے والا تھا۔

اور اس کی موت کی خبر سننے سے قبل، میرے رب نے میری طرف وحی کی اور فرمایا: ’’اِنّـی نَعَیتُ انّ اللّٰہ مع الصادقین ‘‘یعنی’’ میں نے ایک کاذب کی موت کی خبر دی۔ اللہ صادقوں کے ساتھ ہے۔‘‘ تب میں سمجھ گیا کہ اللہ نے مجھ سے مباہلہ کرنے والوں میں سے میرے دشمن اور میرے دین (اسلام) کے دشمن کی موت کی خبر دی ہے۔ اس واضح وحی کے بعد میں منتظر رہا۔ اور اس پیشگوئی کے وقوع سے پہلے اسے اخبار بدر اور الحکم میں طبع کر دیا گیا تھا تا کہ یہ اپنے ظہور کے وقت مومنوں کے ایمان میں اضافہ کا موجب ہو۔

﴿۷۵﴾

فإذا جاء وعد ربّنا مات ڈُوئی فجأةً، و زهق الباطل، وعلا الحقّ، فالحمد للّٰه ربّ العالمين. ووَاللّٰهِ لو أُوتيتُ جبلًا من الذهب أو الدُّررِ والياقوت ما سرّنی قطّ كمثل ما سرّنی خبرُ موت هٰذا المفسد الكذّاب. فهل من مُنصف ينظر إلٰى هٰذا الفتح العظيم من اللّٰه الوهّاب؟ هٰذا ما نزل على العدوّ اللئيم، من العذاب الأليم، وأمّا أنا فحقّق اللّٰه كلّ مقصدی بعد المباهلة، وأری آيات كثيرة لإتمام الحُجّة، وجذب إلیّ فوجًا عظيمًا من النفوس البررة، وساق إلیّ القناطير المقنطرة من الذهب والفضّة، ورزقنی فتحًا عظيمًا علٰى كلّ من باهلنی من المبتدعين والكفرة. وأنزل لِیُ آياتٍ منيرة، لا أستطيع أَنْ أحصيها، ولا أقدر أن أمليها، فاسألوا أهل أمريكة ما صنع اللّٰه بڈُوئی بعد دعائی،

پھر جب ہمارے رب کا وعدہ آ گیا تو اچانک ڈوئی مر گیا اور باطل بھاگ گیا اور حق غالب آ گیا۔ پس سب تعریفیں اللہ رب العالمین کے لئے ہیں۔ اور اللہ کی قسم! اگر مجھے سونے یا موتیوں یا یاقوت کا پہاڑ بھی دیا جاتا تو وہ مجھے ہرگز خوش نہ کرتا جیسا اس مفسد اور کذاب کی موت کی خبر نے خوش کیا۔ کیا کوئی ایسا منصف ہے جو خدائے وھاب کی طرف سے آنیوالی اس فتح عظیم کو دیکھے۔ اور اس پر غور کرے۔ یہ وہ دردناک عذاب ہے جو اس کمینہ دشمن پر نازل ہوا۔ اور رہی میری ذات کی بات تو مباہلہ کے بعد اللہ نے میرے ہر مقصد کو سچا ثابت کر دیا۔ اور اس نے اتمام حجت کے لئے بہت سے نشانات دکھائے اور نیکوکاروں کی ایک بہت بڑی فوج میری طرف کھینچ لایا۔ اور سونے اور چاندی کے ڈھیروں کے ڈھیر میرے پاس لے آیا۔ اور بدعتیوں اور کافروں میں سے ہر ایک مباہلہ کرنے والے پر مجھے فتح عظیم عطا فرمائی۔ اور میرے لئے اتنے روشن نشان نازل کیے جنہیں میں شمار نہیں کر سکتا اور نہ لکھنے کی قدرت رکھتا ہوں۔ پس تم اہل امریکہ سے پوچھو کہ میری دعا کے بعد اللہ نے ڈوئی سے کیسا سلوک کیا۔

وتعالوا أُريكم آيات ربّي ومولائي، وآخر دعوانا أن الحمد للّٰه ربّ العالمين.

المشتهر

الميرزا غلام أحمدؐ

المسيح الموعود

من مقام قاديان،

ضلع گورداسپور، پنجاب

۱۵/ اپريل سنة ۱۹۰۷ء

☆☆☆

الحاشية المتعلقة بصفحة ۷۵. السطر العاشر ﴿۷۶﴾

إن اللّٰه أخبرني بموت ڈوئی مرارًا، وهي بشارات كثيرة، وكلّها طُبع قبل موته وقبل نزول الآفات عليه في جريدة مُسمّى ببدر وجريدةٍ أخرى مُسمّى بالحكم، فليرجع الناظر إليهما. فمنها ما أُوحِيَ إليّ في ۲۵ دسمبر سنة ۱۹۰۲ء حكايةً عني وهو هذا:

آؤمیں تمھیں اپنے پروردگار اور مولیٰ کے نشان دکھاؤں۔ و اٰخِرُ دَعْوانا ان الحمد للّٰہ رب العالمین

المشتہر

میرزا غلام أحمدؐ

مسیح موعود

مقام قادیان،

ضلع گورداسپور، پنجاب

۱۵/ اپریل سنة ۱۹۰۷ء

☆☆☆

الحاشیہ متعلقہ صفحہ ۷۵ سطر نمبر ۱۰

اللہ نے بار بار مجھے ڈوئی کی موت کی خبر دی اور یہ بشارتیں بڑی کثرت سے ہیں۔ اور یہ سب کی سب اس کی موت سے قبل اور اس پر آفات نازل ہونے سے پہلے بدر نامی اخبار اور ایک دوسرے اخبار الحکم میں طبع کر دی گئی تھیں۔ غور کرنے والے کو چاہئے کہ وہ ان دونوں اخباروں کو دیکھے۔ منجملہ ان الہامات کے ایک وہ ہے جو ۲۵؍ دسمبر ۱۹۰۲ء کو میری طرف سے بطور حکایت بیان کیا گیا۔ اور وہ یہ ہے۔

إنی صادق صادق وسیشهد اللّٰه لی. ومنها ما أُوحِیَ إلیّ فی ۲ فروری سنة ۱۹۰۳ء وهو هذا: سنُعْلِیک. سأُکرمک إکرامًا عجبًا. سُمِع الدعاء. إنّی مع الأفواج آتیک بغتةً. دعاؤک مستجاب. وأُوحِیَ فی ۲۶/ نومبر سنة ۱۹۰۳ء: لک الفتح، ولک الغلبة. وأُوحِیَ فی ۱۷/دسمبر سنة ۱۹۰۳ء: تری نصرًا من عند اللّٰه. إن اللّٰه مع الذین اتّقوا وَّالذین هم محسنون. وأُوحِیَ إلیّ فی ۱۲ جون سنة ۱۹۰۴ء: کَتَبَ اللّٰه لأغلبن أنا ورُسلی. کمثلک دُرٌّ لا یُضاع. لا یأتی علیک یومُ الخسران. وأُوحِیَ إلیّ فی ۱۷/دسمبر سنة ۱۹۰۵ء: قال ربُّک إنه نازلٌ من السماء ما یُرضیک، رحمةً منّا، وکان أمرًا مقضیّا. وأُوحِیَ إلیّ فی ۲۰/ مارچ سنة ۱۹۰۶ء: المراد حاصل.

انّی صادق صادق و سیشهد اللّٰه لی ۔یعنی میں صادق ہوں،صادق ہوں اور عنقریب خداتعالیٰ میری شہادت دے گا۔اور منجملہ ان الہامات کے ایک وہ ہے جو۲/فروری ۱۹۰۳ءکو مجھے ہوا جو یہ ہے۔’’ہم تجھے غالب کریں گے۔ میں تجھے عزت دوں گاایسی عزت جس سے لوگ تعجب میں پڑیں گے۔تیری دعاسنی گئی۔میں فوجوں کے ساتھ ناگہانی طور پر تیرے پاس آؤں گا۔تیری دعامقبول ہے۔‘‘اور ۲۶نومبر۱۹۰۳ءکو یہ وحی ہوئی لک الفتح و لک الغلبة یعنی تیرے لئے فتح ہےاور تیرے لئے غلبہ مقدر ہے۔۱۷/دسمبر۱۹۰۳ءکو یہ وحی ہوئی ’’تو اللہ کی طرف سے نصرت دیکھے گا۔اور یقیناً اللہ ان لوگوں کے ساتھ ہے جو متقی اور نیکوکار ہیں۔‘‘اور۱۲ جون ۱۹۰۴ءکو مجھے یہ وحی کی گئی ’’خدانے لکھ چھوڑا ہے کہ میں اور میرے رسول غالب رہیں گے۔تیرے جیسا موتی ضائع نہیں ہوگا۔تجھ پر گھاٹے کا دن نہیں آئے گا۔‘‘اور ۱۷/ دسمبر ۱۹۰۵ء کو مجھے یہ وحی کی گئی ’’تیرا رب کہتا ہے کہ ایک امر آسمان سے اترے گا جس سے تو خوش ہوجائے گا۔یہ ہماری طرف سے رحمت ہے اور یہ فیصلہ شدہ بات ہے جو ابتدا سے مقدر تھی۔ اور۲۰مارچ ۱۹۰۶ءکو مجھے وحی کی گئی۔ ’’المراد حاصل ‘‘ یعنی مراد بَر آنے والی ہے۔

وأُوحِیَ إلیّ فی ۹/ أپریل سنة ۱۹۰۶ء: نصرٌ من اللّٰہ وفتح مبین. ولا یُرَدّ بأسه عن قومٍ یعرضون. وأوحی إلیّ فی ۱۲/أپریل سنة ۱۹۰۶ء: أراد اللّٰه أن یبعثک مقامًا محمودًا. یعنی مقامَ عزّةٍ وفتح تُحمد فیه. وأُوحِیَ فی الهندیة (ترجمة): أُرِیُ ما ینسخ طاقةَ الدیر یعنی أُرِی آیةً تکسر قوة دیر الیسوعیین. وأُوحِیَ فی الهندیة فی ۷/جون سنة ۱۹۰۶ء (ترجمة): تظهر الآیتان. إنّی أُریک ما یُرضیک. وأُوحِیَ فی ۲۰/جنوری سنة ۱۹۰۶ء: وقالوا لستَ مرسلا. قل کفی باللّٰه شهیدًا بینی وبینکم، ومَنْ عنده علمُ الکتاب. وأُوحِی فی ۱۰/جولائی سنة ۱۹۰۶ء: (ترجمة الهندی) انظُرْ.. إنی أُمطر لک من السماء، وأُنبت من الأرض، وأما أعداؤک فیؤخذون. وأُوحِیَ فی ۲۳/ أگست سنة ۱۹۰۶ء: (ترجمة الهندی): ستظهر آیة فی أیام قریبة لیقضی اللّٰه بیننا.

اور ۹/اپریل ۱۹۰۶ء کو مجھے یہ وحی کی گئی کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے نصرت اور فتح مبین آیا چاہتی ہے اور اعراض کرنے والے اس کے عذاب سے بچ نہیں سکیں گے۔ اور ۱۲/اپریل ۱۹۰۶ء کو مجھے یہ وحی کی گئی۔ ’’اللہ تعالیٰ نے ارادہ کیا ہے کہ تجھے مقام محمود پر مبعوث کرے یعنی ایسی فتح کے مقام پر جہاں تیری تعریف کی جائے گی۔ اور اردو میں وحی ہوئی کہ میں کلیسیا کی طاقت کو مٹتے ہوئے دیکھتا ہوں یعنی میں وہ نشان دیکھ رہا ہوں جو عیسائیوں کے کلیسیا کی قوت کو توڑ دے گا۔ ۷/جون ۱۹۰۶ء کو اردو میں وحی ہوئی ’’دو نشان ظاہر ہوں گے۔ میں تجھے وہ دکھاؤں گا جو تجھے راضی کر دے گا‘‘۔ ۲۰/جنوری ۱۹۰۶ء کو یہ الہام ہوا۔ ’’اور کہیں گے کہ تو خدا کا فرستادہ نہیں۔ کہہ میری سچائی پر اللہ گواہی دے رہا ہے۔ اور وہ لوگ گواہی دیتے ہیں جو کتاب اللہ کا علم رکھتے ہیں۔‘‘ اور ۱۰/جولائی ۱۹۰۶ء کو یہ الہام ہوا۔ ’’دیکھ میں آسمان سے تیرے لئے برساؤں گا اور زمین سے اگاؤں گا۔ پر جو تیرے مخالف ہیں پکڑے جائیں گے‘‘۔ اور ۲۳/اگست ۱۹۰۶ء کو اردو میں یہ الہام ہوا۔ ’’آج کل کوئی نشان ظاہر ہوگا۔ تا اللہ ہمارے درمیان فیصلہ کر دے‘‘۔

وأُوحِی فی ۲۷/ستمبر سنة ۱۹۰۶ء: (ترجمة الهندی): السلام علیک أیّها المظفّر. سُمِع دعاؤک. بلجَتْ آیاتی، وبَشِّرِ الذین آمنوا بأن لهم الفتح. وأُوحِیَ فی ۲۰ أکتوبر سنة ۱۹۰۶ء: (ترجمة الهندی): اللّٰہ عدوّ الکاذب، وإنه یوصله إلٰی جهنّم. أُغرِقَت سفینةُ الأذلّ. إن بطشَ ربک لشدید. وأوحی فی ۱/فروری سنة ۱۹۰۷ء: (ترجمة الهندی): الآیة المنیرة وفتحُنا. وأُوحِیَ فی ۷ فروری سنة ۱۹۰۷ء: العید الآخر. تنال منه فتحًا عظیمًا. دَعْنِی أقتُلُ من آذاک. إن العذاب مُربَّعٌ ومُدَوَّرٌ. وإنْ یّروا آیةً یُعرضوا ویقولوا سحرٌ مستمِرٌّ. وأُوحِیَ فی سابع مارچ سنة ۱۹۰۷ء: یأتون بنعشه ملفوفاً .. نعیتُ .. من سابع مارچ إلی آخره: یعنی یُشاع موتُ ذالک الرجل إلٰی هذا الوقت. إن اللّٰہ مع الصادقین. منه

اور ۲۷/ستمبر کو ۱۹۰۶ء کو اردو میں یہ الہام ہوا۔ ’’اے مظفر تجھ پر سلام ہو کہ خدا نے تیری دعا سن لی۔ میری نشانیاں ظاہر ہوگئیں اور خوشخبری دے ان لوگوں کو جو ایمان لائے کہ بے شک ان کے واسطے فتح ہے‘‘۔ اور ۲۰/اکتوبر ۱۹۰۶ء کو اردو میں وحی ہوئی ’’کاذب کا خدا دشمن ہے۔ وہ اس کو جہنم میں پہنچائے گا۔ کمترین کا بیڑا غرق ہوگیا۔ تیرے رب کی گرفت بہت سخت ہے۔‘‘ اور یکم فروری ۱۹۰۷ء کو اردو میں وحی ہوئی ’’روشن نشان‘‘ اور ’’ہماری فتح ہوئی۔‘‘ اور ۷ فروری ۱۹۰۷ء کو وحی ہوئی ’’ایک اور عید ہے جس میں تو ایک بڑی فتح پائے گا۔ مجھے چھوڑ تا مَیں اس شخص کو قتل کروں جو تجھے ایذا دیتا ہے۔ دشمنوں کیلئے عذاب ہر چار طرف سے ہے اور ارد گرد سے گھیرے ہوئے ہے۔ اور جب یہ لوگ کوئی نشان دیکھتے ہیں تو کہتے ہیں کہ یہ ایک معمولی اور قدیمی سحر ہے‘‘۔ اور ۷/مارچ ۱۹۰۷ء کو وحی ہوئی اس کی لاش کفن میں لپیٹ کر لائے ہیں۔ میں ایک کاذب کی موت کی خبر دیتا ہوں۔ سات مارچ سے آخر تک یعنی اس شخص ڈوئی کی موت کی اس وقت مقررہ تک تشہیر کر دی جائے گی۔ خدا سچوں کے ساتھ ہے۔ منہ۔

﴿۷۷﴾

الخاتمة

وقع في نفسي أن أكتب شيئًا من سوانحي وسوانح آبائي في هٰذه الرسالة، لأعرّف به النّاسَ أمري، لعلّ اللّٰه ينفعهم، ويزيدهم قوّة لِرفع الضلالة، ولعلّهم يفكّرون في أصل الحقيقة، ويميلون إلى العدل والنّصفة.

فاعلموا، رحمكم اللّٰه، أني أنا المسمى بغلام أحمد بن ميرزا غلام مرتضٰى، وميرزا غلام مرتضٰى بن ميرزا عطا محمد، وميرزا عطا محمد بن ميرزا گل محمد، وميرزا گل محمد بن ميرزا فيض محمد، وميرزا فيض محمد بن ميرزا محمد قائم، وميرزا محمد قائم بن ميرزا محمد أسلم، وميرزا محمد أسلم بن ميرزا دلاور بيک، وميرزا دلاور بيک بن ميرزا إله دين، وميرزا إله دين بن ميرزا جعفر بيک، وميرزا جعفر بيک بن ميرزا محمد بيک، وميرزا محمد بيک بن ميرزا محمد عبد الباقي، وميرزا محمد عبد الباقي بن ميرزا محمد سلطان، وميرزا محمد سلطان بن ميرزا هادي بيک.

الخاتمہ

میرے دل میں یہ خیال آیا کہ میں اس رسالے میں اپنی اور اپنے آباء واجداد کی سوانح میں سے لکھوں تا کہ اس کے ذریعہ میں اپنے معاملہ کو لوگوں میں روشناس کراؤں۔ شاید (اس طرح) اللہ انہیں فائدہ پہنچائے اور گمراہی دور کرنے کے لئے ان کی قوت میں اضافہ کرے اور شاید وہ اصل حقیقت پر غور کریں اور عدل وانصاف کی طرف مائل ہوں۔

اللہ تم پر رحم فرمائے۔ جان لو کہ میں مسمّٰی غلام احمد ابن میرزا غلام مرتضٰی ہوں اور میرزا غلام مرتضٰی ابن میرزا عطا محمد اور میرزا عطا محمد ابن میرزا گل محمد اور میرزا گل محمد ابن میرزا فیض محمد اور میرزا فیض محمد ابن میرزا محمد قائم اور میرزا محمد قائم ابن میرزا محمد اسلم اور میرزا محمد اسلم ابن میرزا دلاور بیگ اور میرزا دلاور بیگ ابن میرزا الٰہ دین اور میرزا الٰہ دین ابن میرزا جعفر بیگ اور میرزا جعفر بیگ ابن میرزا محمد بیگ اور میرزا محمد بیگ ابن میرزا محمد عبد الباقی اور میرزا محمد عبد الباقی ابن میرزا محمد سلطان اور میرزا محمد سلطان ابن میرزا ہادی بیگ۔

ثم اعلموا أنّ مسکنی قریۃٌ سُمّیت بلدۃ الإسلام، ثم اشتھر باسم ’’قادیان‘‘ فی ھٰذہ الأیّام. وھی واقعۃ فی الفنجاب بین النھرین "الراوی" و"البیاس"، إلٰی جانب المشرق مائلًا إلی الشمال من "لاھور" الذی ھو صدر الحکومۃ ومرکز البلاد الفنجابیۃ. وإنی قرأتُ فی کتب سوانح آبائی وسمعت من أبی أن آبائی کانوا من الجرثومۃ المُغْلیّۃ. ولکن اللّٰہ أوحی إلیّ أنّھم کانوا من بنی فارس لا من الأقوام الترکیّۃ. ومع ذالک أخبرنی ربّی بأنّ بعض أمھاتی کُنَّ من بنی الفاطمۃِ، ومن أھل بیت النُّبوّۃِ، واللّٰہ جمع فیھم نسل **إسحاق** و **إسماعیل** من کمال الحکمۃ والمصلحۃ.

وسمعتُ من أبی وقرأت فی بعض سوانحھم أنّھم کانوا فی بدء أمرھم یسکنون فی بلدۃ سمرقند، قبل أن یرحلوا إلی الھند، وکانوا من أمراء تلک الأرض ووُلاتھا، ومن أنصار الملّۃ وحُماتھا.

پھر تم جان لو کہ میرا مسکن اسلام پور نامی ایک بستی ہے جو آج کل قادیان کے نام سے مشہور ہے۔ یہ بستی پنجاب میں دریائے راوی اور دریائے بیاس کے درمیان واقع ہے۔ جو پنجاب کے صدر مقام لاہور کے شمال مشرق کی جانب واقع ہے۔ اور میں نے اپنے آباء و اجداد کی سوانح حیات کی کتابوں میں پڑھا اور اپنے والد سے سنا ہے کہ میرے آباء واجداد مغلوں کی نسل سے تھے۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے میری طرف وحی کی ہے کہ وہ فارسی النسل تھے۔ اقوام ترکی میں سے نہیں تھے۔ اور اس کے ساتھ ہی میرے رب نے مجھے یہ بھی بتایا ہے کہ میری بعض نانیاں بنی فاطمہ اور اہل بیت نبویؐ میں سے تھیں۔ اور اللہ نے کمال حکمت و مصلحت سے (میرے اجداد میں) حضرت اسحاقؑ اور حضرت اسماعیلؑ کی نسل کو جمع کر دیا۔

اور میں نے اپنے والد صاحب سے سنا ہے اور اپنے ان بزرگوں کے بعض سوانح میں یہ پڑھا ہے کہ وہ ہندوستان کی طرف نقل مکانی سے پہلے سمرقند میں بود و باش رکھتے تھے۔ اور وہ اس ملک کے امراء اور والیان حکومت میں سے تھے اور ملت کے انصار اور اس کے حامیوں میں سے تھے۔ ﴿۷۸﴾

ثم طرحتُهم النوٰی مَطارحَها، وبسطتْ إليهم سيول السفر جوارحَها، حتی إذا وطئوا أرض هٰذه البلدة التی تسمّی بقاديان ورأوا هٰذه الخِطّة المباركة، والتُّربة الطيبة، سرّتْهم ريحها وماؤها، وسوادها وخضراؤها، فألقَوا فيها عصا التّسْيار، وكانوا يرجّحون البدو علی الأمصار، ورُزقوا فيها من اللّٰه ضيعةً وعقارًا، وملكوا قرًی وأمصارًا. ثم إذا مضی زمانٌ علٰی هٰذه الحالة، ونزل قضاء اللّٰه وقدره علی السلطنة المغليّةِ، أمّرهم اللّٰه فی هٰذه الناحية، وانتهی الأمر إلٰی أنّهم صارُوا كمَلِكٍ مستقل فی هٰذه الخِطّة، وكان فی يدهم مِن كل نهجٍ عِنانُ الحكومة، وقضی اللّٰه وطرهم من الفضل والرحمة. وبعد ما زجّوا زمانًا طويلًا فی النّعمة والرفاهةِ، والشرف والنباهة، أخرج اللّٰه بمصالحه العميقة وحِكمه الدقيقة قومًا يقال له الخالصه،

پھر سفر نے انہیں دور دراز علاقے میں لا پھینکا۔ اور سفر کے سیل رواں نے اپنے جوارح ان تک پھیلا دیئے۔ یہاں تک کہ جب ان کے قدم قادیان نامی اس بستی پر پڑے اور انہوں نے اس کو مبارک خطہ اور اس زمین کو اچھا پایا اور انہیں اس کی آب و ہوا اور اس کے شاداب سبزہ زار اچھے لگے تو انہوں نے یہیں اپنے ڈیرے ڈال دیئے۔ اور وہ دیہی علاقوں کو شہروں پر ترجیح دیتے تھے۔ اور اللہ کی طرف سے انہیں جائیدادیں اور جاگیریں عطا کی گئیں۔ اور وہ بستیوں اور شہروں کے مالک بن گئے۔ پھر جب اس آسودہ حالی پر ایک زمانہ گزر گیا اور سلطنت مغلیہ پر اللہ کی قضا وقدر نازل ہوئی تو اللہ نے ان (میرے آباء) کو علاقے کے امراء بنا دیا اور معاملہ یہاں تک پہنچا کہ وہ اس خطہء ارض کے خودمختار بادشاہ کی طرح ہو گئے اور ہر جہت سے عنان حکومت ان کے ہاتھ میں تھی۔ اور اللہ نے اپنے فضل اور اپنی رحمت سے ان کی ہر خواہش کو پورا فرمایا۔ تازہ نعمت، خوشحالی اور عزت وشرف کی ایک لمبی زندگی گزارنے کے بعد اللہ نے اپنی عمیق در عمیق مصلحتوں اور باریک در باریک حکمتوں کے تحت ان پر ایک ایسی قوم مسلط کر دی جسے خالصہ (سکھ) کہا جاتا ہے۔

وكانوا قسيّ القلب لا يكرمون الشرفاء ، ولا يرحمون الضعفاء ، وكُلّما دخلوا قريةً أَفْسدوها، وجعلوا أعِزّةَ أهلها أذِلّة ، فصارت مِن جورهم بُدُورُ الإسلام كالاَهِلّة. وكانوا من أعادی الإسلام، وأكبر أعداء ملّة خير الأنام. ففی تلک الأيام صُبّت علٰی آبائی المصائب من أيدی تلک اللئام، حتی أُخرجوا من مقام الرياسة، ونُهبت أموالهم من أيدی الكفرة، ونُطحوا من جُيُودٍ، وهُجّروا من ظلٍّ ممدودٍ، ولبثوا فی أرض الغُربة إلٰی سنين، وأُوذوا إيذاءً شديدًا من الظالمين، وما رحمهم أحد إلّا أرحم الراحمين. ثم ردّ اللّٰه إلٰی أبی بعض القُرٰی فی عهد الدولة البرطانية، فوجد قطرةً أو أقلّ منها من بحر الأملاک الفانية.

فخلاصة الكلام أنّ آبائی ماتوا بمرارة الخيبة والحسرات،

یہ سکھ قوم بڑی سنگدل تھی۔ شرفاء کی عزت نہ کرتے تھے اور کمزوروں پر رحم نہ کرتے تھے۔ جب بھی کسی بستی میں داخل ہوئے تو اسے انہوں نے تباہ کر دیا اور اس کے معززین کو ذلیل کر دیا۔ ان کے ظلم سے اسلام کے بدر تام پہلی رات کا چاند بن گئے۔ وہ (سکھ) اسلام کے معاند اور خیر الانام صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کے سب سے بڑے دشمن تھے۔ پس اس زمانے میں میرے آباء واجداد پر ان کمینوں کے ہاتھوں مصائب کے اتنے پہاڑ ٹوٹے کہ وہ اپنی ریاست کے مرکز سے نکال دیئے گئے۔ اور ان کافروں کے ہاتھوں ان کے اموال چھین لئے گئے۔ اور انہیں طاقتوروں کی طرف سے دھکے دیئے گئے اور لمبے سایوں سے نکال کر دھوپ میں ڈال دیئے گئے اور کئی سالوں تک پر دیس میں رہے۔ اور انہیں ظالموں کے ہاتھوں شدید تکالیف دی گئیں۔ اور ارحم الراحمین کے سوا کسی نے بھی ان پر رحم نہ کیا پھر اللہ نے حکومت برطانیہ کے عہد میں میرے والد کو چند گاؤں واپس لوٹائے۔ پس انہوں نے ان کھوئی ہوئی املاک کے سمندر میں سے ایک قطرہ بلکہ اس سے بھی کم تر پایا۔

پس خلاصہ کلام یہ کہ میرے آباء ناکامی اور حسرتوں کی تلخی کی حالت میں فوت ہوئے

﴿۷۹﴾ بعد ما كانوا كشجرةٍ مملوّةٍ من الثمرات، وبعد أيامٍ كانت كالعذارى المتبرّجات. فوجدتُ قصصهم محلَّ عبرةٍ تسيل بذكرها العبرات، ولا ترقأ عند تصوّرها الدموع الجاريات. ولمّا رأيتُ ما رأيتُ، أخذتني الرقّة فبكيتُ، وناجيتُ نفسي بأن هٰذه الدّنيا ليست إلّا كغدّار، وليس مآلها إلّا مرارةُ خيبةٍ و تبارٍ. وأرهقتني دار الدنيا بضيقها، و أُلقِى فى قلبى أن أعاف بريقها، فصرف الله عنّى حبّ الدّنيا ورؤية زينتها، والتمايل علٰى شجرتها وثمرتها. وكنت أحبّ الخمول، وأؤثر زاوية الاختفاء، وأفرّ من المجالس ومواقع العُجْب والرياء. فأخرجنى الله من حجرتى، وعَرّفنى فى النّاس، وأنا كارهٌ من شهرتى، وجعلنى خليفة آخر الزمان، وإمام هٰذا الأوان، وكلّمنى بكلماتٍ نذكر شيئا منها فى هٰذا المقام، ونؤمن بها كما نؤمن بكتب اللّٰه خالق الأنام. وهى هٰذه

بعد اس کے کہ وہ ایک پھلوں سے لدے ہوئے درخت کی طرح تھے ،اور ایسے زمانے کے بعد جو سجی ہوئی کنواریوں کی طرح تھا۔ میں نے ان کی داستانوں کو ایسا محل عبرت پایا جس کے ذکر سے آنسو بہنے لگتے ہیں اور ان کا تصور کرکے بہتے آنسو تھمنے کا نام نہیں لیتے۔اور جب میں نے یہ حالات دیکھے تو مجھ پر رقت طاری ہوگئی اور میں رو پڑا اور میں نے اپنے نفس سے یہ سرگوشی کی کہ یہ دنیا محض ایک بے وفا ہے جس کا انجام تلخ ناکامی اور تباہی کے سوا کچھ نہیں۔اور اس دنیا کے گھر نے مجھے اپنی تنگی سے انتہائی تکلیف میں ڈالا۔اور میرے دل میں یہ ڈالا گیا کہ میں اس کی چمک دمک کو ناپسند کروں۔ پس اللہ نے دنیا کی محبت اور اس کی زینت کے دیدار اور اس کے درختوں اور پھلوں پر جھک جانے کو مجھ سے دور کردیا۔اور میں گمنامی کو پسند کرتا اور گوشۂ خلوت کو ترجیح دیتا تھا۔اور میں مجالس اور عُجب و رِیاء کے مواقع سے دور بھاگتا تھا لیکن اللہ نے مجھے میرے حجرے سے نکالا اور مجھے لوگوں میں شہرت دی حالانکہ میں اپنی شہرت کو ناپسند کرتا تھا۔اور اس نے مجھے آخری زمانے کا خلیفہ اور اس وقت کا امام بنایا۔اور وہ بہت سے کلمات کے ساتھ مجھ سے ہمکلام ہوا جن میں سے کچھ ہم اس جگہ ذکر کرتے ہیں اور ہم ان پر ویسا ہی ایمان رکھتے ہیں جیسا کہ ہم خالق کائنات اللہ کی کتابوں پر ایمان رکھتے ہیں اور وہ یہ ہیں۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

یا احمد بارک اللّٰہ فیکَ ۔

اے احمد خدا نے تجھ میں برکت رکھ دی ہے۔

مَا رَمَیْتَ اِذْ رَمَیْتَ وَلٰکِنَّ اللّٰہ رَمٰی ۔

جو کچھ تُو نے چلایا وہ تُو نے نہیں چلایا بلکہ خدا نے چلایا۔

اَلرَّحْمٰن ۔ عَلّمَ القراٰن ۔ لِتُنْذِرَ قَوْمًا مَا اُنْذِرَ اٰبَاءُ ھُمْ وَلِتَسْتَبِیْنَ سَبِیْلُ المجرمین ۔

خدا نے تجھے قرآن سکھلایا یعنی اس کے صحیح معنی تجھ پر ظاہر کئے۔تا کہ تو اُن لوگوں کو ڈراوے جن کے باپ دادے ڈرائے نہیں گئے اور تا کہ مجرموں کی راہ کھل جائے یعنی معلوم ہو جائے کہ کون تجھ سے برگشتہ ہوتا ہے۔

قُلْ اِنِّیْ اُمِرْتُ وَانا اوّل المؤمنین۔

کہہ مَیں خدا کی طرف سے مامور ہوں اور مَیں سب سے پہلے ایمان لانے والا ہوں۔

قل جاء الحقّ وزھق الباطل اِنّ البَاطِلَ کَانَ زھُوقًا۔

کہہ حق آیا اور باطل بھاگ گیا۔اور باطل بھاگنے والا ہی تھا۔

کُلُّ برکۃٍ من محمّد صلی اللّٰہ علیہ وسلّم ۔فتبارک من علّم وتعلّم۔

ہر ایک برکت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے ہے۔پس بڑا مبارک وہ ہے جس نے تعلیم دی اور جس نے تعلیم پائی۔

وقالوا ان ھٰذا اِلّا اختلاق ۔قل اللّٰہ ثمّ ذرھم فی خوضھم یلعبون۔

اور کہیں گے کہ یہ وحی نہیں ہے یہ کلمات تو اپنی طرف سے بنائے ہیں۔اُن کو کہہ وہ خدا ہے جس نے یہ کلمات نازل کئے پھر اُن کو لہو ولعب کے خیالات میں چھوڑ دے۔

قل ان افتریتُہٗ فعلیّ اجرام شدید۔

اُن کو کہہ اگر یہ کلمات میرا افترا ہے اور خدا کا کلام نہیں تو پھر مَیں سخت سزا کے لائق ہوں۔

و مَنْ اَظْلَم مِمّنِ افْتریٰ علَی اللّٰہِ کَذِبًا۔	اور اُس انسان سے زیادہ تر کون ظالم ہے جس نے خدا پر افترا کیا اور جھوٹ باندھا۔
ھو الذی ارسل رسولہ بالھدٰی ودین الحقّ لِیظھرہٗ عَلَی الدّین کُلّہ ۔	خدا وہ خدا ہے جس نے اپنا رسول اور اپنا فرستادہ اپنی ہدایت اور سچے دین کے ساتھ بھیجا تا اس دین کو ہر قسم کے دین پر غالب کرے۔
لا مبدّل لِکلماتہٖ ۔	خدا کی باتیں پوری ہو کر رہتی ہیں کوئی ان کو بدل نہیں سکتا۔
یَقُولُونَ انّٰی لک ھٰذا اِنْ ھٰذا الّا قول البشر واعانہٗ علیہ قومٌ اٰخرون ۔	اور لوگ کہیں گے کہ یہ مقام تجھے کہاں سے حاصل ہوا یہ جو الہام کر کے بیان کیا جاتا ہے یہ تو انسان کا قول ہے۔ اور دوسروں کی مدد سے بنایا گیا ہے۔
افتأتون السّحر وانتم تبصرون ۔ هَیْھات هَیْھات لما توعدُوْن ۔ مِنْ ھٰذا الّذی ھو مھینٌ جاھل اومجنون۔	اے لوگو! کیا تم ایک فریب میں دیدہ و دانستہ پھنستے ہو؟ جو کچھ تمہیں یہ شخص وعدہ دیتا ہے اس کا ہونا کب ممکن ہے۔ پھر ایسے شخص کا وعدہ جو حقیر اور ذلیل ہے۔ یہ تو جاہل ہے یا دیوانہ ہے جو بے ٹھکانے باتیں کرتا ہے۔
قُل عندی شھادۃٌ من اللّٰہ فھل انتم مُسْلِمُوْن ۔	ان کو کہہ کہ میرے پاس خدا کی گواہی ہے پس کیا تم قبول کرو گے یا نہیں۔
قُل عندی شھادۃٌ من اللّٰہ فھل انتم مؤمنون ۔	پھر اُن کو کہہ کہ میرے پاس خدا کی گواہی ہے پس کیا تم ایمان لاؤ گے یا نہیں۔
ولقد لبثتُ فیکم عمرًا من قبلہٖ اَفَلا تعقلون۔	اور مَیں پہلے اس سے ایک مدت تک تم میں ہی رہتا تھا کیا تم سمجھتے نہیں۔

ھٰذا من رحمۃ ربّک یتمّ نعمتہ علیک ۔	یہ مرتبہ تیرے رب کی رحمت سے ہے وہ اپنی نعمت تیرے پر پوری کرے گا۔
فبشّر وما انت بنعمۃ ربّک بمجنون ۔	پس تو خوشخبری دے اور خدا کے فضل سے تو دیوانہ نہیں ہے۔
لک درجۃٌ فی السّماءِ وفی الّذین ھُم یُبْصِرون ۔	تیرا آسمان پر ایک درجہ اور مرتبہ ہے اور نیز اُن لوگوں کی نگہ میں جو دیکھتے ہیں۔
وَلک نُرِیَ اٰیات ونھدم ما یعمرون.	اور تیرے لئے ہم نشان دکھائیں گے اور جو عمارتیں بناتے ہیں ہم ڈھادیں گے۔
الحمد لِلّٰہِ الّذی جعلک المسیح ابن مریم ۔	اُس خدا کی تعریف ہے جس نے تجھے مسیح ابن مریم بنایا۔ ﴿۸۰﴾
لا یُسئلُ عمّا یَفْعَلُ وھم یُسْئَلون۔	وہ اُن کاموں سے پوچھا نہیں جاتا جو کرتا ہے اور لوگ اپنے کاموں سے پوچھے جاتے ہیں۔
وَقالُوا اَتَجْعَلُ فیھا من یُّفْسِد فِیْھا۔ قال اِنّی اعلمُ مَا لا تعلمون ۔	اورانہوں نے کہا کہ کیا تُو ایسے شخص کوخلیفہ بناتا ہے جو زمین پر فساد کرتا ہے۔ اُس نے کہا کہ اس کی نسبت جو کچھ مَیں جانتا ہوں تم نہیں جانتے۔
انّی مھین مَنْ اراد اھانتک۔	مَیں اُس شخص کی اہانت کروں گا جو تیری اہانت کا اِرادہ کرے گا۔
انّی لا یخاف لدیّ المرسلون ۔	میرے قرب میں میرے رسول کسی دشمن سے نہیں ڈرا کرتے۔
کتب اللّٰہ لَاَغْلِبَنَّ اَنَا ورُسُلی ۔ وَھم من بعد غلبھم سیغلبون۔	خدا نے لکھ چھوڑا ہے کہ مَیں اور میرے رسول غالب رہیں گے۔ اور وہ مغلوب ہونے کے بعد جلد غالب ہوجائیں گے۔

اِنّ اللّٰہ مع الّذین اتّقوا والّذین هم محسنون ۔

خدا اُن کے ساتھ ہے جو تقویٰ اختیار کرتے ہیں اور وہ جو نکوکار ہیں۔

اریک زلزلة السّاعَة ۔ انّی احافظ کُلّ مَنْ فی الدّار۔

قیامت کے مشابہ ایک زلزلہ آنے والا ہے جو تمہیں دکھاؤں گا اور مَیں ہر ایک کو جو اس گھر میں ہے نگہ رکھوں گا۔

وَامتازوا الیوْم اَیُّها المُجْرمُوْن۔

اے مجرمو! آج تم الگ ہو جاؤ۔

جآء الحق وزهق الباطل هٰذا الذی کنتم بہٖ تستعجلون ۔

حق آیا اور باطل بھاگ گیا یہ وہی ہے جس کے بارے میں تم جلدی کرتے تھے۔

بشارة تلقّاها النّبیّون۔

یہ وہ بشارت ہے جو نبیوں کو ملی تھی۔

اَنْتَ علٰی بیّنةٍ مِن رَّبّک۔ کفیناک المستَهْزِئین ۔

تُو خدا کی طرف سے کھلی کھلی دلیل کے ساتھ ظاہر ہوا ہے۔ وہ لوگ جو تیرے پر ہنسی ٹھٹھا کرتے ہیں اُن کے لئے ہم کافی ہیں۔

هَل اُنبّئکم علٰی مَن تنزّل الشیاطین. تنزّل علٰی کُلّ افّاکٍ اثیم.

کیا مَیں تمہیں بتلاؤں کہ کن لوگوں پر شیطان اُترا کرتے ہیں۔ ہر ایک کذّاب بدکار پر شیطان اُترتے ہیں۔

ولا تیئس من رّوح اللّٰه ۔ اَلا انّ روح اللّٰه قریب ۔اَلا انّ نصر اللّٰه قریب ۔

اور تُو خدا کی رحمت سے نومید مت ہو۔ خبردار ہو کہ خدا کی رحمت قریب ہے۔ خبردار ہو کہ خدا کی مدد قریب ہے۔

یاْ تیک من کُلّ فجٍّ عمیق ۔

وہ مدد ہر ایک دُور کی راہ سے تجھے پہنچے گی اور ایسی راہوں سے پہنچے گی کہ وہ راہ لوگوں کے بہت چلنے سے جو تیری طرف آئیں گے گہرے ہو جائیں گے۔

یأتون من کُلِّ فجٍّ عمیق ۔	اِس کثرت سے لوگ تیری طرف آئیں گے کہ جن راہوں پر وہ چلیں گے وہ عمیق ہو جائیں گے۔
ینصرک اللّٰہ من عندہ ۔	خدا اپنی طرف سے تیری مدد کرے گا۔
ینصرک رجال نوحی الیھم من السماء ۔	تیری مدد وہ لوگ کریں گے جن کے دلوں میں ہم اپنی طرف سے الہام کریں گے۔
لا مبدل لکلمات اللّٰہ ۔	خدا کی باتیں ٹل نہیں سکتیں۔
قال رَبّک انّہٗ نازل من السّماء ما یرضیک ۔	تیرا ربّ فرماتا ہے کہ ایک ایسا امر آسمان سے نازل ہوگا جس سے تُو خوش ہو جائے گا۔
انّا فتحنا لک فتحًا مُبینًا۔	ہم ایک کھلی کھلی فتح تجھ کو عطا کریں گے۔
فتح الولی فتح وقرّبناہ نجیّا۔	ولی کی فتح ایک بڑی فتح ہے اور ہم نے اس کو ایک ایسا قُرب بخشا کہ ہمراز اپنا بنا دیا۔
اشجع النّاس ۔	وہ تمام لوگوں سے زیادہ بہادر ہے۔
ولو کان الایمان معلّقًا بالثریّا لنا لہ ۔	اور اگر ایمان ثریا سے معلق ہوتا تو وہ وہیں جا کر اس کو لے لیتا۔
انار اللّٰہ برھانہ ۔	خدا اس کی حجت روشن کرے گا۔
کُنتُ کنزًا مخفیًّا فَاَحْبَبْتُ ان اُعرف۔	مَیں ایک خزانہ پوشیدہ تھا۔ پس مَیں نے چاہا کہ ظاہر کیا جاؤں۔
یاقمر یا شمس انت منّی واَنا منک۔	اے چاند اور اے سورج تُو مجھ سے ظاہر ہوا اور مَیں تجھ سے۔
اذا جاء نصر اللّٰہ وانتھٰی امر الزمان الینا۔ وتمّت کلمۃ ربّک۔ اَلَیْس ھٰذا بالحقّ۔	جب خدا کی مدد آئے گی اور زمانہ ہماری طرف رجوع کرے گا تب کہا جائے گا کہ کیا یہ شخص جو بھیجا گیا حق پر نہ تھا۔

ولا تصعّر لخلق اللّٰہ ولا تسئم من النّاس۔ ووسّع مکانک ۔

اور چاہئے کہ تُو مخلوق الٰہی کے ملنے کے وقت چیں برجبیں نہ ہو اور چاہیئے کہ تو لوگوں کی کثرت ملاقات سے تھک نہ جائے۔ اور تجھے لازم ہے کہ اپنے مکان کو وسیع کرے تا لوگ جو کثرت سے آئیں گے ان کو اُترنے کے لئے کافی گنجائش ہو۔

وبشّر الّذین اٰمنوا انّ لھم قدم صدق عند ربّھم ۔

اور ایمان والوں کو خوشخبری دے کہ خدا کے حضور میں اُن کا قدم صدق پر ہے۔

وَاتْلُ علیھم مَا اُوْحِیَ اِلَیْکَ مِن رَبِّکَ ۔

اور جو کچھ تیرے رب کی طرف سے تیرے پر وحی نازل کی گئی ہے وہ ان لوگوں کو سُنا جو تیری جماعت میں داخل ہوں گے۔

اصحاب الصّفّۃ۔ وما ادراک ما اصحاب الصفّۃ۔

صفّہ کے رہنے والے اور تو کیا جانتا ہے کہ کیا ہیں صفّہ کے رہنے والے۔

ترٰی اعینھم تفیض من الدَّمْعِ۔ یُصلّون علیک ۔ ربّنا انّنا سمعنا منادیًا یُّنادی للایمان ۔

تو دیکھے گا کہ اُن کی آنکھوں سے آنسو جاری ہوں گے۔ وہ تیرے پر درود بھیجیں گے اور کہیں گے کہ اے ہمارے خدا ہم نے ایک منادی کرنے والے کی آواز سُنی ہے جو ایمان کی طرف بلاتا ہے۔

وداعیًا الی اللّٰہ وسراجًا منیرًا.

اور خدا کی طرف بلاتا ہے اور ایک چمکتا ہوا چراغ ہے۔

یا اَحْمَدُ فاضت الرّحمۃ علٰی شفتیک۔

اے احمد تیرے لبوں پر رحمت جاری کی گئی۔

انّک باعیننا۔

تُو میری آنکھوں کے سامنے ہے۔

سمّیتک المتوکّل ۔

مَیں نے تیرا نام متوکّل رکھا ہے۔

یرفع اللّٰہ ذکرک ویتمّ نعمتہٗ علیک فی الدنیا والاٰخرۃ ۔

خدا تیرا ذکر بلند کرے گا۔ اور اپنی نعمت دنیا اور آخرت میں تیرے پر پوری کرے گا۔

بورکت یا احمد ۔ وکان ما بارک اللّٰہ فیک حقّا فیک۔

اے احمد تُو برکت دیا گیا۔ اور جو کچھ تجھے برکت دی گئی وہ تیرا ہی حق تھا۔

شانک عجیب واجرک قریب ۔

تیری شان عجیب ہے۔اور تیرا اجر قریب ہے۔

الارض والسّماء معک کما ھو معی ۔

آسمان اور زمین تیرے ساتھ ہیں جیسے کہ وہ میرے ساتھ ہیں۔

انت وجیہ فِی حضرتی اخترتک لنفسی۔

تو میری درگاہ میں وجیہ ہے مَیں نے تجھے اپنے لئے چنا۔

سُبحان اللّٰہ تبارک وتعالٰی زاد مَجْدک۔

خدائے پاک بڑا برکتوں والا اور بڑا بزرگ ہے وہ تیری بزرگی کو زیادہ کرے گا۔

ینقطع اٰبائک و یبدء منک۔

تیرے باپ دادے کا ذکر منقطع ہو جائے گا اور تیرے بعد سلسلہ خاندان کا تجھ سے شروع ہوگا۔

وما کان اللّٰہ لیترکک ۔حتّی یمیز الخبیث من الطیّب ۔

اور خدا ایسا نہیں کہ تجھ کو چھوڑ دے جب تک کہ پاک اور پلید میں فرق کر کے نہ دکھلا دے۔ ﴿۸۱﴾

اذا جآء نصر اللّٰہ والفتح ۔ وتمّت کلمۃ ربّک ۔ ھٰذا الّذی کنتم بہٖ تستعجلون ۔

اور جب خدا تعالیٰ کی مدد اور فتح آئے گی اور خدا کا وعدہ پُورا ہوگا تب کہا جائے گا کہ یہ وہی امر ہے جس کے لئے تم جلدی کرتے تھے۔

اَردتُ ان استخلف فخلقتُ اٰدم ۔

مَیں نے اِرادہ کیا کہ اپنا خلیفہ بناؤں سو مَیں نے اس آدم کو پیدا کیا۔

دَنٰی فَتَدَلّٰی فکان قاب قوسین او ادنٰی۔

وہ خدا سے نزدیک ہوا پھر مخلوق کی طرف جھکا اور خدا اور مخلوق کے درمیان ایسا ہو گیا جیسا کہ دو قوسوں کے درمیان کا خط ہوتا ہے۔

یُحْیِ الدّین ویقیم الشریعة ۔

دین کو زندہ کرے گا اور شریعت کو قائم کرے گا۔

یا اٰدم اسکن انت وزوجک الجنة۔

اے آدم تو اور تیرے دوست بہشت میں داخل ہو۔

یا مریم اسکن انت وزوجک الجنة۔

اے مریم تُو اور تیرے دوست بہشت میں داخل ہو۔

یا احمد اسکن انت وزوجک الجنّة۔

اے احمد تُو اور تیرے دوست بہشت میں داخل ہو۔

نُصِرْتَ وقالوا لات حین مناص ۔

تجھے مدد دی جائے گی۔ اور مخالف کہیں گے کہ اب گریز کی جگہ نہیں۔

انّ الّذین کفروا وصدّوا عن سبیل اللّٰہ ردّ علیھم رجل من فارس ۔

وہ لوگ جو کافر ہوئے اور خدا کی راہ کے مانع ہوئے اُن کا ایک فارسی الاصل آدمی نے ردّ کیا۔

شکر اللّٰہ سعیه ۔

خدا اس کی کوشش کا شکر گذار ہے۔

ام یقولون نحن جمیع منتصر ۔ سیھزم الجمع ویولّون الدُّبر ۔

کیا یہ لوگ کہتے ہیں کہ ہم ایک زبردست جماعت تباہ کرنے والے ہیں۔ یہ سب لوگ بھاگ جائیں گے اور پیٹھ پھیر لیں گے۔

انّک الیوم لدینا مکین امین ۔ وانّ علیک رحمتی فی الدُّنیا والدّین وانّک من المنصورین۔

تو ہمارے نزدیک آج صاحب مرتبہ امین ہے اور تیرے پر میری رحمت دنیا اور دین میں ہے اور تُو اُن لوگوں میں سے ہے جن کے شامل نصرت الٰہی ہوتی ہے۔

یحمدک اللّٰہ ویمشی الیک ۔
خدا تیری تعریف کرتا ہے اور تیری طرف چل رہا ہے۔

سبحان الّذی اسرٰی بعبدہٖ لیلًا۔
وہ پاک ذات وہی خدا ہے جس نے ایک رات میں تجھے سیر کرا دیا۔

خلق اٰدم فاکرمہٗ ۔
اُس نے اس آدم کو پیدا کیا اور پھر اس کو عزت دی۔

جَرِی اللّٰہ فِیْ حُللِ الانبیآء ۔
یہ رسول خدا ہے تمام نبیوں کے پیرایہ میں یعنی ہر ایک نبی کی ایک خاص صفت اس میں موجود ہے۔

بُشْرٰی لک یا احمدی ۔
تجھے بشارت ہو اے میرے احمد۔

اَنْتَ مُرَادِی ومَعِیْ ۔
تو میری مُراد اور میرے ساتھ ہے۔

سِرُّکَ سِرِّیْ.
تیرا بھید میرا بھید ہے۔

اِنِّی ناصِرک ۔اِنّی حافظک ۔
میں تیری مدد کروں گا۔ مَیں تیرا نگہبان رہوں گا۔

انّی جاعِلُکَ للنّاس امامًا ۔
میں لوگوں کے لئے تجھے امام بناؤں گا تُو اُن کا رہبر ہوگا اور وہ تیرے پیرو ہوں گے۔

أ کان للنّاس عجبًا ۔ قُل ھو اللّٰہ عجیب۔
کیا ان لوگوں کو تعجب آیا۔ کہہ خدا ذوالعجائب ہے۔

لا یُسْئَلُ عمّا یفعل وَھُمْ یُسْئَلُوْنَ ۔
وہ اپنے کاموں سے پُوچھا نہیں جاتا اور لوگ پوچھے جاتے ہیں۔

وَتِلْکَ الْاَیّامُ نُدَاوِلُھَا بَیْنَ النّاس ۔
اور یہ دن ہم لوگوں میں پھیرتے رہتے ہیں۔

وقالوا اِنْ ھٰذا اِلّا اختلاق ۔
اور کہیں گے کہ یہ تو صرف ایک بناوٹ ہے۔

قل ان کنتم تحبُّون اللّٰہ فاتّبعونی یحببکم اللّٰہ ۔
کہہ اگر تم خدا سے محبت رکھتے ہو تو آؤ میری پیروی کرو تا خدا بھی تم سے محبت رکھے۔

اذا نصر اللّٰہ المؤمنَ جعل له الحاسدین فی الارض۔	جب خدا تعالیٰ مومن کی مدد کرتا ہے تو زمین پر اُس کے کئی حاسد مقرر کر دیتا ہے۔
ولا رآدّ لفضله ۔	اور اس کے فضل کو کوئی ردّ نہیں کر سکتا۔
فالنّار موعدهم ۔	پس جہنم اُن کے وعدہ کی جگہ ہے۔
قل اللّٰہ ثمّ ذرهم فی خوضهم یلعبون ۔	کہہ خدا نے یہ کلام اُتارا ہے پھر ان کو لہو ولعب کے خیالات میں چھوڑ دے۔
واذا قیل لهم اٰمنوا کما اٰمن النّاس قالوا أ نُؤمِنُ کما اٰمن السُّفهآءُ۔ الآ اِنَّهُمْ هُمُ السُّفَهَآءُ وَلٰکِنْ لّا یعلمون ۔	اور جب اُن کو کہا جائے کہ ایمان لاؤ۔ جیسا کہ لوگ ایمان لائے کہتے ہیں کیا ہم بے وقوفوں کی طرح ایمان لائیں خبردار ہو کہ درحقیقت وہی لوگ بے وقوف ہیں مگر اپنی نادانی پر مطلع نہیں۔
وَاِذَا قِیْلَ لهم لا تُفْسِدُوْا فی الارض قَالوا انّما نحن مُصلِحون۔	اور جب اُن کو کہا جائے کہ زمین پر فساد مت کرو کہتے ہیں کہ بلکہ ہم اصلاح کرنے والے ہیں۔
قل جَاءَ کُم نُورٌ مِّنَ اللّٰہ فلا تکفروا ان کنتم مؤمنین ۔	کہہ تمہارے پاس خدا کا نور آیا ہے پس اگر مومن ہو تو انکار مت کرو۔
اَمْ تَسْئَلهم مِنْ☆ خرج فهم مِنْ مَّغْرمٍ مُّثْقَلُوْنَ۔	کیا تُو ان سے کچھ☆ خراج مانگتا ہے پس وہ اُس چٹی کی وجہ سے ایمان لانے کا بوجھ اُٹھا نہیں سکتے۔
بل اٰ تَیْنٰهم بِالحَقِّ فهم لِلْحَقِّ کارِهون۔	بلکہ ہم نے ان کو حق دیا اور وہ حق لینے سے کراہت کرتے ہیں۔
تلطّف بالنّاس وتَرَحَّم علیهم۔	لوگوں کے ساتھ لطف اور رحم کے ساتھ پیش آ۔

☆ لفظ مِنْ لیس فی القرآن الکریم ولکن جاء لفظ مِنْ فی الالهام. منه

☆ مِنْ کا لفظ قرآن کریم میں نہیں ہے ہاں الہام میں ''مِنْ'' کا لفظ آیا ہے۔ منه

انت فیھم بمنزلۃ موسٰی واصبر علٰی ما یقولون ۔
توان میں بمنزلہ موسیٰ کے ہے اوران کی باتوں پر صبر کر۔

لعلّک بَاخِعٌ نفسک اَ لَّا یکونوا مؤمنین۔
کیا تُو اس لئے اپنے تئیں ہلاک کرے گا کہ وہ کیوں ایمان نہیں لاتے۔

لا تقف ما لیس لک بہٖ علم ۔
اس بات کے پیچھے مت پڑ جس کا تجھے علم نہیں۔

ولا تخاطبنی فی الذین ظلموا انّھم مغرقون ۔
اوران لوگوں کے بارہ میں جو ظالم ہیں مجھ سے گفتگو مت کر کیونکہ وہ سب غرق کئے جائیں گے۔

واصنع الفلک بِاَعْیُنِنَا وَوَحْیِنَا۔
اور ہماری آنکھوں کے روبرو کشتی تیار کر اور ہمارے اشارے سے۔

اِنَّ الّذین یبایعونک انّما یبایعون اللّٰہ یداللّٰہ فوق ایدیھم۔
وہ لوگ جو تیرے ہاتھ میں ہاتھ دیتے ہیں وہ خدا کے ہاتھ میں ہاتھ دیتے ہیں، یہ خدا کا ہاتھ ہے جو ان کے ہاتھوں پر ہے۔

واذ یمکربک الّذی کفَّر ۔ اوقدلی یا ھامان لعلّی اطّلع علٰی اِلٰہِ مُوسٰی وانّی لَاَظُنُّہٗ من الکاذبین ۔
اور یاد کر وہ وقت جب تجھ سے وہ شخص مکر کرنے لگا جس نے تیری تکفیر کی اور تجھے کافر ٹھہرایا، اور کہا کہ اے ہامان میرے لئے آگ بھڑکا تا میں موسیٰ کے خدا پر اطلاع پاؤں اور مَیں اُس کو جھوٹا سمجھتا ہوں۔

تبّت یدا ابی لھبٍ وَّ تبّ۔
ہلاک ہوگئے دونوں ہاتھ ابی لہب کے اور وہ آپ بھی ہلاک ہوگیا۔

ما کان لہٗ اٰن یدخل فیھا اِلَّا خائفًا ۔
اس کو نہیں چاہئے تھا کہ اس معاملہ میں دخل دیتا مگر ڈرتے ڈرتے۔ ﴿۸۲﴾

وما اصابک فمن اللّٰہ ۔
اور جو کچھ تجھے رنج پہنچے گا وہ تو خدا کی طرف سے ہے۔

الفتنة ھٰھُنا ۔

اس جگہ ایک فتنہ برپا ہوگا۔

فاصبر کما صبر اولو العزم ۔

پس صبر کر جیسا کہ اولوالعزم نبیوں نے صبر کیا۔

الآ انّھا فتنةٌ من اللّٰہ ۔لیحب حبًّا جمّا۔حُبًّا من اللّٰہ العزیز الاکْرَم ۔

وہ فتنہ خدا تعالیٰ کی طرف سے ہوگا۔تا وہ تجھ سے محبت کرے۔ وہ اس خدا کی محبت ہے جو بہت غالب اور بزرگ ہے۔

شاتان تذبحان ۔ وکل من علیھا فان ۔ ولا تھنوا ولا تحزنوا ۔

دو بکریاں ذبح کی جائیں گی۔ اور ہر ایک جو زمین پر ہے آخر وہ فنا ہوگا۔تم کچھ غم مت کرو اور اندوہ گین مت ہو۔

الیس اللّٰہ بکافٍ عبدہٗ ۔

کیا خدا اپنے بندے کے لئے کافی نہیں۔

الم تعلم انّ اللّٰہ علٰی کُلِّ شیءٍ قدیر۔

کیا تو نہیں جانتا کہ خدا ہر ایک چیز پر قادر ہے۔

وان یتخذونک الّا ھزوا ۔

اور تجھے انہوں نے ٹھٹھے کی جگہ بنا رکھا ہے۔

أَھٰذا الّذی بعث اللّٰہ ۔

وہ ہنسی کی راہ سے کہتے ہیں کیا یہی ہے جس کو خدا نے مبعوث فرمایا؟

قل انّما انا بشر مثلکم یوحٰی الیّ انّما اِلٰھُکم اِلٰہٌ واحد والخیر کلّہ فی القرآن ۔لا یمسّہٗ الّا المطھّرون۔

ان کو کہہ کہ مَیں تو ایک انسان ہوں۔میری طرف یہ وحی ہوئی ہے کہ تمہارا خدا ایک خدا ہے۔اور تمام بھلائی اور نیکی قرآن میں ہے کسی دُوسری کتاب میں نہیں اس کے اسرار تک وہی پہنچتے ہیں جو پاک دل ہیں۔

قل انّ ھدی اللّٰہ ھو الھُدٰی ۔

کہہ ہدایت دراصل خدا کی ہدایت ہی ہے۔

وقالوا لولا نزّل علٰی رجل مّن قریتین عظیم ۔

اور کہیں گے کہ یہ وحی الٰہی کسی بڑے آدمی پر کیوں نازل نہیں ہوئی جو دوشہروں میں سے کسی ایک شہر کا باشندہ ہے۔

وقالوا انّٰی لک ھٰذا۔
اور کہیں گے کہ تجھے یہ مرتبہ کہاں سے حاصل ہو گیا۔

انّ ھٰذا لمکر مکرتمُوہ فی المدینۃ۔
یہ تو ایک مکر ہے جو تم لوگوں نے مل کر بنایا۔

ینظرون الیک وھم لا یُبْصِرون۔
یہ لوگ تیری طرف دیکھتے ہیں مگر تو اُنہیں دکھائی نہیں دیتا۔

قل ان کنتم تحبّون اللّٰہ فاتّبعونی یحببکم اللّٰہ۔
ان کو کہہ کہ اگر تم خدا سے محبت کرتے ہو تو آؤ میری پیروی کرو تا خدا بھی تم سے محبت کرے۔

عسٰی ربّکم ان یّرحمکم ۔
خدا آیا ہے تا تم پر رحم کرے۔

وان عُدتم عُدْنا ۔
اور اگر تم پھر شرارت کی طرف عود کرو گے تو ہم بھی عذاب دینے کی طرف عود کریں گے۔

وجعلنا جھنّم للکافرین حصیرا ۔
اور ہم نے جہنم کو کافروں کے لئے قید خانہ بنایا ہے۔

وما أرْسَلْنٰکَ اِلَّا رحمۃً للعالمین ۔
اور ہم نے تجھے تمام دنیا پر رحمت کرنے کے لئے بھیجا ہے۔

قل اعملوا علٰی مکانتکم انّی عامل فسوف تعلمون۔
ان کو کہہ کہ تم اپنے مکانوں پر اپنے طور پر عمل کرو اور مَیں اپنے طور پر عمل کر رہا ہوں پھر تھوڑی دیر کے بعد تم دیکھ لو گے کہ کس کی خدا مدد کرتا ہے۔

لا یُقْبل عملٌ مثقال ذرّۃ من غیر التّقوٰی۔
کوئی عمل بغیر تقویٰ کے ایک ذرّہ قبول نہیں ہوسکتا۔

انّ اللّٰہ مع الذین اتقوا والذین ھم محسنون ۔
خدا اُن کے ساتھ ہوتا ہے جو تقویٰ اختیار کرتے ہیں اور ان کے ساتھ جو نیک کاموں میں مشغول ہیں۔

قل ان افتریتہٗ فعلیّ اجرامی ۔
کہہ اگر مَیں نے افترا کیا ہے تو میری گردن پر میرا گناہ ہے۔

ولقد لبثت فیکم عمرا من قبلہ افلا تعقلون ۔
اور میں پہلے اس سے ایک مدّت تک تم ہی میں رہتا تھا کیا تم کو سمجھ نہیں؟

الیس اللّٰہ بکافٍ عبدہ ۔	کیا خدا اپنے بندہ کے لئے کافی نہیں ہے۔
ولنجعلہ اٰیۃ للنّاس ورحمۃ منّا۔ وکان امرًا مقضیّا۔	اور ہم اس کو لوگوں کے لئے ایک نشان اور ایک نمونہ رحمت بنائیں گے، اور یہ ابتدا سے مقدر تھا۔
قول الحق الذی فیہ تمترون۔	یہ وہی امر ہے جس میں تم شک کرتے تھے۔
سلام علیک، جُعلت مبارکًا۔	تیرے پر سلام، تُو مبارک کیا گیا۔
انت مبارک فی الدنیا و الاٰخرۃ۔	تُو دنیا اور آخرت میں مبارک ہے۔
امراض الناس وبرکاتہٗ ۔	تیرے ذریعہ سے (روحانی اور جسمانی) مریضوں پر برکت نازل ہوگی۔
تَبَخْتَرْ فإن وقتک قد أتی، وإنّ قدم المحمدیّین وَقَعَتْ علی المنارۃ العلیا ۔ إن محمدًا سیّد الأنبیاء، مطھَّرٌ مصطفٰی. إنّ اللّٰہ یصلح کلّ أمرک، ویعطیک کلّ مراداتک ۔	خوش خوش چل کہ تیرا وقت نزدیک آ پہنچا ہے اور محمدی گروہ کا پاؤں ایک بہت اونچے مینار پر مضبوطی سے قائم ہوگیا ہے۔☆ پاک محمد مصطفٰے نبیوں کا سردار۔ خدا تیرے سب کام درست کر دے گا۔ اور تیری ساری مرادیں تجھے دے گا۔
ربُّ الأفواج یتوجّہ إلیک، کذالک یری الآیات لیُثبتَ أنّ القرآن کتاب اللّٰہ وکلمات خرجت من فوھی۔	رَبُّ الافواج اِس طرف توجہ کرے گا۔ اس نشان کا مدعا یہ ہے کہ قرآن شریف خدا کی کتاب اور میرے مُنہ کی باتیں ہیں۔
یا عیسٰی انّی متوفّیک ورافعک الیّ وجاعل الّذین اتبعوک فوق الّذین کفروا الٰی یوم القیامۃ۔	اے عیسٰی مَیں تجھے وفات دوں گا اور تجھے اپنی طرف اُٹھاؤں گا اور مَیں تیرے تابعین کو تیرے منکروں پر قیامت تک غالب رکھوں گا۔
ثلّۃ من الاوّلین وثلّۃ من الاٰخرین۔	ان میں سے ایک پہلا گروہ ہوا اور ایک پچھلا۔

☆ اصل الہام فارسی زبان میں ہے۔ ''بخرام کہ وقت تو نزدیک رسید و پائے محمدیاں برمنار بلند تر محکم افتاد''

إنّی سأری بریقی، وأرفعک من قدرتی۔

مَیں اپنی چمکار دکھلاؤں گا۔ اپنی قدرت نمائی سے تجھ کو اُٹھاؤں گا۔

جاء نذیر فی الدنیا، فأنکروہ أهلها وما قبلوہ، ولکن اللّٰہ یقبله، ویُظهر صدقه بصولٍ قویٍّ شدیدٍ صول بعد صولٍ۞.

دنیا میں ایک نذیر آیا پر دنیا نے اُس کو قبول نہ کیا لیکن خدا اُسے قبول کرے گا اور بڑے زور آور حملوں سے اُس کی سچائی ظاہر کر دے گا۔

انت منّی بمنزلة توحیدی وتفریدی.

تُو مجھ سے ایسا ہے جیسا کہ میری توحید اور تفرید۔

فحان ان تُعَان وتُعرف بین الناس ۔

پس وہ وقت آتا ہے کہ تو مدد دیا جائے گا اور دنیا میں مشہور کیا جائے گا۔

انت منّی بمنزلة عرشی.

تُو مجھ سے بمنزلہ میرے عرش کے ہے۔

انت منّی بمنزلة ولدی۔☆

تُو مجھ سے بمنزلہ میرے فرزند کے ہے۔☆

☆ سبحان اللّٰه وتعالٰی مما أن یکون له ولد، ولٰکن هذا استعارة کمثل قوله تعالی: فَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَذِكْرِكُمْ اٰبَآءَكُمْ[۱] والاستعارات کثیرةٌ فی القرآن، ولا اعتراض علیها عند أهل العلم والعرفان. فهذا القول لیس بقولٍ منکر، وتجد نظائرہ فی الکتب الإلٰهیة وأقوال قومٍ رُوحانیین یُسمَّون بالصوفیة، فلا تعجلوا علینا یا أهل الفطنة. منه

☆ خدا تعالیٰ اس بات سے پاک ہے کہ اس کا کوئی بیٹا ہو لیکن یہ بطور استعارہ ہے جیسے کہ اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد فَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَذِكْرِكُمْ اٰبَآءَكُمْ (تم اللہ کو ویسے ہی یاد کرو جیسے تم اپنے باپوں کو یاد کرتے ہو) قرآن میں بکثرت استعارے ہیں۔ اہل علم وعرفان کے نزدیک ان پر کوئی اعتراض نہیں۔ لہٰذا یہ قول کوئی نامانوس قول نہیں ہے اور تُو ایسے استعارات کی مثالیں الٰہی کتابوں اور ان روحانی لوگوں کے اقوال میں پائے گا جنہیں صوفیاء کہا جاتا ہے۔ سو اے اہل دانش! ہمارے بارے میں جلدی نہ کرو۔ منه

[۱] البقرة:۲۰۱

۞ اصل الہام اردو میں ہے۔

انت منّی بمنزلة لا یعلمها الخلق۔	تو مجھ سے بمنزلہ اس انتہائی قُرب کے ہے جس کو دنیا نہیں جان سکتی۔
﴿۸۳﴾ نحن اولیآء کم فی الحیٰوة الدُّنیا وَالاٰخرة۔	ہم تمہارے متولّی اور متکفّل دنیا اور آخرت میں ہیں۔
اذا غضبتَ غضبتُ۔	جس پر تو غضبناک ہو مَیں غضبناک ہوتا ہوں۔
و کُلّما اَحْبَبْتَ اَحْبَبْتُ۔	اور جن سے تو محبت کرے مَیں بھی محبت کرتا ہوں۔
من عادیٰ ولیًّا لی فقد اٰذنتهٗ للحرب۔	اور جو شخص میرے ولی سے دشمنی رکھے میں لڑنے کے لئے اُس کو متنبّہ کرتا ہوں۔
اِنّی مع الرّسول أقوم۔ وألوم من یّلوم۔	مَیں اِس رسول کے ساتھ کھڑا ہوں گا۔ اور اُس شخص کو ملامت کروں گا جو اُس کو ملامت کرے۔
واُعْطیک مَا یدوم۔	اور تجھے وہ چیز دوں گا جو ہمیشہ رہے گی۔
یأتیک الفرج۔ سَلامٌ علیٰ ابراھیم۔☆	کشائش تجھے ملے گی۔ اِس ابراہیم پر سلام۔☆
صافیناه ونجّیناهُ من الغمّ۔	ہم نے اس سے صاف دوستی کی اور غم سے نجات دی۔
تفرّدنا بذالک. فاتخذوا من مقام ابراھیم مُصلّٰی۔	ہم اس امر میں اکیلے ہیں۔ سو تم اس ابراہیم کے مقام سے عبادت کی جگہ بناؤ یعنی اس نمونہ پر چلو۔

☆ سمّانی ربّی إبراهیم، وکذالک سمّانی بجمیع أسماء الأنبیاء من آدم إلٰی خاتَمِ الرسل وخیرِ الأصفیاء، وقد ذکرته فی کتابی "البراهین"، فلیرجعُ إلیه من کان من الطالبین. منه	☆ میرے رب نے میرا نام ابراہیم رکھا۔ اسی طرح آدم سے لے کر حضرت خاتم الرسلین اور خیر الاصفیاء (محمد ﷺ) تک جتنے بھی نبی ہیں ان سب کے نام مجھے دیئے گئے۔ اس کا ذکر میں نے اپنی کتاب براہین احمدیہ میں کیا ہوا ہے۔ طالب حق کو چاہئے کہ وہ اُس کی طرف رجوع کرے. منه

انّا انزلناہ قریبًا مِّن القادیان۔	ہم نے اس کو قادیان کے قریب اُتارا ہے۔
وبالحق انزلناہ وبالحق نزل۔	اور ہم نے حق کے ساتھ اس کو اتارا اور ضرورتِ حقّہ کے موافق وہ اُترا۔
صدق اللّٰہ ورسولہ ۔وکان امر اللّٰہ مفعولا۔	خدا اور اُس کے رسول کی پیشگوئی پوری ہوئی اور خدا کا ارادہ پُورا ہونا ہی تھا۔
الحمد للّٰہ الذی جعلک المسیح ابن مریم ۔	اُس خدا کی تعریف ہے جس نے تجھے مسیح ابن مریم بنایا ہے۔
لا یُسئل عمّا یفعل وھم یُسئلون ۔	وہ اپنے کاموں سے پُوچھا نہیں جاتا اور لوگ پوچھے جاتے ہیں۔
اٰثرک اللّٰہ علٰی کلِّ شیءٍ ۔	خدا نے تجھے ہر ایک چیز میں سے چُن لیا۔
نزلت سُرُرٌ من السّماء ، ولکن سریرک وُضع فوق کل سریر☆ .	آسمان سے کئی تخت اُترے پر تیرا تخت سب سے اُوپر بچھایا گیا۔
یریدون اَن یطفئوْا نور اللّٰہ ۔	اِرادہ کریں گے کہ خدا کے نُور کو بُجھا دیں۔
الا انّ حزب اللّٰہ ھم الغالبون۔	خبردار ہو کہ انجام کار خدا کی جماعت ہی غالب ہوگی۔
لا تخف انّک انت الاعلٰی ۔	کچھ خوف مت کر تُو ہی غالب ہوگا۔
لا تخف انّی لا یخاف لدیّ المرسلون ۔	کچھ خوف مت کر کہ میرے رسول میرے قرب میں کسی سے نہیں ڈرتے۔
یریدون ان یطفئوا نور اللّٰہ بافواھھم ۔واللّٰہ متمّ نورہٖ ولو کرہ الکٰفرون ۔	دشمن اِرادہ کریں گے کہ اپنے مُنہ کی پھونکوں سے خدا کے نور کو بجھا دیں۔ اور خدا اپنے نُور کو پورا کرے گا اگرچہ کافر کراہت ہی کریں۔

☆ اصل الہام اردو میں ہے۔

نُنَزِّلُ علیک اسرارا من السَّمآءِ ۔

ہم آسمان سے تیرے پر کئی پوشیدہ باتیں نازل کریں گے۔

ونمزّق الاعدآء کلّ ممزّق ۔

اور دشمنوں کے منصوبوں کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیں گے۔

ونُری فرعون وھامان وجنودھما ما کانوا یحذرون ۔

اور فرعون اور ہامان اور اُن کے لشکر کو وہ ہاتھ دکھاویں گے جس سے وہ ڈرتے ہیں۔

فلا تحزن علی الذی قالوا اِنَّ ربّک لبالمرصاد ۔

پس اُن کی باتوں سے کچھ غم مت کر کہ تیرا خدا اُن کی تاک میں ہے۔

ما اُرسل نبیّ اِلّا اَخزٰی بہِ اللّٰہ قومًا لا یؤمنون ۔

کوئی نبی نہیں بھیجا گیا جس کے آنے کے ساتھ خدا نے اُن لوگوں کو رُسوا نہیں کیا جو اُس پر ایمان نہیں لائے تھے۔

سننجّیک ۔ سنعلیک ۔ ساُکرمک اکرامًا عجبًا ۔

ہم تجھے نجات دیں گے۔ ہم تجھے غالب کریں گے اور مَیں تجھے ایسی بزرگی دُوں گا جس سے لوگ تعجب میں پڑیں گے۔

اُریحک ولا اُجیحک واُخرج منک قومًا ۔ ولک نُری اٰیات ونھدم ما یعمرون ۔

میں تجھے آرام دُوں گا اور تیرا نام نہیں مٹاؤں گا اور تجھ سے ایک بڑی قوم پیدا کروں گا۔ اور تیرے لئے ہم بڑے بڑے نشان دکھاویں گے اور ہم اُن عمارتوں کو ڈھا دیں گے جو بنائی جاتی ہیں۔

انت الشیخ المسیح الذی لا یُضاع وقتہٗ۔ کمثلک دُرٌّ لا یضاع ۔

تُو وہ بزرگ مسیح ہے جس کا وقت ضائع نہیں کیا جائے گا۔ تیرے جیسا موتی ضائع نہیں ہوسکتا۔

لک درجۃ فی السّمآءِ وفی الذین ھم یبصرون۔

آسمان پر تیرا بڑا درجہ ہے اور نیز ان لوگوں کی نگاہ میں جن کو آنکھیں دی گئی ہیں۔

یدی لک الرحمٰن شیئًا ۔ یخرّون علی المساجد ۔ یخرّون علی الاذقان ۔ ربّنا اغفرلنا ذنوبنا انا کنّا خاطئین ۔ تاللّٰہ لقد اٰثرک اللّٰہ علینا وان کنّا لخاطئین ۔ لا تثریب علیکم الیوم . یغفر اللّٰہ لکم وھو ارحم الرّاحمین ۔

خدا ایک کرشمۂ قدرت تیرے لئے ظاہر کرے گا۔ اس سے منکر لوگ سجدہ گاہوں میں گر پڑیں گے اور اپنی ٹھوڑیوں پر گر پڑیں گے یہ کہتے ہوئے کہ اے ہمارے خدا ہمارے گناہ بخش ہم خطا پر تھے۔ اور پھر تجھے مخاطب کرکے کہیں گے کہ خدا کی قسم خدا نے ہم سب میں سے تجھے چُن لیا اور ہماری خطا تھی جو ہم برگشتہ رہے۔ تب کہا جائے گا کہ آج جو تم ایمان لائے تم پر کچھ سرزنش نہیں۔ خدا نے تمہارے گناہ بخش دئے اور وہ ارحم الراحمین ہے۔

یعصمک اللّٰہ من العدا ویسطو بکل من سَطَا ۔ ذالک بما عصوا وکانوا یعتدون۔

خدا تجھے دشمنوں کے شر سے بچائے گا اور اس شخص پر حملہ کرے گا جو تیرے پر حملہ کرتا ہے کیونکہ وہ لوگ حد سے نکل گئے ہیں اور نافرمانی کی راہوں پر قدم رکھا ہے۔

الیس اللّٰہ بکافٍ عبدہٗ۔

کیا خدا اپنے بندہ کے لئے کافی نہیں ہے۔

یا جبال اوّبی معہ والطّیر ۔

اے پہاڑو اور اے پرندو! میرے اس بندہ کے ساتھ وجد اور رقت سے میری یاد کرو۔

سَلامٌ قولًا من ربّ رحیم۔

تم سب پر اُس خدا کا سلام جو رحیم ہے۔

وامتازوا الیوم ایّھا المجرمون۔

اور اے مجرمو! آج تم الگ ہو جاؤ۔

اِنّی مع الروح معک ومع اھلک ۔

مَیں اور رُوح القدس تیرے ساتھ ہیں اور تیرے اہل کے ساتھ۔

لا تخف انی لا یخاف لدیّ المرسلون۔

مت ڈر میرے قرب میں میرے رسول نہیں ڈرتے۔

اِنّ وعد اللّٰہ اتٰی۔ ورکل ورکٰی فطوبٰی لمن وجد ورأَی ۔ امم یَسّرنا لھم الھُدٰی ۔ وامم حقّ علیھم العذاب ۔

خدا کا وعدہ آیا اور زمین پر ایک پاؤں مارا اور خلل کی اصلاح کی پس مبارک وہ جس نے پایا اور دیکھا اور بعض نے ہدایت پائی اور بعض مستوجب عذاب ہوگئے۔

وقالوا لست مرسلا . قل کفٰی باللّٰہ شھیدًا بینی وبینکم ومن عندہٗ علم الکتاب۔

اور کہیں گے کہ یہ خدا کا فرستادہ نہیں۔ کہہ میری سچائی پر خدا گواہی دے رہا ہے اور وہ لوگ گواہی دیتے ہیں جو کتاب اللہ کا علم رکھتے ہیں۔

ینصرکم اللّٰہ فی وقت عزیز ۔

خدا ایک عزیز وقت میں تمہاری مدد کرے گا۔

حکم اللّٰہ الرحمٰن لخلیفۃ اللّٰہ السلطان ۔ یُؤْتٰی لہ الملک العظیم ۔ وتفتح علی یدہ الخزائن ۔ ذالک فضل اللّٰہ وفی اعینکم عجیب ۔ ﴿۸۴﴾

خدائے رحمٰن کا حکم ہے اس کے خلیفہ کے لئے جس کی آسمانی بادشاہت ہے۔ اس کو ملک عظیم دیا جائے گا۔ اور خزینے اُس کے لئے کھولے جائیں گے۔ یہ خدا کا فضل ہے اور تمہاری آنکھوں میں عجیب۔

قل یَا اَیُّھَا الکُفّار اِنّی من الصادقین۔ فانتظروا اٰیاتی حتّٰی حین ۔ سنریھم اٰیاتنا فی الاٰ فاق وفی انفسھم۔ حُجّۃ قائمۃ وفتح مبین ۔

کہہ اے منکرو! مَیں صادقوں میں سے ہوں۔ پس تم میرے نشانوں کا ایک وقت تک انتظار کرو۔ ہم عنقریب ان کو اپنے نشان اُن کے اردگرد اور ان کی ذاتوں میں دکھائیں گے۔ اُس دن حجت قائم ہوگی اور کھلی کھلی فتح ہو جائے گی۔

انّ اللّٰہ یفصل بینکم ۔

خدا اُس دن تم میں فیصلہ کردے گا۔

ان اللّٰہ لا یھد ی من ھو مسرف کذّاب۔

خدا اُس شخص کو کامیاب نہیں کرتا جو حد سے نکلا ہوا اور کذّ اب ہے۔

و وضعنا عنک وزرک الذی انقض ظھرک ۔و قُطع دابر القوم الذ ین لایُؤْمنون۔

اور ہم وہ بھار تیرا اُٹھالیں گے جس نے تیری کمر توڑ دی۔اور ہم اس قوم کو جڑھ سے کاٹ دیں گے جوایک حق الامر پر ایمان نہیں لاتے۔

قل اعملوا علٰی مکانتکم انّی عامل فسوف تعلمون

اُن کو کہہ کہ تم اپنے طور پر اپنی کامیابی کے لئے عمل میں مشغول رہواور میں بھی عمل میں مشغول ہوں پھر دیکھو گے کہ کس کے عمل میں قبولیت پیدا ہوتی ہے۔

انّ اللّٰہ مع الذین اتقوا والذین ھم محسنون ۔

خدا اُن کے ساتھ ہوگا جو تقویٰ اختیار کرتے ہیں اوراُن کے ساتھ جو نیک کاموں میں مشغول ہیں۔

ھل اَتاک حدیث الزلزلة ۔

کیا تجھے آنے والے زلزلہ کی خبر نہیں ملی؟

اذا زلزلت الارض زلزالھا ۔ واخرجت الارض اثقالھا۔ وقال الانسان مالھا ۔ یومئذٍ تحدّث اخبارھا ۔ بانّ ربّک اوحٰی لھا۔

یاد کر جب کہ سخت طور پر زمین ہلائی جائے گی۔اور زمین جو کچھ اس کے اندر ہے باہر پھینک دے گی۔اور انسان کہے گا کہ زمین کو کیا ہوگیا کہ یہ غیر معمولی بلا اس میں پیدا ہوگئی۔اُس دن زمین اپنی باتیں بیان کرے گی کہ کیا اس پر گذرا۔خدا اس کے لئے اپنے رسول پر وحی نازل کرے گا کہ یہ مصیبت پیش آئی ہے۔

احسب النّاس ان یترکوا وما یأتیھم اِلّا بغتة ۔

کیا لوگ خیال کرتے ہیں کہ یہ زلزلہ نہیں آئے گا؟ ضرور آئے گا اور ایسے وقت آئے گا کہ وہ بالکل غفلت میں ہوں گے۔اور ہر ایک اپنے دنیا کے کام میں مشغول ہوگا کہ زلزلہ ان کو پکڑ لے گا۔

یسئلونک احق ھو ۔	تجھ سے پوچھتے ہیں کہ کیا ایسے زلزلہ کا آنا سچ ہے؟
قل ای وربّی انّہ لحق . ولا یُردّ عن قوم یعرضون ۔	کہہ کہ خدا کی قسم اس زلزلہ کا آنا سچ ہے۔اور خدا سے برگشتہ ہونیوالے کسی مقام میں اس سے بچ نہیں سکتے۔ یعنی کوئی مقام اُن کو پناہ نہیں دے سکتا بلکہ اگر گھر کے دروازہ میں بھی کھڑے ہیں تو توفیق نہ پائیں گے جو اس سے باہر ہو جائیں مگر اپنے عمل سے۔
الرحٰی یدور و ینزل القضاء ۔	ایک چکی گردش میں آئے گی اور قضا نازل ہوگی۔
لم یکن الذین کفروا من اھل الکتاب والمشرکین منفکّین حتّٰی تأْتیھم البیّنۃ ۔	جو لوگ اہل کتاب اور مُشرکوں میں سے حق کے منکر ہو گئے وہ بُجز اس نشانِ عظیم کے باز آنے والے نہ تھے۔
لو لم یفعل اللّٰہ ما فعل لأحاطت الظلمۃ علی الدنیا جمیعھا۔	اگر خدا ایسا نہ کرتا تو دنیا میں اندھیر پڑ جاتا۔
اُرِیْک زلزلۃ الساعۃ ۔	مَیں تجھے قیامت والا زلزلہ دکھاؤں گا۔
یریکم اللّٰہ زلزلۃ الساعۃ۔	خدا تجھے قیامت والا زلزلہ دکھائے گا۔
لمن الملک الیوم ؕ لِلّٰہِ الواحِد القھّار۔	اُس دن کہا جائے گا آج کس کا ملک ہے کیا اُس خدا کا ملک نہیں جو سب پر غالب ہے۔
أری بریق آیتی ھٰذہ خمس مرّاتٍ[1]	میں اس زلزلہ کے نشان کی پنج مرتبہ تم کو چمک دکھلاؤں گا۔
ولو أردت لجعلت ذالک الیوم یوم خاتمۃ الدُّنیا۔	(اور) اگر چاہوں تو اُس دن دنیا کا خاتمہ کردوں۔
انّی احافظ کلّ من فی الدّار ۔	مَیں ہر ایک جو تیرے گھر میں ہوگا اُس کی حفاظت کروں گا۔

[1] اصل الہام اردو زبان میں ہے۔ ''چمک دکھلاؤں گا تم کو اِس نشان کی پنج بار۔ اگر چاہوں تو اس دن خاتمہ۔''

اُریک ما یُرضیک۔	اور مَیں تجھے وہ کرشمۂ قدرت دکھلاؤں گا جس سے تُو خوش ہو جائے گا۔
قل لرفقائک إنّ وقت إظهار العجائب بعد العجائب قد أتٰی۔	رفیقوں کو کہہ دو کہ عجائب در عجائب کام دکھلانے کا وقت آ گیا ہے۔
اِنّا فتحنا لک فتحًا مبینًا۔ لیغفرلک اللّٰہ ما تقدّم من ذنبک وما تأخّر.	میں ایک عظیم فتح تجھ کو عطا کروں گا جو کھلی کھلی فتح ہوگی تا کہ تیرا خدا تیرے تمام گناہ بخش دے جو پہلے ہیں اور پچھلے ہیں۔
انّی انا التوّاب ۔ من جآء ک جآء نی ۔	مَیں توبہ قبول کرنے والا ہوں۔ جو شخص تیرے پاس آئے گا وہ گویا میرے پاس آئے گا۔
سلام علیکم طبتم ۔ نحمدک ونصلّی۔ صلٰو ۃ العرش الی الفرش۔	تم پر سلام۔ تم پاک ہو۔ ہم تیری تعریف کرتے ہیں اور تیرے پر درود بھیجتے ہیں۔ عرش سے فرش تک تیرے پر درود ہے۔
نَزَلتُ لَکَ ولَکَ نُرِیْ اٰیاتٍ۔ اَلْاَمْرَاضُ تُشَاعُ وَالنُّفُوْسُ تُضَاعُ۔	مَیں تیرے لئے اُترا ہوں اور تیرے لئے اپنے نشان دکھلاؤں گا۔ ملک میں بیماریاں پھیلیں گی اور بہت جانیں ضائع ہوں گی۔
إنّ اللّٰہ لایُغَیِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتّٰی یُغَیِّرُوْا مَا بِاَنْفُسِهِمْ ۔	اللہ تعالیٰ کسی قوم کی حالت نہیں بدلتا جب تک کہ اس چیز کو نہ بدلیں جو اُن کے نفسوں میں ہے۔
اِنَّہٗ اَوی القریة۔	وہ اس قادیان کو کسی قدر بلا کے بعد اپنی پناہ میں لے گا۔
لولا الاکرام لهلک المقام ۔	اگر مجھے تیری عزّت کا پاس نہ ہوتا تو اس تمام گاؤں کو مَیں ہلاک کر دیتا۔

اِنّی احافظ کُلّ من فی الدار ۔	میں ہر ایک کو جو اس گھر کی چار دیوار کے اندر ہے بچا لوں گا۔ کوئی ان میں سے طاعون یا بھونچال سے نہیں مرے گا۔
ما کان اللّٰہ لیعذّبھم و انت فیھم ۔	خدا ایسا نہیں ہے کہ جن میں تو ہے ان کو عذاب کرے۔
أمنٌ فی دارنا التی ھی دار المحبّۃ۔[1]	ہماری محبت کا گھر امن کا گھر ہے۔
تـزلـزل الأرض زلـزالًا شـدیـدًا ویجعل عالیھا سافلھا۔[2]	’’بھونچال آیا اور شدت سے آیا زمین تہ و بالا کردی‘‘۔
یوم تأ تی السّمآء بد خان مبین۔	اُس دن آسمان سے ایک کھلا کھلا دُھواں نازل ہوگا۔
و تـری الارض یـومـئـذٍ خامدۃ مصفرّۃ۔	اور اس دن زمین زرد پڑ جائے گی یعنی سخت قحط کے آثار ظاہر ہوں گے۔
اُکرمک بعد توھینک۔	مَیں بعد اس کے جو مخالف تیری توہین کریں تجھے عزّت دُوں گا اور تیرا اکرام کروں گا۔
یتمنّون ان لا یتمّ امرک۔	وہ اِرادہ کریں گے جو میرا کام ناتمام رہے۔
واللّٰہ یابٰی الّا ان یتمّ امرک ۔	اور خدا نہیں چاہتا جو تجھے چھوڑ دے جب تک تیرے تمام کام پورے نہ کرے۔
انّـی انا الرّحمٰن ۔ سأَجعل لک سھولۃ فی کلّ امر۔	مَیں رحمان ہوں۔ ہر ایک امر میں تجھے سہولت دُوں گا۔
اُریک برکات من کلّ طرفٍ۔ نزلت الـرحـمۃ علٰی ثلاث العین وعلی الاُخریین ۔	ہر ایک طرف سے تجھے برکتیں دکھلاؤں گا۔ میری رحمت تیرے تین عضو پر نازل ہے ایک آنکھیں اور دو اور عضو ہیں یعنی ان کو سلامت رکھوں گا۔
تردّ الیک انوار الشباب ۔	جوانی کے نور تیری طرف عود کریں گے۔
﴿۸۵﴾ ترٰی نسلًا بعیدا۔	تُو اپنی ایک دور کی نسل کو دیکھ لے گا۔

[1] اصل الہام فارسی زبان میں ہے ’’امن است در مکانِ محبت سرائے ما‘‘

[2] اصل الہام اردو میں ہے جو اوپر دے دیا گیا ہے۔

انّا نبشّرک بغلام مظھر الحق والعلٰی کَاَنّ اللّٰہَ نزل من السّمآء۔
ہم ایک لڑکے کی تجھے بشارت دیتے ہیں جس کے ساتھ حق کا ظہور ہوگا۔ گویا آسمان سے خدا اُترے گا۔

انّا نُبَشِّرُکَ بغلامٍ نافلۃً لک ۔
ہم ایک لڑکے کی تجھے بشارت دیتے ہیں جو تیرا پوتا ہوگا۔

سَبّحک اللّٰہ ورافاک ۔ وعلّمک مالم تعلم ۔
خدا نے ہر ایک عیب سے تجھے پاک کیا اور تجھ سے موافقت کی۔ اور وہ معارف تجھے سکھلائے جن کا تجھے علم نہ تھا۔

انہ کریم تمشّی امامک و عادٰی لک من عادٰی . وقالوا ان ھٰذا الّا اختلاق۔
وہ کریم ہے وہ تیرے آگے آگے چلا اور تیرے دشمنوں کا وہ دشمن ہوا۔ اور کہیں گے کہ یہ تو ایک بناوٹ ہے۔

الم تعلم انّ اللّٰہ علٰی کلّ شیءٍ قدیر . یُلقی الرّوح علٰی من یّشاء من عبادہٖ ۔
اے معترض کیا تُو نہیں جانتا کہ خدا ہر ایک بات پر قادر ہے۔ جس پر اپنے بندوں میں سے چاہتا ہے اپنی رُوح ڈالتا ہے یعنی منصب نبوت اس کو بخشتا ہے۔

کلّ برکۃ من محمد صلّی اللّٰہ علیہ وسلم فتبارک من عَلَّمَ وَتَعَلَّم ۔
اور یہ تو تمام برکت محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے ہے۔ پس بہت برکتوں والا ہے جس نے اس بندہ کو تعلیم دی اور بہت برکتوں والا ہے جس نے تعلیم پائی۔

إنّ علم اللّٰہ وخاتمہ فعَل فعلًا عظیما۔[1]
”خدا کی فیلنگ اور خدا کی مُہر نے کتنا بڑا کام کیا۔“

انّی معک ومع اَھلک ومع کلّ من اَحبّک۔
میں تیرے ساتھ ہوں اور تیرے اہل کے ساتھ اور ہر ایک کے ساتھ جو تجھ سے پیار کرتا ہے۔

برّق اسمی لک[2] ۔
”تیرے لئے میرا نام چمکا۔“

[1] اصل الہام اردو زبان میں ہے۔ [2] اصل الہام اردو زبان میں ہے۔

وکُشف العالم الروحانی علیک [1]
فبصرک الیوم حدید ۔
اطال اللّٰہ بقاءک ۔
تعیش ثمانین حولًا أو تزید علیہ
خمسۃ أو أربعۃ أو یقلّ کمثلھا۔
(ترجمۃ الھندی) وإنّی أبارکک
ببرکاتٍ عظیمۃ ۔ حتّی إنّ
الملوک یتبرّکون بثیابک۔
(ترجمۃ الھندی) لک برّق اسمی۔
وإنی أریک خمسین أو ستّین
آیۃ سوی آیات أریتھا۔
إنّ للمقبولین أنواع نموذج
وعلاماتٍ، ویعظّمھم الملوک
وذوو الجبروت، ویقال لھم أبناء
ملوک السّلامۃ. أیّھا العدو إنّ سیف
الملائکۃ مسلول أمامک، لٰکنّک
ما عَرفتَ الوقت. لیس الخیر فی
أن یحارب أحد مَظھَرَ اللّٰہ۔
ربّ فرق بین صادق وکاذب ۔
انت ترٰی کلّ مصلح وصادق۔
رَبّ کلّ شیءٍ خادمک ۔

اور ”روحانی عالم تیرے پر کھولا گیا۔“
پس آج نظر تیری تیز ہے۔
خدا تیری عمر دراز کرے گا۔
اسّی برس یا اس پر پانچ چار زیادہ یا پانچ چار کم۔

(اردو الہام) مَیں تجھے بہت برکت دُوں گا۔ یہاں تک
کہ بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے۔

(اردو الہام) ”تیرے لئے میرا نام چمکا۔“
میں تجھے ان نشانات کے علاوہ جو میں تجھے دکھا چکا
ہوں پچاس یا ساٹھ نشان اور دکھاؤں گا۔
خدا کے مقبولوں میں قبولیت کے نمونے اور علامتیں
ہوتی ہیں اور اُن کی تعظیم ملوک اور ذوی الجبروت
کرتے ہیں اور وہ سلامتی کے شہزادے کہلاتے
ہیں۔ فرشتوں کی تلوار تیرے آگے کھنچی ہوئی ہے
(اے دشمن)۔ پر تو نے وقت کو نہ پہچانا نہ دیکھا
نہ جانا۔ برہمن اوتار سے مقابلہ کرنا اچھا نہیں۔

اے خدا سچے اور جھوٹے میں فرق کر کے دِکھلا۔
تُو ہر ایک مصلح اور صادق کو جانتا ہے۔
اے میرے خدا ہر ایک چیز تیری خادم ہے۔

[1] اصل الہام اردو زبان میں ہے۔

ربّ فاحفظنی وانصرنی وارحمنی۔	اے میرے خدا شریر کی شرارت سے مجھے نگہ رکھ اور میری مدد کر اور مجھ پر رحم کر۔
قاتلک اللّٰہ (أیّھا العدو)، وحفظنی من شرّک۔	اے دشمن تُو جو تباہ کرنے کا ارادہ رکھتا ہے خدا تجھے تباہ کرے اور تیرے شر سے مجھے نگہ رکھے۔
جاء ت الزلزلة، قوموا لنصلّی ونری نموذج القیامة۔	زلزلہ آیا اُٹھو نمازیں پڑھیں اور قیامت کا نمونہ دیکھیں۔
یُظھرک اللّٰہ ویثنی علیک.	خدا تجھے غالب کرے گا اور تیری تعریف لوگوں میں شائع کر دے گا۔
لولاک لما خلقت الافلاک.	اگر میں تجھے پیدا نہ کرتا تو آسمانوں کو پیدا نہ کرتا۔
ادعونی استجب لکم ۔	مجھ سے مانگو میں تمہیں دوں گا۔
(ترجمة الفارسی): الید یدک، والدعاء دعاؤک، والترحّم من اللّٰہ[1]	(فارسی الہام) تیرا ہاتھ ہے اور تیری دعا اور خدا کی طرف سے رحم ہے۔
واقعة الزلزلة. عفت الدیار محلّھا ومقامھا۔	زلزلہ کا دھکا۔ جس سے ایک حصہ عمارت کا مٹ جائے گا مستقل سکونت کی جگہ اور عارضی سکونت کی جگہ سب مٹ جائیں گی۔
تتبعھا الرّادفة ۔	اس کے بعد ایک اور زلزلہ آئے گا۔
(ترجمة الفارسی[2]): عاد الربیع وتمّ قول اللّٰہ مرّةً أُخری۔	([2]) ”پھر بہار آئی خدا کی بات پھر پوری ہوئی۔“
(أیضًا)[3]: عاد الربیع وجاءت أیّام الثلج وکثرة المطر۔	(ایضاً)[3] ”پھر بہار آئی تو آئے ثلج کے آنے کے دن۔“ (بہار جب دوبارہ آئے گی تو پھر ایک اور زلزلہ آئے گا۔ پھر بہار جب بار سوم آئیگی تو اسوقت اطمینان کے دن آجائیں گے اور اسوقت تک خدا کئی نشان ظاہر کرے گا۔)

[1] اصل الہام فارسی زبان میں ہے ”دستِ تو دعائے تو ترحم زِ خدا“۔

[2]، [3] یہ سہو کاتب ہے۔ یہ دونوں الہام اردو میں ہیں جن کا عربی ترجمہ دیا گیا ہے۔

ربّ اَخّروقت ھذا.	اے خدا بزرگ زلزلہ کے ظہور میں کسی قدر تاخیر کردے۔
اَخّرہ اللّٰہ الٰی وقت مسمّٰی۔ ترٰی نصرًا عجیبًا۔	خدا نمونۂ قیامت کے زلزلہ کے ظہور میں ایک وقت مقرر تک تاخیر کردے گا۔ تب تُو ایک عجیب مدد دیکھے گا۔
ویخرّون علی الاذقان۔ ربّنا اغفرلنا ذُنوبنا انّا کنّا خاطئین. یا نبی اللّٰہ کنت لا اعرفک۔	اور تیرے مخالف ٹھوڑیوں پر گریں گے یہ کہتے ہوئے کہ اے خدا ہمیں بخش اور ہمارے گناہ معاف کر کہ ہم خطا پر تھے۔ اور زمین کہے گی کہ اے خدا کے نبی مَیں تجھے شناخت نہیں کرتی تھی۔
لا تثریب علیکم الیوم یغفر اللّٰہ لکم وھو ارحم الراحمین۔	اے خطا کارو! آج تم پر کوئی ملامت نہیں خدا تمہارے گناہ بخش دے گا اور وہ ارحم الراحمین ہے۔
تلطّف بالنّاس وترحّم علیھم۔ اَنت فیھم بمنزلۃ موسٰی. یأْتی علیک زمنٌ کمثل زمن مُوسٰی۔ اِنَّـا اَرْسَلْنَـا اِلَیْکُمْ رَسُوْلًا شَاھِدًا علیکم کما ارسلنا الٰی فرعون رسولًا۔	لوگوں کے ساتھ لطف اور مدارات سے پیش آ۔ تُو مجھ سے بمنزلہ موسیٰ کے ہے۔ تیرے پر موسیٰ کے زمانہ کی طرح ایک زمانہ آئے گا۔ ہم نے تمہاری طرف ایک رسول بھیجا ہے اُسی رسول کی مانند جو فرعون کی طرف بھیجا گیا تھا۔
(ترجمۃ الھندی): نزل من السماء لبن کثیر فاحفظوہ۔	(اردو الہام) ’’آسمان سے بہت دُودھ اُترا ہے محفوظ رکھو‘‘۔ [1]
انّی اٰثرتک و اخترتک۔ ﴿۸۶﴾	مَیں نے تجھ کو چن لیا اور اختیار کیا۔
(ترجمۃ الھندی): أعَدتُّ لک حیاۃ طیّبۃ۔	(اردو الہام) ’’تیری خوش زندگی کا سامان ہو گیا ہے۔‘‘ [2]

[1] اصل الہام اردو زبان میں ہے جس کے الفاظ دیدیئے گئے ہیں۔ [2] اصل الہام اردو زبان میں ہے جس کے الفاظ دیدیئے گئے ہیں۔

وَاللّٰہ خیر من کلّ شیءٍ ۔ عندی حسنۃ ھی خیر من جبل۔

خدا ہر چیز سے بہتر ہے۔ میرے قرب میں ایک نیکی ہے جو وہ ایک پہاڑ سے زیادہ ہے۔

(ترجمۃ الھندی): علیک سلام کثیر منّی۔

(اردو الہام) ’’بہت سے سلام میرے تیرے پر ہوں۔‘‘[۱]

انّا اعطیناک الکوثر۔

ہم نے کثرت سے تجھے دیا ہے۔

ان اللّٰہ مع الذین اھتدوا والذین ھم صادقون۔ ان اللّٰہ مع الذین اتقوا والذین ھم محسنون۔

خدا اُن کے ساتھ ہے جو راہ راست اختیار کرتے ہیں اور جو صادق ہیں۔ خدا اُن کے ساتھ ہے جو تقویٰ اختیار کرتے ہیں اور نیکوکار ہیں۔

اراد اللّٰہ ان یبعثک مقامًا محمودًا۔

خدا نے اِرادہ کیا ہے جو تجھے وہ مقام بخشے جس میں تُو تعریف کیا جائے گا۔

(ترجمۃ الھندی): ستظھر آیتان۔

(اردو الہام) ’’دو نشان ظاہر ہوں گے[۲]۔‘‘

وامتازوا الیوم ایّھا المجرمون.

اور اے مجرمو! آج تم الگ ہو جاؤ۔

یکاد البرق یخطف ابصار ھم ۔ ھٰذا الذی کنتم بہٖ تستعجلون ۔

خدا کے نشانوں کی برق اُن کی آنکھیں اُچک کر لے جائے گی۔ یہ وہی بات ہے جس کے لئے (تم) جلدی کرتے تھے۔

یا احمد فاضت الرحمۃ علٰی شفتیک۔

اے احمد! تیرے لبوں پر رحمت جاری ہے۔

کلام اُفصحت من لّدن ربّ کریم۔

تیرا کلام خدا کی طرف سے فصیح کیا گیا ہے۔

(ترجمۃ الفارسی): إن فی کلامک شیء لا دخل فیہ للشعراء ۔[۳]

(فارسی الہام کا ترجمہ) تیرے کلام میں ایک چیز ہے جس میں شاعروں کو دخل نہیں۔

ربّ عَلّمنی ما ھو خیر عندک۔

اے میرے خدا مجھے وہ سکھلا جو تیرے نزدیک بہتر ہے۔

[۱] اصل الہام اردو زبان میں ہے جس کے الفاظ دیدیے گئے ہیں۔ [۲] اصل الہام اردو زبان میں ہے جس کے الفاظ دیدیے گئے ہیں۔
[۳] اصل الہام فارسی زبان میں ہے ’’درکلام تو چیزے ست کہ شعرا را دراں دخلے نیست۔‘‘

یعصمک اللّٰہ من العدا و یسطو بکلّ من سطا ۔برّزما عند ھم من الرّماح۔	تجھے خدا دشمنوں سے بچائے گا اور حملہ کرنے والوں پر حملہ کر دیگا۔ انہوں نے جو کچھ اُن کے پاس ہتھیار تھے سب ظاہر کر دئے۔
اِنّی سأخبرہ فی اٰخرالوقت☆ اِنّک لست علی الحق۔	مَیں مولوی محمد حسین بٹالوی کو آخر وقت میں☆ خبر دیدوں گا کہ تُو حق پر نہیں ہے۔
اِنّ اللّٰہ رء وف رّحیم ۔ انّا النّا لک الحدید ۔ انّی مع الافواج اٰتیک بغتۃ۔انی مع الرسول اُجیب۔ اُخطی❁ و اُصیب۔	خدا رؤف ورحیم ہے۔ ہم نے تیرے لئے لوہے کو نرم کر دیا۔ مَیں فوجوں کے ساتھ ناگہانی طور پر آؤں گا۔ مَیں رسول کے ساتھ ہو کر جواب دُوں گا۔ اپنے ارادہ کو کبھی چھوڑ بھی دوں گا اور کبھی اِرادہ پورا کروں گا۔
وقالوا انّی لک ھٰذا ۔ قل ھو اللّٰہ عجیب۔	اور کہیں گے کہ تجھے یہ مرتبہ کہاں سے حاصل ہوا؟ کہہ خداوند ذوالعجائب ہے۔
☆ ھٰذا ما أوحٰی إلیّ ربّی فی رجل خالَفَنی و کفّرنی وھو من علماء الھند المسمّی بأبی سعید محمد حسین البتالوی. منہ	☆ یہ وحی میرے رب نے ایک ایسے شخص کے بارے مجھے کی جس نے میری مخالفت کی اور میری تکفیر کی۔ وہ ہندوستان کے علماء میں سے ہے جس کا نام ابوسعید محمد حسین بٹالوی ہے۔منہ
❁ سبحانہ وتعالٰی من أن یخطی، فقولُہ ’’أخطی‘‘ قد ورد علٰی طریق الاستعارۃ کمثل لفظ التردد المنسوب إلی اللّٰہ تعالٰی فی الأحادیث. منہ	❁ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی ذات غلطی سے پاک ہے۔اس لئے اس کا قول اخطی محض استعارے کے طور پر آیا ہے جیسا کہ احادیث میں اللہ تعالیٰ کی نسبت تردد کا لفظ استعمال کیا گیا ہے۔ منہ

جآء نی اٰیل ۞ واختار۔	میرے پاس آیل ۞ آیا اور اُس نے مجھے چُن لیا۔ اور
وادار اصبعہٗ و اشار. ان وعد اللّٰہ	اپنی انگلی کو گردش دی اور یہ اشارہ کیا کہ خدا کا وعدہ
اتٰی۔ فطوبٰی لمن وجد و رأیٰ.	آ گیا۔ پس مبارک وہ جو اُس کو پاوے اور دیکھے۔
الامراض تشاع والنفوس تضاع۔	طرح طرح کی بیماریاں پھیلائی جائیں گی اور کئی آفتوں سے جانوں کا نقصان ہوگا۔
انی مع الرسول اقوم وافطر واصوم۔☆	مَیں اپنے رسول کے ساتھ کھڑا ہوں گا۔ مَیں افطار کروں گا اور روزہ بھی رکھوں گا ☆ اور ایک وقت
ولن ابرح الارض الی الوقت المعلوم۔	مقرر تک میں اس زمین سے علیحدہ نہیں ہوں گا۔
واجعل لک انوار القدوم۔	اور تیرے لئے اپنے آنے کے نور عطا کروں گا۔
واقصدک واروم۔	اور تیری طرف قصد کروں گا۔
واعطیک ما یدوم۔	اور وہ چیز تجھے دوں گا جو تیرے ساتھ ہمیشہ رہے گی۔
۞ المراد من الآیل جبرئیلُ علیہ السلام، وکذالک فھمنی ربّی، ولمّا کان الأَوْل والإیابُ من صفات جبرئیل علیہ السلام فلذالک سُمّی بالآیل فی کلام اللّٰہ تعالٰی. منہ	۞ آیل سے مراد جبریل علیہ السلام ہیں۔ اور میرے رب نے مجھے اس کی ایسے ہی تفہیم فرمائی۔ جب اَول اور ایاب (بار بار لوٹ کر آنا) جبریل علیہ السلام کی صفات میں سے ہے تو کلام الٰہی میں اسے آیل کے نام سے موسوم کیا گیا۔ منہ
☆ فیہ إشارۃٌ إلٰی عذاب الطاعون إلٰی وقتٍ، ثم تأخیرہ إلٰی وقت، کأنّ اللّٰہ یُفطر ویصوم. منہ	☆ اس میں طاعون کے عذاب کی طرف اشارہ ہے کہ وہ اپنے ایک وقت تک ظاہر ہوگا پھر اس میں کچھ وقت کے لئے تاخیر ہوگی۔ اس طرح گویا اللہ روزہ افطار بھی کرتا ہے اور روزہ رکھتا بھی ہے۔ منہ

انا نرث الارض ناکلھا من اطرافھا۔ نقلوا الی المقابر۔	ہم زمین کے وارث ہوں گے اور اطراف سے اس کو کھاتے آئیں گے۔ کئی لوگ قبروں کی طرف نقل کریں گے۔
ظفر من اللّٰہ وفتح مبین۔	اُس دن خدا کی طرف سے کھلی کھلی فتح ہوگی۔
ان ربّی قویّ قدیر۔	میرا ربّ زبردست قدرت والا ہے۔
انہ قویّ عزیز ۔ حلّ غضبہ علی الارض۔	اور وہ قوی اور غالب ہے۔ اُس کا غضب زمین پر نازل ہوگا۔
اِنّی صادق انی صادق و سیشھد اللّٰہ لی۔	میں صادق ہوں میں صادق ہوں اور خدا میری گواہی دے گا۔
(ترجمۃ الھندی): اٰتنا یاربّنا الأزلیّ الأبدیّ آخذًا للسلاسل۔	(اردو الہام)''اے ازلی ابدی خدا بیڑیوں کو پکڑ کے آ''[1]
ضاقت الارض بما رحبت.	زمین باوجود فراخی کے مجھ پر تنگ ہوگئی ہے،
ربّ انّی مغلوب فانتصر فسحّقھم تسحیقا۔	اے میرے خدا میں مغلوب ہوں میرا انتقام دشمنوں سے لے۔ پس اُن کو پیس ڈال۔
(ترجمۃ الھندی): قوم بعدوا من طریق الحیاۃ الإنسانیۃ.	(اردو الہام)''زندگی کے فیشن سے دور جا پڑے ہیں[2]۔''
انّما امرک اذا اردت شیئًا ان تقول لہ کن فیکون۔	تُو جس بات کا ارادہ کرتا ہے وہ تیرے حکم سے فی الفور ہو جاتی ہے۔
(ترجمۃ الھندی☆): لمّا کنتَ تدخل فی منزلی مرّۃ بعد مرّۃ، فانظر ھل مطَر سحاب الرحمۃ أو لا۔	اے میرے بندے چونکہ تو میری فرودگاہ میں بار بار آتا ہے اس لئے اب تو خود دیکھ لے کہ تیرے پر رحمت کی بارش ہوئی یا نہ۔

[1] دیکھئے تذکرہ صفحہ ۳۸۲، ۵۶۰ [2] دیکھئے تذکرہ صفحہ ۴۲۶، ۵۶۰

☆ اصل الہام فارسی میں ہے۔ کاتب سے سہواً اردو لکھا گیا ہے۔ الہام کے الفاظ یہ ہیں ''تو درمنزل ما چو بار بار آئی خدا اَبرِ رحمت بباریدیا نے۔'' (دیکھئے تذکرہ صفحہ ۵۶۰ ایڈیشن چہارم مطبوعہ ۲۰۰۴ء)

إنّا أمَتْنا أربعة عشر دوابًّا. ذالک بما عصوا و کانوا یعتدون۔

ہم نے چودہ چارپایوں کو ہلاک کر دیا کیونکہ وہ نافرمانی میں حد سے گذر گئے تھے۔

(ترجمة الفارسی): إنّ مآل الجاهل جهنم، فإن الجاهل قلّ أن تکون له عاقبة الخیر.

(فارسی الہام) جاہل کا انجام جہنم ہے۔
جاہل کا خاتمہ بالخیر کم ہوتا ہے[1]۔

حصل لی الفتح، حصل لی الغلبة.

''میری فتح ہوئی میرا غلبہ ہوا[2]''

إنّی أُمِرتُ من الرحمٰن، فأْتونی۔

میں خدا کی طرف سے خلیفہ کیا گیا ہوں پس تم میری طرف آجاؤ۔ ﴿۸۷﴾

انّی حمی الرحمٰن۔

میں خدا کا چراگاہ ہوں۔

انّی لاجد ریح یوسف لولا ان تفنّدون۔

اور مجھے گم گشتہ یوسف کی خوشبو آئی ہے اگر تم یہ نہ کہو کہ یہ شخص بہک رہا ہے۔

اَلم تر کیف فعل ربّک باصحاب الفیل۔ الم یجعل کیدهم فی تضلیل ۔

کیا تو نے نہیں دیکھا کہ تیرے ربّ نے اصحاب فیل کے ساتھ کیا کیا۔ کیا اُس نے اُن کے مکر کو اُلٹا کر انہیں پر نہیں مارا۔

اِنّا عفونا عنک۔

ہم نے تجھے معاف کیا۔

لقد نصرکم اللّٰه ببدرٍ وّ انتم اذلّة ۔

خدا نے بدر میں یعنی چودھویں صدی میں تمہیں ذلّت میں پاکر تمہاری مدد کی۔

وقالوا ان هٰذا الا اختلاق ۔ قل لو کان من عند غیر اللّٰه لوجدتم فیه اختلافًا کثیرًا۔

اور کہیں گے کہ یہ تو ایک بناوٹ ہے۔ ان کو کہہ کہ اگر یہ کاروبار بجز خدا کے کسی اور کا ہوتا تو اس میں بہت اختلاف تم دیکھتے۔

قل عندی شهادة من اللّٰه فهل انتم مؤمنون۔

اُن کو کہہ کہ میرے پاس خدا کی گواہی ہے پس کیا تم ایمان لاؤ گے یا نہیں۔

[1] اصل الہام فارسی میں ہے اوپر ترجمہ دیدیا گیا ہے۔ فارسی الہام کے الفاظ یہ ہیں۔ ''سرانجام جاہل جہنم بود کہ جاہل نکو عاقبت کم بود۔''

[2] اصل میں یہ اردو الہام ہے جس کا عربی میں ترجمہ کیا گیا ہے۔ اردو الہام کے الفاظ اوپر دیدیے گئے ہیں (ملاحظہ ہو، تذکرہ صفحہ ۴۱۴ ایڈیشن چہارم)

یاْتی قمر الانبیاء. وامرک یتاتّٰی و امتازوا الیوم ایّھا المجرمون۔
(ترجمة الهندی): تقع زلزلة فتشتدّ کلّ الشدّة، وتُجعل عالی الأرض سافلها.
ھٰذا الذی کنتم بہٖ تستعجلون۔
انّی اُحافظ کلّ من فی الدار۔
سفینة و سکینة۔
انی معک ومع اھلک۔
ارید ما تریدون۔
الحمد للّٰہ الذی جعل لکم الصھرو النسب ۔الحمدللّٰہ الذی اذھب عنّی الحزن ۔ واٰتانی مالم یؤت احد مّن العالمین۔
یٰسٓ ۔انّک لمن المرسلین، علٰی صراط مستقیم۔ تنزیل العزیز الرحیم ۔ اردت ان استخلف فخلقت اٰدم۔
یُحیِي الدین ویقیم الشریعة۔
(ترجمة الفارسی): إذا جاء زمان السُّلطان، جدّد إسلام المسلمین۔

نبیوں کا چاند آئے گا اور تیرا کام پُورا ہو جائے گا۔ اور آج اے مجرمو! تم الگ ہو جاؤ۔
(اردو الہام) ''بھونچال آیا اور بشدت آیا۔ زمین تہ و بالا کر دی[1]۔''

یہ وہی وعدہ ہے جس کی تم جلدی کرتے تھے۔
مَیں ہر ایک کو جو اس گھر میں ہے اس زلزلہ سے بچا لوں گا۔ کشتی ہے اور آرام ہے۔
مَیں تیرے ساتھ اور تیرے اہل کے ساتھ ہوں۔
میں وہی اِرادہ کروں گا جو تمہارا اِرادہ ہے۔
اُس خدا کو تعریف ہے جس نے دامادی اور نسب کی رو سے تیرے پر احسان کیا۔ اس خدا کو تعریف ہے جس نے میرا غم دُور کیا۔ اور مجھ کو وہ چیز دی جو اس زمانہ کے لوگوں میں سے کسی کو نہیں دی گئی۔
اے سردار! تُو خدا کا مُرسل ہے راہ راست پر۔ اُس خدا کی طرف سے جو غالب اور رحم کرنے والا ہے۔ مَیں نے ارادہ کیا کہ اس زمانہ میں اپنا خلیفہ مقرر کروں سو میں نے اس آدم کو پیدا کیا۔ وہ دین کو زندہ کرے گا اور شریعت کو قائم کرے گا۔
(فارسی الہام) جب مسیح السّلطان کا دور شروع کیا گیا تو مسلمانوں کو جو صرف رسمی مسلمان تھے نئے سرے سے مسلمان بنانے لگے[2]۔

[1] اصل میں اردو الہام ہے جو دیدیا گیا ہے۔
[2] اصل میں یہ فارسی الہام ہے جس کے الفاظ یہ ہیں۔ ''چو دَور خسروی آغاز کردند مسلماں را مسلماں باز کردند''

انّ السّمٰوات والارض کانتا رتقا ففتقناهما.

آسمان اور زمین ایک گٹھڑی کی طرح بندھے ہوئے تھے ہم نے ان دونوں کو کھول دیا یعنی زمین نے اپنی پوری قوت ظاہر کی اور آسمان نے بھی۔

قرب اجلک المقدّر ۔ انّ ذاالعرش یدعوک۔ ولا نبقی لک من المخزیات ذکرا.

اب تیرا وقت موت قریب آ گیا۔ ذوالعرش تجھے بُلا تا ہے۔ اور ہم تیرے لئے کوئی رُسوا کنندہ امر نہیں چھوڑیں گے۔

قَلَّ میعاد ربّک ۔ ولا نبقی لک من المخزیات شیئًا۔

تیرے رب کا وعدہ کم رہ گیا ہے۔ اور ہم تیرے لئے کوئی امر رُسوا کنندہ باقی نہیں چھوڑیں گے۔

(ترجمة الهندی): قلّت أیّام حیاتک۔ ویومئذ تزول السکینة من القلوب ۔ ویظهر أمرٌ عجیب بعد أمرٍ عجیب وآیة بعد آیة۔ ثم بعد ذالک یتوفّاک اللّٰہ۔

(اردو الہام) ’’بہت تھوڑے دن رہ گئے ہیں اُس دن خدا کی طرف سے سب پر اُداسی چھا جائے گی۔ یہ ہوگا۔ یہ ہوگا۔ یہ ہوگا۔ پھر تیرا واقعہ ہوگا۔ تمام عجائبات قدرت دکھلانے کے بعد تمہارا حادثہ آئے گا۔‘‘[1]

جاء وقتک ونبقی لک الآیات باهرات ۔

تیرا وقت آ گیا ہے۔ اور ہم تیرے لئے روشن نشان چھوڑیں گے۔

جاء وقتک ونُبقی لک الآیات بیّناتٍ۔

تیرا وقت آ گیا ہے اور ہم تیرے لئے کھلے نشان باقی رکھیں گے۔

ربِّ توفَّنی مسلمًا، وأَلْحِقْنی بالصالحین. آمــــین

اے میرے خدا اسلام پر مجھے وفات دے اور نیکوکاروں کے ساتھ مجھے ملا دے۔ **آمین**

☆☆☆

[1] اصل میں اردو الہام ہے۔ الہام کے الفاظ اوپر دیدیے گئے ہیں۔

﴿۸۸﴾

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

عِلْمِیْ مِنَ الرَّحْمٰنِ ذِی الْاٰلَاءِ   بِاللّٰہِ حُزْتُ الْفَضْلَ لَا بِدَھَاءِ

میرا علم خدائے رحمان کی طرف سے ہے جو نعمتوں والا ہے۔ میں نے خدا کے ذریعہ فضل الٰہی کو حاصل کیا ہے نہ کہ عقل کے ذریعہ۔

کَیْفَ الْوُصُوْلُ اِلٰی مَدَارِجِ شُکْرِہٖ   نُثْنِیْ عَلَیْہِ وَلَیْسَ حَوْلُ ثَنَاءِ

ہم اس کے شکر کی منزلوں تک کیسے پہنچ سکتے ہیں کہ ہم اس کی ثنا کرتے ہیں اور ثنا کی طاقت نہیں۔

اَللّٰہُ مَوْلَانَا وَکَافِلُ اَمْرِنَا   فِیْ ھٰذِہِ الدُّنْیَا وَبَعْدَ فَنَاءِ

خدا ہمارا مولیٰ ہے اور ہمارے کام کا متکفّل ہے اس دنیا میں بھی اور فنا کے بعد بھی۔

لَوْلَا عِنَایَتُہٗ بِزَمَنِ تَطَلُّبِیْ   کَادَتْ تُعَفِّیْنِیْ سُیُوْلُ بُکَاءِ

اگر میری جستجوئے پیہم کے دور میں اس کی عنایت نہ ہوتی تو قریب تھا کہ آہ و زاری کے سیلاب مجھے نابود کر دیتے۔

بُشْرٰی لَنَا اِنَّا وَجَدْنَا مُوْنِسًا   رَبًّا رَّحِیْمًا کَاشِفَ الْغَمَّاءِ

ہمارے لئے خوشخبری ہے کہ ہم نے مونس وغم خوار پا لیا ہے جو ربّ رحیم ہے اور غم و مصیبت کا دور کرنے والا ہے۔

أُعْطِیْتُ مِنْ اِلْفٍ مَعَارِفَ لُبَّھَا   اُنْزِلْتُ مِنْ حِبٍّ بِدَارِ ضِیَاءِ

مجھے محبوب کی طرف سے معارف کا مغز عطا کیا گیا ہے اور میں اپنے محبوب کی طرف سے روشنی کی جگہ میں اتارا گیا ہوں۔

نَتْلُوْ ضِیَاءَ الْحَقِّ عِنْدَ وُضُوْحِہٖ   لَسْنَا بِمُبْتَاعِ الدُّجٰی بِبَرَاءِ

ہم حق کی روشنی کی، اس کے ظاہر ہوتے ہی، پیروی کرتے ہیں۔ چاند طلوع ہو جانے کے بعد ہم تاریکی کے خریدار نہیں۔

نَفْسِیْ نَأَتْ عَنْ کُلِّ مَاھُوَ مُظْلِمٌ   فَاَنَخْتُ عِنْدَ مُنَوِّرِیْ وَجْنَائِیْ

میرا نفس ہر تاریک چیز سے دور ہے۔ پس میں نے اپنی مضبوط اونٹنی کو اپنے منوّر کرنے والے کے پاس بٹھا دیا۔

غَلَبَتْ عَلٰی نَفْسِیْ مَحَبَّۃُ وَجْھِہٖ   حَتّٰی رَمَیْتُ النَّفْسَ بِالْاِلْغَاءِ

میرے نفس پر اس کی ذات کی محبت غالب ہوئی یہاں تک کہ میں نے نفس کو بیکار کر کے نکال پھینکا۔

لَمَّا رَأَیْتُ النَّفْسَ سَدَّتْ مُھْجَتِیْ   اَلْقَیْتُھَا کَالْمَیْتِ فِی الْبَیْدَاءِ

اور جب میں نے دیکھا کہ نفس میری روح کی راہ میں روک ہے تو میں نے اسے اس طرح پھینک دیا جیسے کہ مردار بیابان میں (پڑا ہو)۔

نوٹ:- حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے یہ قصیدہ اپنی کتاب انجام آتھم روحانی خزائن جلد ۱۱ صفحہ ۲۶۶ تا ۲۸۲ میں درج فرمایا ہے اور پھر ''الاستفتاء'' میں بعض مصرعوں کی تبدیلی کے ساتھ دوبارہ درج فرمایا ہے۔ (ناشر)

اَللّٰہُ کَھْفُ الْاَرْضِ وَالْخَضْرَاءِ رَبٌّ رَّحِیْمٌ مَّلْجَأُ الْاَشْیَاءِ

اللہ ہی پناہ ہے زمین اور آسمان کی۔ وہ ربِّ رحیم ہے اور سب چیزوں کی جائے پناہ۔

بَرٌّ عَطُوْفٌ مَأْمَنُ الْغُرَمَاءِ ذُوْ رَحْمَۃٍ وَّ تَبَرُّعٍ وَّعَطَاءِ ﴿۸۹﴾

وہ حسنِ سلوک کرنے والا مہربان‘ مصیبت زدوں کے لئے جائے امن ہے۔ وہ رحمت و احسان اور بخشش والا ہے۔

اَحَدٌ قَدِیْمٌ قَائِمٌ بِوُجُوْدِہٖ لَمْ یَتَّخِذْ وَلَدًا وَّلَا الشُّرَکَاءِ

وہ یگانہ‘ قدیم اور بغیر سہارے کے بخود قائم دائم ہے۔ نہ اس نے کوئی بیٹا بنایا ہے اور نہ ہی (اپنے) شریک۔

وَلَہُ التَّفَرُّدُ فِی الْمَحَامِدِ کُلِّھَا وَلَہٗ عَلَاءٌ فَوْقَ کُلِّ عَلَاءِ

اور اسے تمام صفات میں یگانگت حاصل ہے اور اسے ہر بلندی سے بڑھ کر بلندی حاصل ہے۔

اَلْعَاقِلُوْنَ بِعَالَمِیْنَ یَرَوْنَہٗ وَالْعَارِفُوْنَ بِہٖ رَأَوا الْاَشْیَاءِ

عقلمند لوگ تو کائنات کے ذریعہ اسے دیکھتے ہیں اور عارفوں نے اس کے ذریعہ اشیاء کو دیکھا ہے۔

ھٰذَا ھُوَ الْمَعْبُوْدُ حَقًّا لِّلْوَرٰی فَرْدٌ وَّحِیْدٌ مَّبْدَءُ الْاَضْوَاءِ

یہی مخلوقات کے لئے معبودِ برحق ہے‘ وہ ایک یگانہ و یکتا ہے اور سب روشنیوں کا مبدأ ہے۔

ھٰذَا ھُوَ الْحِبُّ الَّذِیْ اٰثَرْتُہٗ رَبُّ الْوَرٰی عَیْنُ الْھُدٰی مَوْلَائِیْ

یہی وہ محبوب ہے جسے میں نے (سب پر) ترجیح دی ہے۔ مخلوقات کا ربّ‘ سرچشمۂ ہدایت اور میرا مولا ہے۔

ھَاجَتْ غَمَامَۃُ حُبِّہٖ فَکَاَنَّھَا رَکْبٌ عَلٰی عُسْبُوْرَۃِ الْحَدْوَاءِ

اس کی محبت کا بادل اٹھا پس گویا وہ بادل بادِ شمالی کی تیز رو اونٹنی پر سواروں کی طرح ہے۔

نَدْعُوْہُ فِیْ وَقْتِ الْکُرُوْبِ تَضَرُّعًا نَرْضٰی بِہٖ فِیْ شِدَّۃٍ وَّ رَخَاءِ

بے قراری کے وقت ہم اسے عاجزی سے پکارتے ہیں اور سختی اور نرمی میں اسی پر خوش ہیں۔

حَوْجَاءُ☆ اُلْفَتِہٖ أَثَارَتْ جُرَّتِیْ فَفِدٰی جَنَانِیْ صَوْلَۃَ الْحَوْجَاءِ

اس کی الفت کے بگولے نے میری خاک اڑا دی۔ پس میرا دل اس بگولے پر فدا ہو گیا۔

اَعْطٰی فَمَا بَقِیَتْ اَمَانِیْ بَعْدَہٗ غَمَرَتْ اَیَادِی الْفَیْضِ وَجْہَ رَجَائِیْ

اس نے مجھے اتنا دیا کہ اس کے بعد کوئی آرزو باقی نہ رہی۔ اس کے فیض کے احسانات (کی کثرت) میری امید کی انتہائی بلندی پر بھی چھا گئی۔

☆ حوجاء سہو کتابت معلوم ہوتا ہے۔ درست ھوجاء ہے۔ منن الرحمٰن روحانی خزائن جلد ۹ صفحہ ۱۷۰ میں یہی شعر ھا سے لکھا گیا ہے۔ (ناشر)

اِنَّــا غُــمِسْــنَــا مِنْ عِنَــایَۃِ رَبِّنَــاَ فِــی الــنُّــوْرِ بَــعْــدَ تَــمَــزُّقِ الْاَھْــوَاءِ

ہوا و ہوس کے پارہ پارہ ہو جانے کے بعد ہم اپنے ربّ کی عنایت سے نور میں غوطہ زن کئے گئے ہیں۔

اِنَّ الْــمَــحَبَّۃَ خُــمِّــرَتْ فِــیْ مُــھْــجَتِــیْ وَاَرَی الْــوِدَادَ یَــلُــوْحُ فِــیْ اَھْــبَــائِــیْ

یقیناً محبت میری روح میں خمیر کردی گئی ہے اور میں دیکھتا ہوں کہ محبت میرے تمام ذرّاتِ وجود میں چمک رہی ہے۔

اِنِّیْ شَرِبْتُ کُئُوْسَ مَوْتٍ لِّلْھُدٰی فَوَجَدْتُ بَعْدَ الْمَوْتِ عَیْنَ بَقَاءِ

میں نے ہدایت کی خاطر موت کے پیالے پیئے۔ پس موت کے بعد میں نے بقا کا چشمہ پا لیا۔

اِنِّــیْ اُذِبْــتُ مِــنَ الْــوِدَادِ وَ نَــارِہٖ فَــاَرَی الْغُرُوْبَ یَسِیْلُ مِنْ اِھْرَائِیْ ﴿۹۰﴾

میں محبت اور اس کی آگ سے پگھلایا گیا ہوں اور میں دیکھ رہا ہوں کہ میرے آنسو گداز ہو جانے کی وجہ سے رواں ہیں۔

اَلــدَّمْــعُ یَــجْــرِیْ کَــالسُّیُــوْلِ صَبَــابَۃً وَالْــقَــلْــبُ یُشْــوٰی مِــنْ خَیَــالِ لِقَــاءِ

عشق کی وجہ سے آنسو سیلابوں کی طرح رواں ہیں اور دل ملاقات کے خیال سے بریاں ہے۔

وَاَرَی الْــوِدَادَ اَنَــارَ بَــاطِــنَ بَــاطِــنِــیْ وَاَرَی التَّــعَــشُّــقَ لَاحَ فِــیْ سِیْــمَــائِــیْ

اور میں دیکھتا ہوں کہ محبت نے میرے باطن کی گہرائی کو روشن کر دیا ہے اور میں دیکھتا ہوں کہ عشق میرے چہرے پر نمودار ہے۔

اَلْخَلْقُ یَبْغُوْنَ اللَّذَاذَۃَ فِی الْھَوٰی وَوَجَــدْتُّھَــا فِــیْ حُــرْقَۃٍ وَّ صَلَاءِ

لوگ تو حرص و ہوا میں لذّت تلاش کرتے ہیں اور میں نے اسے پایا ہے سوزش اور جلنے میں۔

اَلــلّٰــہُ مَــقْــصِــدُ مُھْــجَتِــیْ وَ اُرِیْــدُہٗ فِــیْ کُــلِّ رَشْــحِ الْــقَــلَــمِ وَالْاِمْلَاءِ

اللہ میری جان کا مقصود ہے اور میں اسی کو چاہتا ہوں قلم کے ہر قطرۂ(روشنائی) اور ہر املاء میں۔

یَــا اَیُّھَــا الــنَّــاسُ اشْــرَبُوْا مِنْ قِرْبَتِــیْ قَــدْ مُــلِئَ مِــنْ نُّــوْرِ الْــمُــفِــیْضِ سِقَائِــیْ

اے لوگو! میری مَشک سے پیئو کیونکہ فیّاضِ حقیقی کے نور سے میری مَشک پُر کی گئی ہے۔

قَــوْمٌ اَطَــاعُــوْنِــیْ بِــصِــدْقِ طَــوِیَّۃٍ وَالْاٰخَــرُوْنَ تَــکَــبَّــرُوْا لِــغِــطَــاءِ

ایک قوم نے میری صدقِ نیّت سے اطاعت کی ہے اور دوسروں نے نفس کے پردے کی وجہ سے تکبّر کیا ہے۔

حَسَــدُوْا فَسَبُّــوْا حَــاسِدِیْنَ وَلَمْ یَزَلْ حَسَــدَتْ لِــئَــامٌ کُــلَّ ذِیْ نَــعْــمَــاءِ

انہوں نے حسد کیا سو حسد کرتے ہوئے گالیاں دیں اور ایسا ہی ہوتا رہا ہے کہ کمینوں نے ہر صاحبِ نعمت کا حسد کیا ہے۔

مَنْ اَنْکَرَ الْحَقَّ الْمُبِیْنَ فَاِنَّہٗ کَلْبٌ وَّعَقْبَ الْکَلْبِ سِرْبُ ضِرَاءِ

جس نے کھلے کھلے حق کا انکار کیا تو وہ کتّا ہے اس حالت میں کہ اس کتّے کے پیچھے شکاری کتّوں کا ایک گروہ چلا آ رہا ہے۔

اٰذَوْا وَ سَبُّوْنِیْ وَ قَالُوْا کَافِرٌ فَالْیَوْمَ نَقْضِیْ دَیْنَھُمْ بِرِبَاءِ

انہوں نے مجھے ایذا دی اور گالیاں دیں اور کہا کہ یہ کافر ہے۔ آج ہم ان کا قرضہ مع سود ادا کر رہے ہیں۔

وَاللّٰہِ نَحْنُ الْمُسْلِمُوْنَ بِفَضْلِہٖ لٰکِنْ نَرٰی جَھْلٌ عَلَی الْعُلَمَاءِ

خدا کی قسم! ہم اس کے فضل سے مسلمان ہیں لیکن جہالت علماء کے سر پر سوار ہو گئی ہے۔

نَخْتَارُ اٰثَارَ النَّبِیِّ وَاَمْرَہٗ نَقْفُوْ کِتَابَ اللّٰہِ لَا الْاٰرَاءِ

ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے آثار اور آپ کے حکم کو اختیار کر رہے ہیں۔ ہم کتاب اللہ کی پیروی کرتے ہیں نہ کہ دوسری آراء کی۔

اِنَّا بُرَآءٌ فِیْ مَنَاھِجِ دِیْنِہٖ مِنْ کُلِّ زِنْدِیْقٍ عَدُوِّ دَھَاءِ

ہم اس کے دین کی راہوں میں ہر زندیق اور عقل کے دشمن سے بیزار ہیں۔

اِنَّا نُطِیْعُ مُحَمَّدًا خَیْرَ الْوَرٰی نُوْرَ الْمُھَیْمِنِ دَافِعَ الظَّلْمَاءِ ﴿۹۱﴾

ہم محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کرتے ہیں جو مخلوق میں سب سے بہتر ہیں، خدائے مہیمن کا نور ہیں اور ظلمتوں کو دور کرنے والے ہیں۔

اَفَنَحْنُ مِنْ قَوْمِ النَّصَارٰی اَکْفَرُ وَیْلٌ لَّکُمْ وَلِھٰذِہِ الْاٰرَاءِ

تو کیا ہم قومِ نصاریٰ سے بھی زیادہ کافر ہیں۔ تُف ہے تم پر اور تمہاری اِن آراء پر۔

یَا شَیْخَ اَرْضِ الْخُبْثِ اَرْضِ بَطَالَۃٍ کَفَّرْتَنِیْ بِالْبُغْضِ وَالشَّحْنَاءِ

اے بٹالہ کی خبیث زمین کے شیخ! تو نے کینہ اور بغض سے میری تکفیر کی ہے۔

اٰذَیْتَنِیْ فَاخْشَ الْعَوَاقِبَ بَعْدَہٗ وَالنَّارُ قَدْ تَبْدُوْ مِنَ الْاِیْرَاءِ

تو نے مجھے ایذا دی ہے پس اب تو اس کے بعد عواقب سے ڈر اور آگ سلگانے سے اکثر بھڑک ہی اٹھتی ہے۔

تَبَّتْ یَدَاکَ تَبِعْتَ کُلَّ مَفَاسِدٍ زَلَّتْ بِکَ الْقَدَمَانِ فِی الْاَنْحَاءِ

تیرے دونوں ہاتھ ٹوٹ جائیں۔ تو نے ہر قسم کے فساد کی پیروی کی۔ مختلف اطراف میں تیرے قدموں نے لغزش کھائی۔

اَوْدٰی شَبَابُکَ وَالنَّوَائِبُ اَخْرَفَتْ فَالْوَقْتُ وَقْتُ الْعَجْزِ لَا الْخُیَلَاءِ

تیری جوانی ضائع ہو گئی اور حوادث نے تیری عقل مار دی ہے۔ سو یہ وقت عاجزی کا ہے نہ کہ تکبّر کا۔

تَبْغِیْ تَبَارِیْ وَالدَّوَائِرَ مِنْ ھَوًی فَعَلَیْکَ یَسْقُطُ حَجَرُ کُلِّ بَلَاءٖ

تو ہوائے نفس سے میری تباہی اور گردشیں چاہتا ہے، سو تجھ پر ہر مصیبت کا پتھر پڑ رہا ہے اور پڑے گا۔

اِنِّیْ مِنَ الْمَوْلٰی فَکَیْفَ اُتَبَّرُ فَاخْشَ الْغَیُوْرَ وَ لَا تَمُتْ بِجَفَاءٖ

میں تو خدا کی جانب سے ہوں پس میں کس طرح ہلاک ہوسکتا ہوں۔ تو غیور خدا سے ڈر اور (اپنے) ظلم سے ہلاک نہ ہو۔

اَفَتَضْرِبَنَّ عَلَی الصَّفَاتِ زُجَاجَۃً لَا تَنْتَھِرْ☆ وَ اطْلُبْ طَرِیْقَ بَقَاءٖ

کیا تو پتھر پر شیشے کو مار رہا ہے ؟ خودکشی نہ کر اور زندگی کی راہ تلاش کر۔

اُتْرُکْ سَبِیْلَ شَرَارَۃٍ وَّخَبَاثَۃٍ ھَوِّنْ عَلَیْکَ وَلَا تَمُتْ بِعَنَاءٖ

تو شرّ اور خباثت کا راستہ چھوڑ دے۔ ہوش سے کام لے اور مشقت سے ہلاک نہ ہو۔

تُبْ اَیُّھَا الْغَالِیْ وَ تَاْتِیْ سَاعَۃٌ تُمْسِیْ تَعَضُّ یَمِیْنَکَ الشَّلَّاءٖ

اے غلو کرنے والے! توبہ کر۔ جب کہ وہ گھڑی آ رہی ہے کہ تو اپنے مفلوج دائیں ہاتھ کو دانتوں سے کاٹنے لگے گا۔

یَا لَیْتَ مَا وَلَدَتْ کَمِثْلِکَ حَامِلٌ خُفَّاشُ ظُلُمَاتٍ عَدُوُّ ضِیَاءٖ

کاش کہ کوئی ماں تیرے جیسا ظلمتوں کا چمگادڑ اور روشنی کا دشمن نہ جنتی۔

تَسْعٰی لِتَاْخُذَنِی الْحُکُوْمَۃُ مُجْرِمًا وَیْلٌ لِّکُلِّ مُزَوِّرٍ وَّشَاءٖ

تو کوشش کر رہا ہے کہ حکومت مجھے مجرم سمجھ کر گرفتار کرے۔ ہر فریبی ' چغل خور پر پھٹکار ہے۔

لَوْ کُنْتُ اُعْطِیْتُ الْوَلَاءَ لَعِفْتُہٗ مَالِیْ وَ دُنْیَاکُمْ کَفَانِ کِسَائِیْ ﴿۹۲﴾

اگر مجھے حکومت بھی دی جاتی تو میں اسے ناپسند کرتا۔ میرا تمہاری دنیا سے کیا تعلق ہے؟ میرے لئے تو میری کملی ہی کافی ہے۔

مِتْنَا بِمَوْتٍ لَّا یَرَاہُ عَدُوُّنَا بَعُدَتْ جَنَازَتُنَا مِنَ الْاَحْیَاءٖ

ہم تو ایسی موت مر گئے ہیں جس کی حقیقت ہمارا دشمن نہیں جانتا اور ہمارا جنازہ زندوں (کی نگاہوں) سے دور پڑا ہوا ہے۔

تُغْرِیْ بِقَوْلٍ مُفْتَرًی وَّ تَخَرُّصٍ حُکَّامَنَا الظَّآنِیْنَ کَالْجُھَلَاءٖ

تو افتراء اور اٹکل سے اُکسا رہا ہے ہمارے ان حکّام کو جو ناواقفوں کی طرح بدظن ہیں۔

یَا اَیُّھَا الْاَعْمٰی اَتُنْکِرُ قَادِرًا یَحْمِیْ اَحِبَّتَہٗ مِنَ الْاِیْوَاءٖ

اے اندھے! کیا تو اس قادر کا انکار کرتا ہے جو اپنے پاس جگہ دے کر اپنے محبوں کی حمایت کرتا ہے۔

☆ سہو کتابت معلوم ہوتی ہے۔ درست تنتحر ہے۔ فارسی ترجمے سے بھی اس کی تصدیق ہوتی ہے۔ (ناشر)

اَنَسِیْتَ کَیْفَ حَمَا الْقَدِیْرُ کَلِیْمَهٗ اَوَمَا سَمِعْتَ مَاٰلَ شَمْسِ حِرَاءِ

کیا تو بھول گیا ہے کہ کس طرح قادر خدا نے اپنے کلیم موسیٰ کی حمایت کی۔ اور کیا تو نے غارِ حراء کے سورج کے انجام کو نہیں سنا۔

نَحْوَالسَّمَاءِ وَاَمْرِهَا لَا تَنْظُرَنْ فِی الْاَرْضِ دُسَّتْ عَیْنُکَ الْعَمْیَاءِ

تیری نگاہ آسمان اور اس کے حکم کی طرف ہرگز نہیں جائے گی کیونکہ تیری نابینا آنکھ تو زمین میں دھنسی ہوئی ہے۔

غَرَّتْکَ اَقْوَالٌ بِغَیْرِ بَصِیْرَةٍ سُتِرَتْ عَلَیْکَ حَقِیْقَةُ الْاَنْبَاءِ

تجھے عدمِ بصیرت کی وجہ سے بعض باتوں نے دھوکہ دیا ہے اور تجھ پر آئندہ کی خبروں کی حقیقت پوشیدہ ہوگئی ہے۔

اَدْخَلْتَ حِزْبَکَ فِیْ قَلِیْبِ ضَلَالَةٍ اَفَهٰذِهٖ مِنْ سِیْرَةِ الصُّلَحَاءِ

تو نے اپنے گروہ کو ضلالت کے کنوئیں میں ڈال دیا ہے۔ کیا نیکوں کی سیرت ایسی ہی ہوتی ہے؟

جَاوَزْتَ بِالتَّکْفِیْرِ مِنْ حَدِّ التُّقٰی اَشَقَقْتَ قَلْبِیْ اَوْ رَأَیْتَ خِفَائِیْ

تو تکفیر کر کے تقویٰ کی حد سے تجاوز کر گیا ہے کیا تو نے میرا دل پھاڑ کر دیکھا ہے یا میرے اندرونے کو دیکھ لیا ہے؟

کَمِّلْ بِخُبْثِکَ کُلَّ کَیْدٍ تَقْصِدُ وَاللّٰهُ یَکْفِی الْعَبْدَ لِلْاِرْزَاءِ

ہر مکر جو تو کرنا چاہتا ہے اپنی خباثت سے کمال تک پہنچا دے۔ اور اپنے بندے کو پناہ دینے کے لئے اللہ ہی کافی ہے۔

تَأْتِیْکَ اٰیَاتِیْ فَتَعْرِفُ وَجْهَهَا فَاصْبِرْ وَلَا تَتْرُکْ طَرِیْقَ حَیَاءِ

میرے نشان تیرے پاس آئیں گے پس تو ان کی حقیقت کو پہچان لے گا۔ پس صبر کر اور حیا کا طریق نہ چھوڑ۔

اِنِّیْ کَتَبْتُ الْکُتُبَ مِثْلَ خَوَارِقٍ اُنْظُرْ اَعِنْدَکَ مَا یَصُوْبُ کَمَائِیْ

میں نے معجزات کے رنگ میں کتابیں لکھی ہیں۔ دیکھ کیا تیرے پاس ایسا پانی ہے جو میرے پانی کی طرح برسے۔

اِنْ کُنْتَ تَقْدِرُ یَاخَصِیْمِ کَقُدْرَتِیْ فَاکْتُبْ کَمِثْلِیْ قَاعِدًا بِحِذَائِیْ

اے میرے مخاصم! اگر تو میری طرح قدرت رکھتا ہے تو میری طرح میرے سامنے بیٹھ کر لکھ۔

﴿۹۳﴾ مَا کُنْتَ تَرْضٰی اَنْ تُسَمّٰی جَاهِلًا فَالْاٰنَ کَیْفَ قَعَدْتَّ کَالْلَّکْنَاءِ

تُو تو جاہل کہلانے پر راضی نہ تھا سو اب تو ژولیدہ زبان عورت کی طرح کیسے بیٹھ گیا ہے۔

قَدْ قُلْتَ لِلسُّفَهَاءِ اِنَّ کِتَابَهٗ عَفْصٌ یَّهِیْجُ الْقَیْءَ مِنْ اِصْغَاءِ

تو نے بیوقوفوں سے کہا کہ اس کی کتاب بدمزہ ہے جس کے سننے سے قے آتی ہے۔

مَا قُلْتَ کَالْاُدَبَاءِ قُلْ لِّیْ بَعْدَمَا ظَھَرَتْ عَلَیْکَ رَسَائِلِیْ کَقُیَاءِ

مجھے بتا کہ تو نے ادیبوں کی طرح کیا کہا ہے اس کے بعد کہ تجھے میرے رسالے قے کی طرح دکھائی دیئے۔

قَدْ قُلْتَ اِنِّیْ بَاسِلٌ مُتَوَغِّلٌ سَمَّیْتَنِیْ صَیْدًا مِّنَ الْخُیَلَاءِ

تو نے دعویٰ کیا ہے کہ میں دلاور ہوں اور علم میں مہارت رکھنے والا ہوں اور تکبّر سے تو نے میرا نام شکار رکھا تھا۔

اَلْیَوْمَ مِنِّیْ قَدْ ھَرَبْتَ کَاَرْنَبٍ خَوْفًا مِّنَ الْاِخْزَاءِ وَالْاِعْرَاءِ

آج توتُو میرے مقابلے میں خرگوش کی طرح بھاگا ہے۔ رُسوا اور ننگا ہونے کے خوف سے۔

فَکِّرْ اَمَا ھٰذَا التَّخَوُّفُ اٰیَۃٌ رُعْبًا مِّنَ الرَّحْمٰنِ لِلْاِدْرَاءِ

سوچ کہ کیا تیرا یہ مرعوب ہو کر ڈرنا تجھے سمجھانے کے لئے خدائے رحمان کی طرف سے نشان نہیں ہے۔

کَیْفَ النِّضَالُ وَاَنْتَ تَھْرُبُ خَشْیَۃً اُنْظُرْ اِلٰی ذُلٍّ مِنِ اسْتِعْلَاءِ

تُو مجھ سے کس طرح مقابلہ کرسکتا ہے حالانکہ تو مجھ سے ڈرکر بھاگ رہا ہے۔ دیکھ اس ذلّت کی طرف جو تکبّر کرنے کی وجہ سے تجھے پہنچی ہے۔

اِنَّ الْمُھَیْمِنَ لَایُحِبُّ تَکَبُّرًا مِنْ خَلْقِہِ الضُّعَفَاءِ دُوْدِ فَنَاءِ

بے شک خدائے مہیمن تکبّر کو پسند نہیں کرتا اپنی کمزور مخلوق کی طرف سے' جو فنا کا کیڑا ہے۔

عُفِّرْتَ مِنْ سَھْمٍ اَصَابَکَ فَاجِئًا اَصْبَحْتَ کَالْاَمْوَاتِ فِی الْجَھْرَاءِ

تُو خاک آلود کر دیا گیا ہے اس تیر سے جو اچانک تجھے آ لگا ہے تو بیابان میں مُردوں کی طرح ہو گیا ہے۔

اَلْاٰنَ اَیْنَ فَرَرْتَ یَا ابْنَ تَصَلُّفٍ قَدْ کُنْتَ تَحْسَبُنَا مِنَ الْجُھَلَاءِ

اے لاف زن! اب تو کہاں بھاگ گیا ہے ؟ تُو تو ہمیں جاہلوں میں سے خیال کیا کرتا تھا۔

یَامَنْ اَھَاجَ الْفِتَنَ قُمْ لِنِضَالِنَا کُنَّا نَعُدُّکَ نَوْجَۃَ الْحَثْوَاءِ

اے وہ شخص جس نے فتنے برپا کئے؟ ہمارے مقابلے کے لئے اٹھ۔ ہم تو تجھے غبار والی زمین کا طوفان سمجھتے ہیں۔

نُطْقِیْ کَمَوْلِیِّ الْاَسِرَّۃِ جَنَّۃٍ قَوْلِیْ کَقِنْوِ النَّخْلِ فِی الْخَلْقَاءِ

میرا نطق اس باغ کی طرح ہے جس کی وادیوں میں دوسری بار بارش ہوئی ہو۔ اور میرا قول کھجور کے خوشے کی طرح ہے جو زرخیز زمین میں ہو۔

مُزِّقْتَ لٰکِنْ لَّا بِضَرْبِ ھَرَاوَۃٍ بَلْ بِالسُّیُوْفِ الْجَارِیَاتِ کَمَاءِ

تُو پارہ پارہ کر دیا گیا ہے لیکن ڈنڈے کی ضرب سے نہیں بلکہ تلواروں سے جو آبِ رواں کی طرح (تیز) تھیں۔

﴿۹۴﴾ اِنْ کُنْتَ تَحْسُدُنِیْ فَاِنِّیْ بَاسِلٌ اُصْلِیْ فُؤَادَ الْحَاسِدِ الْخَطَّاءِ

اگر تو مجھ سے حسد کرتا ہے تو میں ایک دلاور آدمی ہوں حاسد خطاکار کے دل کو جلاتا ہوں۔

کَذَّبْتَنِیْ کَفَّرْتَنِیْ حَقَّرْتَنِیْ وَاَرَدْتَّ اَنْ اُسْفٰی کَمِثْلِ عَفَاءِ

تو نے میری تکذیب کی، مجھے کافر کہا اور مجھے حقیر سمجھا اور تو نے ارادہ کیا ہے کہ میں مٹی کی طرح اُڑا دیا جاؤں۔

ھٰذَا اِرَادَتُکَ الْقَدِیْمَۃُ مِنْ ھَوٰی وَاللّٰہُ کَھْفِیْ مُھْلِکُ الْاَعْدَاءِ

یہ حرص و ہوا کی وجہ سے تیرا پرانا ارادہ ہے اور اللہ میری پناہ ہے جو دشمنوں کو ہلاک کرنے والا ہے۔

اِنِّیْ لَشَرُّ النَّاسِ اِنْ لَّمْ یَأْتِنِیْ نَصْرٌ مِّنَ الرَّحْمٰنِ لِلْاِعْلَاءِ

میں بدترین مخلوق ہوں گا اگر خدائے رحمان کی مدد مجھے غالب کرنے کے لئے نہ آئے۔

مَاکَانَ اَمْرٌ فِیْ یَدَیْکَ وَاِنَّہٗ رَبٌّ قَدِیْرٌ حَافِظُ الضُّعَفَاءِ

تیرے ہاتھ میں تو کوئی اختیار نہیں اور خدا کی یہ شان ہے کہ وہ ربّ قدیر اور کمزوروں کا محافظ ہے۔

اَلْکِبْرُ قَدْ اَلْقَاکَ فِیْ دَرْکِ اللَّظٰی اِنَّ التَّکَبُّرَ اَرْدَءُ الْاَشْیَاءِ

تکبّر نے تجھے دوزخ کے نچلے طبقہ میں ڈال دیا ہے۔ یقیناً تکبّر ہر ایک چیز سے بدتر ہے۔

خَفْ قَھْرَ رَبٍّ ذِی الْجَلَالِ اِلٰی مَتٰی تَقْفُوْ ھَوَاکَ وَ تَنْزُوْنَ کَظِبَاءِ

خدائے ذوالجلال کے قہر سے ڈر۔ کب تک تو اپنی خواہش کی پیروی کرے گا اور ہرنوں کی طرح چوکڑیاں بھرتا رہے گا۔

تَبْغِیْ زَوَالِیْ وَالْمُھَیْمِنُ حَافِظِیْ عَادَیْتَ رَبًّا قَادِرًا بِمِرَائِیْ

تو میرا زوال چاہتا ہے جب کہ خدائے نگہبان میرا محافظ ہے مجھ سے جھگڑا کرنے میں تُو نے ربّ قدیر کی دشمنی مول لے لی۔

اِنَّ الْمُقَرَّبَ لَا یُضَاعُ بِفِتْنَۃٍ وَالْاَجْرُ یُکْتَبُ عِنْدَ کُلِّ بَلَاءِ

(خدا کا) مقرّب کسی فتنے سے ضائع نہیں ہوتا۔ ہر مصیبت کے وقت اس کا اجر لکھا جاتا ہے۔

مَاخَابَ مَنْ خَافَ الْمُھَیْمِنَ رَبَّہٗ اِنَّ الْمُھَیْمِنَ طَالِبُ الطُّلَبَاءِ

جو اپنے ربّ مھیمن سے ڈرے وہ نامراد نہیں ہوتا کیونکہ یقیناً نگران خدا تو اپنے طالبوں کا طالب ہے۔

ھَلْ تَطْمَعُ الدُّنْیَا مَذَلَّۃَ صَادِقٍ ھَیْھَاتَ ذَاکَ تَخَیُّلُ السُّفَھَاءِ

کیا دنیا صادق کی ذلت کی طمع رکھتی ہے؟ ایسا ہرگز نہیں ہو سکتا۔ یہ تو بے وقوفوں کا خیال ہے۔

اِنَّ الْعَوَاقِبَ لِلَّذِیْ ھُوَ صَالِحٌ　　وَالْکَرَّۃُ الْاُوْلٰی لِاَھْلِ جَفَاءِ

لڑائی کا انجام نیکوکار کے حق میں ہی نکلتا ہے البتہ پہلا حملہ اہلِ جفا کا ہوتا ہے۔

شَھِدَتْ عَلَیْہِ خَصِیْمُ سُنَّۃُ رَبِّنَا　　فِی الْاَنْبِیَاءِ وَ زُمْرَۃِ الصُّلَحَاءِ

اے مخاصم !اسی امر پر ہمارے رب کی سنّت گواہ ہے جو انبیاء اور صلحاء کے گروہ میں (جاری) ہے۔

مُتْ بِالتَّغَیُّظِ وَاللَّظٰی یَا حَاسِدِیْ　　اِنَّا نَمُوْتُ بِعِزَّۃٍ قَعْسَاءِ

اے میرے حاسد! تو غضب اور آگ کی لپٹ سے مرجا‘ ہم تو قائم و دائم عزّت کے ساتھ مریں گے۔

اِنَّا نَرٰی کُلَّ الْعُلٰی مِنْ رَّبِّنَا　　وَالْخَلْقُ یَأْتِیْنَا لِبَغْیِ ضِیَاءِ

ہم تو یہی پاتے ہیں کہ تمام بلندیاں ہمارے رب سے ہی ملتی ہیں اور مخلوق روشنی کی طلب میں ہمارے پاس آتی ہے۔

ھُمْ یَذْکُرُوْنَکَ لَاعِنِیْنَ وَذِکْرُنَا　　فِی الصَّالِحَاتِ یُعَدُّ بَعْدَ فَنَاءِ

(اے حاسد) لوگ تیرا ذکر تو لعنت سے کریں گے اور نیک کاموں کے بارے میں ہمارا ذکر فنا کے بعد بھی ہوتا رہے گا۔

ھَلْ تَھْدِمَنَّ الْقَصْرَ قَصْرَ اِلٰھِنَا　　ھَلْ تُحْرِقَنْ مَّا صَنَعَہُ بَنَّائِیْ

کیا تو اس محل کو گرادے گا جو ہمارے معبود کا محل ہے؟ کیا تو اس چیز کو جلا ڈالے گا جسے میرے معمار (اللہ تعالیٰ) نے بنایا ہے؟

یَرْجُوْنَ عَثْرَۃَ جَدِّنَا حُسَدَائُنَا　　وَنَذُوْقُ نَعْمَاءً ا عَلٰی نَعْمَاءِ

ہمارے حاسد چاہتے ہیں کہ ہمارا نصیب جاتا رہے حالانکہ ہم نعمت پر نعمت چکھ رہے ہیں۔

لَا تَحْسَبَنْ اَمْرِیْ کَاَمْرٍ غُمَّۃٍ　　جَاءَ تْ بِکَ الْاٰیَاتُ مِثْلَ ذُکَاءِ

میرے کام کو مشتبہ کام کی طرح نہ جان۔ تیرے پاس تو سورج کی طرح روشن نشان آ چکے ہیں۔

جَاءَ تْ خِیَارُ النَّاسِ شَوْقًا بَعْدَمَا　　شَمُّوْا رِیَاحَ الْمِسْکِ مِنْ تِلْقَائِیْ

نیک آدمی میرے پاس شوق سے آئے ہیں بعد اس کے کہ میری جانب سے انہوں نے کستوری کی خوشبو سونگھی۔

طَارُوْا اِلَیَّ بِاُلْفَۃٍ وَّ اِرَادَۃٍ　　کَالطَّیْرِ اِذْ یَأْوِیْ اِلَی الدَّفْوَاءِ

وہ میری طرف الفت اور ارادت سے پرواز کر کے آئے اس پرندے کی طرح جو بڑے درخت پر پناہ لیتا ہے۔

لَفَظَتْ اِلَیَّ بِلَادُنَا اَکْبَادَھَا　　مَا بَقِیَ اِلَّا فَضْلَۃُ الْفُضَلَاءِ

ہمارے ملک نے ہماری طرف اپنے جگر گوشوں کو پھینک دیا ہے اور اب فاضلوں میں سے صرف بچے کھچے ہی باقی رہ گئے ہیں۔

اَوْ مِنْ رِجَالِ اللّٰہِ اُخْفِیَ سِرُّھُمْ یَأْتُوْنَنِیْ مِنْ بَعْدُ کَالشُّھَدَاءِ

یا وہ مردانِ خدا باقی رہ گئے ہیں جن کے حالات پوشیدہ ہیں اور وہ ان کے بعد میرے پاس گواہوں کی طرح آئیں گے۔

ظَھَرَتْ مِنَ الرَّحْمٰنِ اٰیَاتُ الْھُدٰی سَجَدَتْ لَھَا اُمَمٌ مِّنَ الْعُرَفَاءِ

خدائے رحمان کی طرف سے ہدایت کے نشان ظاہر ہوگئے اور ان نشانوں کی وجہ سے عارفوں کے گروہ (خدا کے حضور) سجدہ ریز ہوگئے۔

اَمَّا اللِّئَامُ فَیُنْکِرُوْنَ شَقَاوَۃً لَایَھْتَدُوْنَ بِھٰذِہِ الْاَضْوَاءِ

مگر بدبخت لوگ اپنی بدبختی کی وجہ سے انکار کر رہے ہیں وہ ان روشنیوں سے ہدایت نہیں پا رہے۔

ھُمْ یَأْکُلُوْنَ الْجِیَفَ مِثْلَ کِلَابِنَا ھُمْ یَشْرَھُوْنَ کَأَنْسُرِ الصَّحْرَاءِ

وہ ہمارے کتوں کی طرح مردار کھا رہے ہیں وہ صحرا کے گدھوں کی طرح (مردار کے) حریص ہیں۔

خَشَّوْا وَ لَا تَخْشَی الرِّجَالُ شَجَاعَۃً فِیْ نَائِبَاتِ الدَّھْرِ وَالْھَیْجَآءِ ﴿۹۶﴾

انہوں نے (مجھے) ڈرایا حالانکہ بہادر مرد شجاعت کی وجہ سے زمانے کے حوادث اور لڑائی میں ڈرا نہیں کرتے۔

لَمَّارَأَیْتُ کَمَالَ لُطْفِ مُھَیْمِنِیْ غَابَ الْبَلَاءُ فَمَا اُحِسُّ بَلَائِیْ

جب میں نے اپنے نگہبان خدا کی کمال مہربانی کو دیکھا تو مصیبت جاتی رہی سو میں اپنی کوئی مصیبت محسوس نہیں کرتا۔

مَاخَابَ مِثْلِیْ مُؤْمِنٌ بَلْ خَصْمُنَا قَدْ خَابَ بِالتَّکْفِیْرِ وَالْاِفْتَاءِ

میرے جیسا مومن نامراد نہیں رہا بلکہ ہمارا دشمن تکفیر اور فتویٰ بازی میں نامراد ہو گیا۔

اَلْغُمْرُ یَبْدُو☆ نَاجِذَیْہِ تَغَیُّظًا اُنْظُرْ اِلٰی ذِیْ لَوْثَۃٍ عَجْمَاءِ

جاہل آدمی غصّے سے اپنے دانت دکھاتا ہے (تو) اس احمق چوپائے کی طرف نگاہ کر۔

قَدْ اَسْخَطَ الْمَوْلٰی لِیُرْضِیَ غَیْرَہٗ وَاللّٰہُ کَانَ اَحَقَّ لِلْاِرْضَاءِ

اس نے اپنے مولیٰ کو ناراض کر دیا تا کہ اس کے غیر کو خوش کرے اور خدا کا راضی کیا جانا زیادہ سزاوار اور مناسب ہے۔

کَسَّرْتُ ظَرْفَ عُلُوْمِھِمْ کَزُجَاجَۃٍ فَتَطَایَرُوْا کَتَطَایُرِ الْوَقْعَاءِ

میں نے ان کے علوم کے برتن کو شیشے کی طرح توڑ دیا پس وہ غبار کے اڑنے کی طرح اڑ گئے۔

قَدْ کَفَّرُوْا مَنْ قَالَ اِنِّیْ مُسْلِمٌ لِمَقَالَۃِ ابْنِ بَطَالَۃٍ وَّ عُوَاءِ

انہوں نے اس شخص کو کافر قرار دیا جو کہتا ہے کہ میں مسلمان ہوں۔ان کی یہ بات (شیخ) بٹالوی کے قول اور اس کے چیخنے چلّانے کی وجہ سے ہے۔

☆ ایڈیشن اوّل میں یہاں لفظ یَبْدُو لکھا ہے جو سہو کتابت معلوم ہوتا ہے۔درست یُبْدِی ہے۔ (ناشر)

خَوْفُ الْمُهَيْمِنِ مَا أَرٰى فِيْ قَلْبِهِمْ فَـارَتْ عُيُوْنُ تَمَرُّدٍ وَّاِبَاءِ

میں ان کے دلوں میں خدائے مہیمن کا خوف نہیں دیکھتا بلکہ (ان کے) سرکشی اور انکار کے چشموں نے جوش مارا ہے۔

قَدْ كُنْتُ اٰمُلُ اَنَّهُمْ يَخْشَوْنَهُ فَالْيَوْمَ قَدْ مَالُوْا اِلَى الْاَهْوَاءِ

میں امید کرتا تھا کہ وہ اس سے ڈریں گے پر آج تو وہ حرص و ہوا کی طرف جھک گئے ہیں۔

نَضَّوا الثِّيَابَ ثِيَابَ تَقْوٰى كُلُّهُمْ مَا بَقِيَ اِلَّا لِبْسَةُ الْاِغْوَاءِ

ان سب نے تقویٰ کے جامے اتار پھینکے اور ان پر بہکانے کے لباس کے سوا کچھ باقی نہیں رہا۔

هَلْ مِنْ عَفِيْفٍ زَاهِدٍ فِيْ حِزْبِهِمْ اَوْصَالِحٍ يَخْشٰى زَمَانَ جَزَاءِ

کیا ان کے گروہ میں کوئی پرہیز گار اور زاہد باقی ہے؟ یا ایسا صالح جو یومِ جزاء سے ڈرتا ہو؟

وَاللّٰهِ مَا اَدْرِيْ تَقِيًّا خَائِفًا فِيْ فِرْقَةٍ قَامُوْا لِهَدْمِ بِنَائِيْ

خدا کی قسم! میں نہیں پاتا کوئی ڈرنے والا پرہیزگار اس گروہ میں جو میری عمارت کو ڈھانے کے لئے اٹھ کھڑے ہوئے۔

مَا اِنْ اَرٰى غَيْرَ الْعَمَائِمِ وَاللُّحٰى اَوْ اٰنُفًا زَاغَتْ مِنَ الْخُيَلَاءِ

میں پگڑیوں اور داڑھیوں یا ایسے ناکوں کے سوا جو تکبّر سے ٹیڑھے ہو گئے ہیں اور کچھ نہیں دیکھتا۔

لَا ضَيْرَ اِنْ رَدُّوْا كَلَامِيْ نَخْوَةً فَسَيَنْجَعَنْ فِيْ اٰخَرِيْنَ نِدَائِيْ ﴿۹۷﴾

کچھ مضائقہ نہیں اگر انہوں نے میرے کلام کو تکبّر سے ردّ کر دیا ہے پس عنقریب دوسروں میں میری آواز ضرور اثر انداز ہوکر رہے گی۔

لَا تَنْظُرَنْ غَرْوًا اِلٰى اِفْتَاءِهِمْ غُسٌّ تَلَا غُسًّا بِنَقْعِ عَمَاءِ

ان کے فتووں کو تعجب سے نہ دیکھ۔ ایک کمینہ اندھے پن کے غبار کی وجہ سے (دوسرے) کمینے کی پیروی کر رہا ہے۔

قَدْ صَارَ شَيْطَانٌ رَّجِيْمٌ حِبَّهُمْ يُمْسِيْ وَيُضْحِيْ بَيْنَهُمْ لِلِقَاءِ

شیطانِ رجیم ان کا محبوب بن گیا ہے وہ ان کے درمیان ملاقات کے لئے صبح شام آتا ہے۔

اَعْمٰى قُلُوْبَ الْحَاسِدِيْنَ شُرُوْرُهُمْ اَعْرٰى بَوَاطِنَهُمْ لِبَاسُ رِيَاءِ

حاسدوں کے دلوں کو ان کی شرارتوں نے اندھا کر دیا ہے اور ان کے اندرونے کو ریا کے لباس نے ننگا کر دیا ہے۔

اٰذَوْا وَفِيْ سُبُلِ الْمُهَيْمِنِ لَا نَرٰى شَيْئًا اَلَذَّ لَنَا مِنَ الْاِيْذَاءِ

انہوں نے دکھ دیا اور خدائے مہیمن کی راہ میں ہم کسی شے کو دکھ پانے سے زیادہ لذیذ نہیں سمجھتے۔

مَا اِنْ اَرٰی اَثْقَالَھُمْ کَجَدِیْدَۃٍ اِنِّیْ طَلِیْحُ السَّیْحِ وَالْاَعْبَاءِ

میں ان کے بوجھوں کو کوئی نئے بوجھ نہیں پاتا میں سفروں اور بوجھوں کا عادی اور مشتاق ہوں۔

نَفْسِیْ کَعُسْبُرَۃٍ فَاُحْنِقَ صُلْبُھَا مِنْ حَمْلِ اِیْذَاءِ الْوَرٰی وَجَفَاءِ

میرا نفس اونٹنی کی طرح ہے سو اس کی پشت لاغر کر دی گئی ہے مخلوق کے ظلم و ایذا اٹھانے سے۔

ھٰذَا وَرَبِّ الصَّادِقِیْنَ لَاَجْتَنِیْ نِعَمَ الْجَنٰی مِنْ نَّخْلَۃِ الْاٰ لَآءِ

اس بات کو پلے باندھ لے۔ اور سچوں کے رب کی قسم ہے کہ میں نعمتوں کی کھجور سے اچھے میوے چنتا ہوں۔

اِنَّ اللِّئَامَ یُحَقِّرُوْنَ وَذَمُّھُمْ مَازَادَنِیْ اِلَّا مَقَامَ سَنَاءِ

کمینے لوگ تو میری تحقیر کرتے ہیں اور ان کی مذمّت مجھے صرف رفعت کے مقام میں ہی بڑھاتی ہے۔

زَمَعُ الاُنَاسِ یُحَمْلِقُوْنَ کَثَعْلَبٍ یُؤْذُوْنَنِیْ بِتَحَوُّبٍ وَّمُوَاءِ

رذیل لوگ لومڑی کی طرح مجھے گھورتے ہیں اور مجھے لومڑی اور بلّی کی آواز نکال کر دکھ دیتے ہیں۔

وَاللّٰہِ لَیْسَ طَرِیْقُھُمْ نَھْجَ الْھُدٰی بَلْ مُنْیَۃٌ نَّشَأَتْ مِنَ الْاَھْوَاءِ

اللہ کی قسم! ان کا طریق ہدایت کا طریق نہیں بلکہ ایک ایسی آرزو ہے جو حرص و ہوا سے پیدا ہوئی ہے۔

اَعْرَضْتُ عَنْ ھَذَیَانِھِمْ بِتَصَامُمٍ وَحَسِبْتُ اَنَّ الشَّرَّ تَحْتَ مِرَاءِ

میں نے ان کے ہذیان سے بہرہ بن کر اعراض کیا اور میں نے جان لیا کہ بحث مباحثہ کے نیچے شر (مخفی) ہے۔

اِنَّا صَبَرْنَا عِنْدَ اِیْذَاءِ الْعِدَا فَعَلَوْا کَمِثْلِ الدُّخِّ مِنْ اِغْضَائِی

ہم نے دشمنوں کی ایذا رسانی کے وقت صبر کیا تو میری چشم پوشی کی وجہ سے انہوں نے دھوئیں کی طرح بلندی کا اظہار کیا۔

مَا بَقِیَ فِیْھِمْ عِفَّۃٌ وَّ زَھَادَۃٌ لَا ذَرَّۃٌ مِّنْ عِیْشَۃٍ خَشْنَاءِ ﴿۹۸﴾

ان میں کوئی عفّت اور پرہیزگاری باقی نہیں رہی اور نہ ہی مجاہدانہ زندگی کا کوئی ذرّہ باقی ہے۔

مَالُوْا اِلَی الدُّنْیَا الدَّنِیَّۃِ مِنْ ھَوًی فَرُّوْا مِنَ الْبَأْسَاءِ وَالضَّرَّاءِ

وہ حرص و ہوا کی وجہ سے حقیر دنیا کی طرف مائل ہو گئے ہیں اور تکلیفوں اور سختیوں سے بھاگ نکلے ہیں۔

صَالُوْا مِنَ الْاَوْبَاشِ حِزْبَ اَرَازِلٍ فَکَاَنَّھُمْ کَالْخَثْیِ لِلْاِحْمَاءِ

اوباشوں میں سے کمینوں کے گروہ نے حملہ کیا گویا کہ وہ اوپلوں کی طرح ہیں جو حرارت حاصل کرنے کے لئے ہوتے ہیں

لَمَّا كَتَبْتُ الْكُتُبَ عِنْدَ غُلُوِّهِمْ بِبَلَاغَةٍ وَّ عَذُوْبَةٍ وَّ صَفَاءِ

اور جب میں نے ان کے غلو کے وقت کتابیں لکھیں جو بلاغت، شیرینی اور وضاحت سے پُر تھیں۔

قَالُوْا قَرَأْنَا لَيْسَ قَوْلًا جَيِّدًا اَوْ قَوْلُ عَارِبَةٍ مِنَ الْاُدَبَاءِ

انہوں نے کہا ہم نے پڑھ لی ہیں (یہ) کوئی عمدہ بات نہیں ہیں۔ یہ ادیبوں میں سے کسی ماہر عرب کا قول ہے۔

عَرَبٌ اَقَامَ بِبَيْتِهٖ مُتَسَتِّرًا اَمْلَى الْكِتَابَ بِبُكْرَةٍ وَّمَسَاءِ

ایک عرب (ادیب) ہے جو اس کے گھر میں پوشیدہ طور پر ٹھہرا ہوا ہے اور وہی صبح و شام کتاب لکھواتا ہے۔

اُنْظُرْ اِلٰى اَقْوَالِهِمْ وَتَنَاقُضٍ سَلَبَ الْعِنَادُ اِصَابَةَ الْاٰرَاءِ

تو ان کی باتوں اور (ان کے) تضاد کو دیکھ۔ دشمنی نے ان سے صحیح رائے سلب کر لی ہے۔

طَوْرًا اِلٰى عَرَبٍ عَزَوْهُ وَ تَارَةً قَالُوْا كَلَامٌ فَاسِدُ الْاِمْلَاءِ

کبھی تو نے میرے کلام کو کسی عرب کی طرف منسوب کیا اور کبھی یہ کہا کہ اس کلام کی املاء خراب ہے۔

هٰذَا مِنَ الرَّحْمٰنِ يَا حِزْبَ الْعِدَا لَا فِعْلُ شَامِيٍّ وَّ لَا رُفَقَائِيْ

اے دشمنوں کے گروہ! یہ تو خدائے رحمان کی طرف سے ہے نہ یہ کسی شامی کا فعل ہے نہ میرے رفیقوں کا۔

اَعْلَى الْمُهَيْمِنُ شَأْنَنَا وَ عُلُوْمَنَا نَبْنِيْ مَنَازِلَنَا عَلَى الْجَوْزَاءِ

خدائے نگہبان نے ہماری شان اور علوم کو بلند کر دیا ہے اس لئے ہم اپنے گھر برج جوزا پر بنا رہے ہیں۔

خَلُّوْا مَقَامَ الْمَوْلَوِيَّةِ بَعْدَهٗ وَ تَسَتَّرُوْا فِيْ غَيْهَبِ الْخَوْقَاءِ

اب اس کے بعد مولویّت کا مقام چھوڑ دو اور اندھے کنوئیں کی تاریکی میں چھپ جاؤ۔

قَدْ حُدِّدَتْ كَالْمُرْهَفَاتِ قَرِيْحَتِيْ فَفَهِمْتُ مَا لَمْ يَفْهَمُوْا اَعْدَائِيْ

میری طبیعت تلواروں کی طرح تیز کر دی گئی ہے پس میں وہ چیز سمجھا ہوں جس کو میرے دشمن نہیں سمجھے۔

هٰذَا كِتَابِيْ حَازَ كُلَّ بَلَاغَةٍ بَهَرَ الْعُقُوْلَ بِنَضْرَةٍ وَّ بَهَاءِ

یہ میری کتاب ہے جس نے ہر قسم کی بلاغت کو اپنے اندر جمع کر لیا ہے اور اس نے تازگی اور خوبی سے عقلوں کو حیران کر دیا ہے۔

اَللّٰهُ اَعْطَانِيْ حَدَائِقَ عِلْمِهٖ لَوْلَا الْعِنَايَةُ كُنْتُ كَالسُّفَهَاءِ ﴿۹۹﴾

اللہ نے مجھے اپنے علم کے باغ عطا فرمائے ہیں۔ اگر اللہ کی عنایت نہ ہوتی تو میں بھی بے وقوفوں کی طرح ہوتا۔

اِنِّیْ دَعَوْتُ اللّٰہَ رَبًّا مُحْسِنًا فَاَرَی عُیُوْنَ الْعِلْمِ بَعْدَ دُعَائِیْ

میں نے اپنے اللہ ربِّ محسن سے درخواست کی تو میری دعا کے بعد اس نے (مجھے) علم کے چشمے دکھا دیئے۔

اِنَّ الْمُهَیْمِنَ لَا یُعِزُّ بِنَخْوَۃٍ اِنْ رُمْتَ اِعْزَازًا فَکُنْ کَعَفَاءٍ

بے شک خدائے نگہبان تکبّر پر عزّت نہیں دیتا۔ اگر تو اعزاز حاصل کرنا چاہتا ہے تو خاک کی طرح ہو جا۔

وَاللّٰہِ قَدْ فَرَّطْتَّ فِیْ اَمْرِیْ هَوًی وَاَبَیْتَ کَالْمُسْتَعْجِلِ الْخَطَّاءِ

خدا کی قسم! تو نے ہوا و ہوس کی وجہ سے میرے معاملے میں کوتاہی کی ہے اور جلد باز خطا کار کی طرح انکار کر دیا ہے۔

اَلْحُرُّ لَا یَسْتَعْجِلَنْ بَلْ اِنَّهٗ یَرْنُوْ بِاِمْعَانٍ وَّکَشْفِ غِطَاءِ

تعصّب سے آزاد (انسان) جلد بازی نہیں کیا کرتا وہ گہری نظر سے اور پردہ اٹھا کر دیکھتا ہے۔

یَخْشَی الْکِرَامُ دُعَاءَ اَهْلِ کَرَامَۃٍ رُحْمًا عَلَی الْاَزْوَاجِ وَالْاَبْنَاءِ

شرفا اپنے بیوی بچوں پر رحم کرتے ہوئے اہلِ کرامت کی دعا سے ڈرتے ہیں۔

عِنْدِیْ دُعَاءٌ خَاطِفٌ کَصَوَاعِقٍ فَحَذَارِ ثُمَّ حَذَارِ مِنْ اَرْجَائِیْ

میری دعا ایسا تیر ہے جو بجلیوں کی طرح تیزی سے اپنے نشانے پر جا لگتا ہے (پس مخالفانہ طور پر) میرے قریب آنے سے بچو اور پھر بچو۔

وَاللّٰہِ اِنِّیْ لَا اُرِیْدُ اِمَامَۃً هٰذَا خَیَالُکَ مِنْ طَرِیْقِ خَطَاءِ

خدا کی قسم! میرا امام بننے کا خود کوئی ارادہ نہیں۔ تیرا یہ خیال غلطی سے پیدا ہوا ہے۔

اِنَّا نُرِیْدُ اللّٰہَ رَاحَۃَ رُوْحِنَا لَا سُؤْدَدًا وَّرِیَاسَۃً وَّعَلَاءِ

بے شک ہم تو صرف اللہ کو چاہتے ہیں جو ہماری روح کی راحت ہے۔ ہم کسی سرداری، ریاست اور غلبہ کو نہیں چاہتے۔

اِنَّا تَوَکَّلْنَا عَلٰی خَلَّاقِنَا مُعْطِی الْجَزِیْلِ وَ وَاهِبِ النَّعْمَاءِ

ہم نے اپنے پیدا کرنے والے پر توکّل کیا ہے جو بہت دینے والا اور نعمت کا عطا کرنے والا ہے۔

مَنْ کَانَ لِلرَّحْمٰنِ کَانَ مُکَرَّمًا لَا زَالَ اَهْلَ الْمَجْدِ وَالْاٰلَاءِ

جو خدا کا ہو گیا وہ بزرگ بن جاتا ہے اور وہ ہمیشہ بزرگی اور نعمتوں والا بنا رہتا ہے۔

اِنَّ الْعِدَا یُؤْذُوْنَنِیْ بِخَبَاثَۃٍ یُؤْذُوْنَ بِالْبُهْتَانِ قَلْبَ بَرَاءِ

بے شک دشمن خباثت سے مجھے تکلیفیں دے رہے ہیں وہ بہتان لگا کر ایک بے گناہ انسان کے دل کو ایذا پہنچا رہے ہیں۔

هُمْ یُذْعِرُوْنَ بِصَیْحَةٍ وَّ نَعُدُّهُمْ فِیْ زُمْرِ مَوْتٰی لَامِنَ الْاَحْیَاءِ

وہ چیخ و چلّا کر (ہمیں) ڈراتے ہیں حالانکہ ہم انہیں مُردوں کے زمرہ میں شمار کرتے ہیں نہ کہ زندوں میں۔

کَیْفَ التَّخَوُّفُ بَعْدَ قُرْبِ مُشَجِّعٍ مِنْ هٰذِهِ الْاَصْوَاتِ وَالضَّوْضَاءِ ﴿۱۰۰﴾

جرأت عطا کرنے والے (خدا) کے قرب کے بعد ان آوازوں اور شوروغوغا سے ڈر کیسے پیدا ہوسکتا ہے؟

یَسْعَی الْخَبِیْثُ لِیُطْفِئَنْ اَنْوَارَنَا وَالشَّمْسُ لَا تَخْفٰی مِنَ الْاِخْفَاءِ

خبیث کوشش کرتا ہے کہ ہمارے انوار کو بجھا دے اور آفتاب تو چھپانے سے چھپ نہیں سکتا۔

اِنَّ الْمُهَیْمِنَ قَدْ اَتَمَّ نَوَالَهٗ فَضْلًا عَلَیَّ فَصِرْتُ مِنْ نُحَلَاءِ

بے شک خدائے نگہبان نے اپنی بخشش کو کمال تک پہنچادیا ہے مجھ پر فضل کرتے ہوئے پس میں بخشش کرنے والوں میں سے ہوگیا۔

نُعْطِی الْعُلُوْمَ لِدَفْعِ مَتْرَبَةِ الْوَرٰی طَالَتْ اَیَادِیْنَا عَلَی الْفُقَرَاءِ

مخلوق کی تنگ دستی دور کرنے کے لئے ہم علوم کا مال عطا کرتے ہیں اور محتاجوں پر ہمارے احسانات بہت زیادہ ہوگئے ہیں

اِنْ شِئْتَ لَیْسَتْ اَرْضُنَا بِبَعِیْدَةٍ مِنْ اَرْضِکَ الْمَنْحُوْسَةِ الصَّیْدَاءِ

اگر تو بھی کچھ لینا چاہتا ہے تو ہماری زمین کچھ دور نہیں ہے تیری اس زمین سے جو منحوس، سپاٹ اور سنگلاخ ہے۔

صَعْبٌ عَلَیْکَ زَمَانُ سُئْلِ مُحَاسِبٍ اِنْ مِتَّ یَاخَصْمِیْ عَلَی الشَّحْنَاءِ

حساب لینے والے (خدا) کے سوالوں کی گھڑی تجھ پر سخت ہوگی۔ اے میرے دشمن! اگر تو کینے میں مر گیا۔

مَاجِئْتُ مِنْ غَیْرِ الضُّرُوْرَةِ عَابِثًا قَدْ جِئْتُ مِثْلَ الْمُزْنِ فِی الرَّمْضَاءِ

میں بے ضرورت اور بے مقصد نہیں آیا بلکہ میں تپتی ہوئی زمین پر بارش برسانے والے بادل کی طرح آیا ہوں۔

عَیْنٌ جَرَتْ لِعِطَاشِ قَوْمٍ اُضْجِرُوْا اَوْمَاءُ نَقْعٍ طَافِحٍ لِظِمَاءِ

پیاس کے مارے بے کل لوگوں کے لئے ایک چشمہ جاری ہوگیا اور پیاسوں کے لئے بہت سا صاف پانی جاری ہوگیا ہے۔

اِنِّیْ بِاَفْضَالِ الْمُهَیْمِنِ صَادِقٌ قَدْ جِئْتُ عِنْدَ ضُرُوْرَةٍ وَّ وَبَاءِ

بے شک میں خدائے نگہبان کے فضلوں سے صادق ہوں اور میں ضرورت اور وبا کے وقت آیا ہوں۔

ثُمَّ اللِّئَامُ یُکَذِّبُوْنَ بِخُبْثِهِمْ لَا یَقْبَلُوْنَ جَوَائِزِیْ وَعَطَائِیْ

پھر بھی کمینے لوگ اپنے خُبث کی وجہ سے مجھے جھٹلاتے ہیں اور میری بخشش و عطا کو قبول نہیں کرتے۔

كَلِمُ اللِّئَامِ اَسِنَّةٌ مَذْرُوْبَةٌ وَ صُدُوْرُهُمْ كَالْحَرَّةِ الرَّجْلَاءِ

کمینوں کی باتیں تیز نیزے ہیں اور ان کے سینے سخت سنگلاخ زمین کی طرح ہیں۔

مَنْ حَارَبَ الصِّدِّيْقَ حَارَبَ رَبَّهُ وَنَبِيَّهُ وَ طَوَائِفَ الصُّلَحَاءِ

جو شخص صدیق سے لڑائی کرتا ہے وہ اپنے ربّ اور اس کے نبی اور صلحاء کے گروہوں سے جنگ کرتا ہے۔

وَاللّٰهِ لَا اَدْرِیْ وُجُوْهَ كُشَاحَةٍ مِنْ غَيْرِ اَنَّ الْبُخْلَ فَارَ كَمَاءِ

اللہ کی قسم! میں ان کی دشمنی کی وجوہ نہیں جانتا بجز اس کے کہ بخل نے ان میں (چشمہ کے) پانی کی طرح جوش مارا ہے۔

مَآ كُنْتُ اَحْسَبُ اَنَّهُمْ بِعَدَاوَتِیْ يَذَرُوْنَ حُكْمَ شَرِيْعَةٍ غَرَّاءِ ﴿۱۰۱﴾

مجھے یہ خیال نہیں تھا کہ وہ میری عداوت میں روشن شریعت کے حکم کو بھی چھوڑ دیں گے۔

عَادَيْتُهُمْ لِلّٰهِ حِيْنَ تَلَاعَبُوْا بِالدِّيْنِ صَوَّالِيْنَ مِنْ غُلَوَاءِ

میں خدا کی خاطر ان کا دشمن ہوا جب وہ دین سے کھیلنے لگے۔ جب کہ وہ حد سے بڑھتے ہوئے حملہ کرنے لگے۔

رُبِّيْتُ مِنْ دَرِّ النَّبِيِّ وَعَيْنِهِ أُعْطِيْتُ نُوْرًا مِّنْ سِرَاجِ حِرَاءِ

میں نبی صلّی اللہ علیہ وسلّم کے دودھ اور آپ کے چشمے سے پلا ہوں اور غارِ حرا کے آفتاب سے مجھے نور عطا کیا گیا ہے۔

اَلشَّمْسُ اُمٌّ وَّالْهِلَالُ سَلِيْلُهَا يَنْمُوْ وَ يَنْشَأُ مِنْ ضِيَاءِ ذُكَاءِ

سورج ماں ہے اور ہلال اس کا فرزند جو سورج کی روشنی سے نشوونما پاتا ہے۔

اِنِّیْ طَلَعْتُ كَمِثْلِ بَدْرٍ فَانْظُرُوْا لَا خَيْرَ فِیْ مَنْ كَانَ كَالْكَهْمَاءِ

بے شک میں بدر کی طرح طلوع ہوا۔ سو تم دیکھو۔ اس شخص میں کوئی بھلائی نہیں جو کمزور نظر والی عورت کی طرح ہو۔

يَارَبِّ اَيِّدْنَا بِفَضْلِكَ وَانْتَقِمْ مِمَّنْ يَّدُعُّ الْحَقَّ كَالْغُثَّاءِ

اے میرے ربّ! ہماری تائید کر اپنے فضل سے اور انتقام لے اس شخص سے جو حق کو خس وخاشاک کی طرح دھتکارتا ہے۔

يَارَبِّ قَوْمِیْ غَلَّسُوْا بِجَهَالَةٍ فَارْحَمْ وَاَنْزِلْهُمْ بِدَارِ ضِيَاءِ

اے میرے ربّ! میری قوم جہالت سے اندھیرے میں چلی گئی ہے سو تو رحم کر اور انہیں روشنی کے گھر میں اتار۔

يَالَائِمِیْ اِنَّ الْعَوَاقِبَ لِلتُّقٰی فَارْبَأْ مَاٰلَ الْاَمْرِ كَالْعُقَلَاءِ

اے مجھے ملامت کرنے والے! انجام متقیوں کے حق میں ہوا کرتا ہے پس تو دانشمندوں کی طرح مآل کار کے بارہ میں غور وفکر کر۔

اَللّٰہُ اَیَّدَنِیْ وَ صَافَا رَحْمَۃً وَاَمَدَّنِیْ بِالنِّعَمِ وَالْاٰ لَاءِ

اللہ نے میری تائید کی ہے اور اپنی رحمت سے دوست بنایا ہے اور مجھے قِسم قِسم کی نعمتوں سے مدد دی ہے۔

فَخَرَجْتُ مِنْ وَھْدِ الضَّلَالَۃِ وَالشَّقَا وَدَخَلْتُ دَارَ الرُّشْدِ وَالْاِذْرَاءِ

پس میں بدبختی اور گمراہی کے گڑھے سے نکل گیا ہوں اور میں ہدایت اور تعلیم دینے کے گھر میں داخل ہو گیا ہوں۔

وَاللّٰہِ اِنَّ النَّاسَ سَقْطٌ کُلُّھُمْ اِلَّا الَّذِیْ اَعْطَاہُ نِعَمَ لِقَاءِ

اور اللہ کی قسم! سب کے سب لوگ بیکار شے ہیں سوائے اس شخص کے جسے خدا نے اپنے دیدار کی نعمت دی ہو۔

اِنَّ الَّذِیْ اَرْوَی الْمُھَیْمِنُ قَلْبَہٗ تَأْتِیْہِ اَفْوَاجٌ کَمِثْلِ ظِمَاءِ

وہ شخص جس کے دل کو خدائے نگہبان نے سیراب کر دیا ہو اس کے پاس فوجوں کی فوجیں پیاسوں کی طرح آتی ہیں۔

رَبُّ السَّمَاءِ یُعِزُّہٗ بِعِنَایَۃٍ تَعْنُوْ لَہٗ اَعْنَاقُ اَھْلِ دَھَاءِ

آسمان کا مالک اپنی عنایت سے اسے عزت دیتا ہے اور عقلمندوں کی گردنیں اس کے آگے جھک جاتی ہیں۔

اَلْاَرْضُ تُجْعَلُ مِثْلَ غِلْمَانٍ لَّہٗ تَأْتِیْ لَہُ الْاَفْلَاکُ کَالْخُدَمَاءِ ﴿۱۰۲﴾

زمین اس کے لئے غلاموں کی طرح بنا دی جاتی ہے اور آسمان اس کے لئے خادموں کی طرح ہو جاتے ہیں۔

مَنْ ذَا الَّذِیْ یُخْزِیْ عَزِیْزَ جَنَابِہٖ اَلْاَرْضُ لَا تُفْنِیْ شُمُوْسَ سَمَاءِ

وہ کون ہے جو جنابِ الٰہی کے پیارے کو ذلیل کرے آسمان کے سورجوں کو زمین فنا نہیں کر سکتی۔

اَلْخَلْقُ دُوْدٌ کُلُّھُمْ اِلَّا الَّذِیْ زَکَّاہُ فَضْلُ اللّٰہِ مِنْ اَھْوَاءِ

خلقت ساری کی ساری کیڑے کی حیثیت رکھتی ہے سوائے اس شخص کے جسے اللہ کے فضل نے ہوا و ہوس سے پاک کر دیا ہو۔

فَانْھَضْ لَہٗ اِنْ کُنْتَ تَعْرِفُ قَدْرَہٗ وَاسْبِقْ بِبَذْلِ النَّفْسِ وَالْاِعْدَاءِ

پس تو اس شخص کی خاطر اٹھ اگر تو اس کی قدر پہچانتا ہے اور نفس کو قربان کرنے اور دوڑانے میں سبقت لے جا۔

اِنْ کُنْتَ تَقْصِدُ ذُلَّہٗ فَتُحَقَّرُ وَسَتَخْسَئَنْ کَالْکَلْبِ یَوْمَ جَزَاءِ

اگر تو اس کی ذلّت چاہتا ہے تو تُو خود حقیر کیا جائے گا اور کتے کی طرح جزا کے دن راندۂ درگاہ ہو گا۔

غَلَبَتْ عَلَیْکَ شَقَاوَۃٌ فَتُحَقِّرُ مَنْ کَانَ عِنْدَ اللّٰہِ مِنْ کُرَمَاءِ

تجھ پر بدبختی غالب آ گئی ہے سو تو حقیر جانتا ہے اس شخص کو جو اللہ کے نزدیک معززین میں سے ہے۔

صَعُبٌ عَلَیْکَ سِرَاجُنَا وَضِیَاءُ نَا تَمْشِیْ کَمَشْیِ اللُّصِّ فِی اللَّیْلَاءِ

ہمارا چراغ اور ہماری روشنی تجھ پرگراں ہے تُو اندھیری رات میں چوروں کی طرح چل رہا ہے۔

تَھْذِیْ وَاَیْمُ اللّٰہِ مَالَکَ حِیْلَۃٌ یَوْمَ النُّشُوْرِ وَعِنْدَ وَقْتِ قَضَاءِ

تُو بیہودہ گوئی کر رہا ہے اور بخدا قیامت کے دن اور فیصلے کے وقت تیرے لئے کوئی حیلہ نہ ہو گا۔

بَرْقٌ مِّنَ الْمَوْلٰی نُرِیْکَ وَمِیْضَہٗ فَاصْبِرْ کَصَبْرِ الْعَاقِلِ الرَّنَّاءِ

یہ مولیٰ کی طرف سے بجلی ہے جس کی چمک ہم تجھے دکھائیں گے پس تو غور سے دیکھنے والے عاقل کی طرح صبر کر۔

وَاَرٰی تَغَیُّظَکُمْ یَفُوْرُ کَلُجَّۃٍ مَوْجٌ کَمَوْجِ الْبَحْرِ اَوْ ھَوْجَاءِ

اور میں دیکھتا ہوں کہ تمہارا غصّہ گہرے پانی کی طرح جوش مار رہا ہے اس کی لہر سمندر کی لہر یا تند ہوا کی طرح ہے۔

وَاللّٰہِ یَکْفِیْ مِنْ کُمَاۃِ نِضَالِنَا جَلْدٌ مِّنَ الْفِتْیَانِ لِلْاَعْدَاءِ

خدا کی قسم! ہمارے جنگجو بہادروں میں سے ایک جواں مرد دلیر ہی سب دشمنوں کے لئے کافی ہو گا۔

اِنَّا عَلٰی وَقْتِ النَّوَائِبِ نَصْبِرُ نُزْجِی الزَّمَانَ بِشِدَّۃٍ وَّ رَخَاءِ

بے شک مصیبتوں کا وقت آنے پر ہم صبر کرتے ہیں ہم تنگی اور فراخی کی حالت میں زمانہ گذار دیتے ہیں۔

فِتَنُ الزَّمَانِ وُلِدْنَ عِنْدَ ظُھُوْرِکُمْ وَالسَّیْلُ لَا یَخْلُوْ مِنَ الْغُثَّاءِ

تمہارے ظاہر ہوتے ہی زمانہ کے فتنے پیدا ہو گئے اور فتنوں کا سیلاب خس و خاشاک سے خالی نہیں ہوتا۔

عِفْنَا لُقَیَّاکُمْ وَلَا اَسْتَکْرِہُ لَوْحَلَّ بَیْتِیْ عَاسِلُ الْبَیْدَاءِ ﴿۱۰۳﴾

ہم تمہاری ملاقات سے کراہت کرتے ہیں حالانکہ میں نہیں کراہت کرتا اگرچہ میرے گھر میں جنگل کا بھیڑیا ہی اتر پڑے۔

اَلْیَوْمَ اَنْصَحُکُمْ وَکَیْفَ نَصَاحَتِیْ قَوْمٌ اَضَاعُوا الدِّیْنَ لِلشَّحْنَاءِ

آج میں تمہیں نصیحت کرتا ہوں۔اور میری نصیحت سے کیسے فائدہ اٹھاسکتی ہے وہ قوم جس نے دین کو کینے کی وجہ سے ضائع کر دیا۔

قُلْنَا تَعَالَوْا لِلنِّضَالِ وَنَاضِلُوْا فَتَکَنَّسُوْا کَالظَّبْیِ فِی الْاَفْلَاءِ

ہم نے کہا کہ مقابلے کے لئے آؤ اور مقابلہ کرو پس وہ چھپ گئے جس طرح ہرن بیابانوں میں چھپ جاتا ہے۔

لَا یُبْصِرُوْنَ وَلَا یَرَوْنَ حَقِیْقَۃً وَتَھَالَکُوْا فِیْ بُخْلِھِمْ وَ رِیَاءِ

وہ بصیرت اختیار نہیں کرتے اور نہ حقیقتِ حال کو دیکھتے ہیں اور اپنے بخل اور ریا میں مر چکے ہیں۔

هَلْ فِیْ جَمَاعَتِهِمْ بَصِیْرٌ یَّنْظُرُ نَحْوِیْ كَمِثْلِ مُبَصِّرٍ رَّنَّاءِ
کیا ان کی جماعت میں کوئی بصیرت مند ہے جو دیکھے۔ میری طرف ایک غور کرنے والے مبصّر کی طرح۔

مَا نَاضَلُوْنِیْ ثُمَّ قَالُوْا جَاهِلٌ اُنْظُرْ اِلٰی اِیْذَائِهِمْ وَجَفَاءِ
انہوں نے مجھ سے مقابلہ تو نہ کیا اور کہہ دیا کہ جاہل ہے۔ ان کی ایذا اور ظلم کو دیکھ۔

دَعْوَی الْكُمَاةِ یَلُوْحُ عِنْدَ تَقَابُلٍ حَدُّ الظُّبَاةِ یُنِیْرُ فِی الْهَیْجَاءِ
بہادروں کا دعوٰی مقابلہ پر ہی ظاہر ہوتا ہے۔ تلواروں کی دھار جنگ میں ہی چمکتی ہے۔

رَجُلٌ بِبَطْنِ بَطَالَةَ بَطَّالَةٌ تَعْلِیْ☆ عَدَاوَتُهُ كَرَعْدِ طَخَاءِ
ایک آدمی جو بٹالہ میں رہتا ہے بہت ہی ناکارہ ہے۔ اس کی عداوت بادل کی گرج کی طرح جوش مارتی ہے۔

لَا یَحْضُرُ الْمِضْمَارَ مِنْ خَوْفٍ عَرَا یَهْذِیْ كَنِسْوَانٍ بِحُجْبِ خِفَاءِ
اس خوف کی وجہ سے جو اسے لاحق ہے وہ میدان میں نہیں آیا۔ وہ پوشیدگی کے پردوں میں عورتوں کی طرح بدزبانی کرتا ہے۔

قَدْ اٰثَرَ الدُّنْیَا وَجِیْفَةَ دَشْتِهَا وَالْمَوْتُ خَیْرٌ مِّنْ حَیَاةِ غِطَاءِ
اس نے دنیا اور اس کے جنگل کے مردار کو پسند کر لیا۔ غافلانہ و محجوبانہ زندگی سے تو مر جانا ہی بہتر ہے۔

یَا صَیْدَ اَسْیَافِیْ اِلٰی مَا تَأْبِزُ لَا تُنْجِیَنَّكَ سِیْرَةُ الْاَطْلَاءِ
اے میری تلوار کے شکار! تو کب تک اچھل کود کرے گا۔ ہرن کے بچوں کا کردار تجھے نجات نہیں دے گا۔

نَجَّسْتَ اَرْضَ بَطَالَةَ مَنْحُوْسَةً اَرْضٌ مُحَرْبِئَةٌ مِنَ الْحِرْبَاءِ
تو نے بٹالہ کی منحوس زمین کو جو گرگٹوں کی آماجگاہ ہے ناپاک کر دیا ہے۔

اِنِّیْ اُرِیْدُكَ فِی النِّضَالِ كَصَائِدٍ لَا یَرْكَنَنْ اَحَدٌ اِلٰی اِرْزَاءِ
میں تجھے مقابلے میں شکاری کی طرح چاہتا ہوں پس چاہیئے کہ کوئی تجھے پناہ دینے کی طرف مائل نہ ہو۔

صَدْرُ الْقَنَاةِ یَنُوْشُ صَدْرَكَ ضَرْبُهُ وَیُرِیْكَ مُرَّانِیْ بِحَارَ دِمَاءِ ﴿۱۰۴﴾
نیزے کی انّی کا یہ حال ہے کہ اس کی ضرب تیرے سینے کو چھید دے گی۔ اور میرے لچکدار مضبوط نیزے تجھے خون کے دریا دکھا دیں گے۔

جَاشَتْ اِلَیْكَ النَّفْسُ مِنْ كَلِمَاتِنَا خَوْفًا فَكَیْفَ الْحَالُ عِنْدَ مِرَائِیْ
میرے کلمات سے خوف کے مارے تیری جان لبوں تک پہنچ گئی ہے تو مجھ سے مباحثہ کے وقت تیرا کیا حال ہوگا؟

☆ تعلی سہوِ کتابت معلوم ہوتی ہے۔ درست تغلی ہے۔ فارسی ترجمے سے بھی اس کی تصدیق ہوتی ہے۔ (ناشر)

أُعْطِيْتُ لُسْنًا كَاللَّقُوْحِ مُرَوِّيًا وَفَصِيْلُهَا تَأْثِيْرُهَا بِبَهَاءِ

میں ایسے محاوراتِ زبان دیا گیا ہوں جو بہت دودھیل اونٹنی کی طرح سیراب کرنے والے ہیں اور اس کا بچہ اس کی خوبصورت تاثیر ہے۔

اِنْ شِئْتَ كِدْ كُلَّ الْمَكَائِدِ حَاسِدًا اَلْبَدْرُ لَا يَغْسُوْ بِلَغْيِ ضِرَاءِ

اگر تو چاہے تو ہر ایک مکر حسد کرتے ہوئے کر گذر۔ چودھویں کا چاند کتوں کے شور سے بے نور نہیں ہو جاتا۔

كَذَّبْتَ صِدِّيْقًا وَّجُرْتَ تَعَمُّدًا وَلَئِنْ سَطَا فَيُرِيْكَ قَعْرَ عَفَاءِ

تو نے ایک صدیق کی تکذیب کی ہے اور عمداً ناانصافی کی ہے اور اگر وہ تجھ پر حملہ کر دے تو تجھے زمین کی گہرائی دکھا دے گا۔

مَاشَمَّ اَنْفِیْ مَرْغَمًا فِیْ مَشْهَدٍ وَأَثَرْتُ نَقْعَ الْمَوْتِ فِی الْاَعْدَاءِ

میری ناک نے کسی جنگ میں ذلّت کی بو نہیں سونگھی اور میں نے دشمنوں میں موت کا غبار اڑا دیا ہے۔

وَاللّٰهِ أَخْطَأْتُمْ لِنَكْبَةِ بَخْتِكُمْ بَارَيْتُمُ ابْنَ كَرِيْهَةٍ فَجَّاءِ

خدا کی قسم! تم نے اپنی بدبختی کی وجہ سے غلطی کی ہے کہ اس شخص سے لڑائی ٹھانی ہے جو لڑائی کا دھنی اور اچانک حملہ کرنے والا ہے۔

اِنِّیْ بِحِقْدِكَ كُلَّ يَوْمٍ اُرْفَعُ اَنْمِیْ عَلَی الشَّحْنَاءِ وَالْبُغْضَاءِ

میں تیرے کینے کی وجہ سے ہر روز بلند مرتبہ پا رہا ہوں اور باوجود تمہارے بغض اور کینے کے ترقی کر رہا ہوں۔

نِلْنَا ثُرَيَّاءَ السَّمَاءِ وَسَمْكَهٗ لِنَرُدَّ اِيْمَانًا اِلَی الْغَبْرَاءِ

ہم نے آسمان کے ثریّا اور اس کی بلندی کو پا لیا ہے تاکہ ہم ایمان کو زمین کی طرف لوٹائیں۔

اُنْظُرْ اِلَی الْفِتَنِ الَّتِیْ نِيْرَانُهَا تُجْرِیْ دُمُوْعًا بَلْ عُيُوْنَ دِمَاءِ

ان فتنوں کی طرف دیکھو جن کی آگیں آنسو جاری کرتی ہیں بلکہ خون کے چشمے۔

فَاَقَامَنِی الرَّحْمٰنُ عِنْدَ دُخَانِهَا لِفَلَاحِ مُدَّلِجِيْنَ فِی اللَّيْلَاءِ

ان فتنوں کے دھوئیں کے وقت خدائے رحمان نے مجھے کھڑا کیا ہے تاریک رات میں چلنے والوں کو نجات بخشنے کے لئے۔

وَقَدِ اقْتَضَتْ زَفَرَاتُ مَرْضٰی مَقْدَمِیْ فَحَضَرْتُ حَمَّالًا كُئُوْسَ شِفَاءِ

مریضوں کی آہوں نے میری آمد کا تقاضا کیا تو میں ان کے لئے شفا کے پیالے اٹھائے ہوئے حاضر ہو گیا۔

لَمَّا أَتَيْتُ الْقَوْمَ سَبُّوْا كَالْعِدَا وَتَخَيَّرُوْا سُبُلَ الشَّقَا بِاِبَاءِ

جب میں قوم کے پاس آیا تو اس نے مجھے دشمنوں کی طرح گالیاں دیں اور انکار کی وجہ سے بدبختی کے رستے کو اختیار کر لیا۔

﴿۱۰۵﴾ قَالُوْا کَذُوْبٌ کَیْذُبَانٌ کَاذِبٌ بَلْ کَافِرٌ وَّ مُزَوِّرٌ وَّمُرَائِیْ

انہوں نے کہا کہ یہ کاذب ہے' کذّاب ہے اور مجسم جھوٹ ہے بلکہ کافر ہے' فریبی ہے اور ریا کار ہے۔

مَنْ مُخْبِرٌ عَنْ ذِلَّتِیْ وَ مُصِیْبَتِیْ مَوْلَایْ خَتْمَ الرُّسْلِ بَحْرَ عَطَاءٍ

کوئی ہے جو میری ذلّت اور مصیبت کی خبر دے' میرے مولا خاتم الرسل کو جو بخشش کا سمندر ہیں۔

یَا طَیِّبَ الْاَخْلَاقِ وَالْاَسْمَاءِ أَفَأَنْتَ تُبْعِدُنَا مِنَ الْاٰلَاءِ

اے پاکیزہ اخلاق اور پاک ناموں والے نبی ! کیا تو ہمیں اپنی نعمتوں سے دور رکھے گا۔

اَنْتَ الَّذِیْ شَغَفَ الْجَنَانَ مَحَبَّۃً اَنْتَ الَّذِیْ کَالرُّوْحِ فِیْ حَوْبَائِیْ

تُو وہ ہے جس کی محبت دل میں گھر کر گئی ہے۔ تُو وہ ہے جو میرے بدن میں روح کی طرح ہے۔

اَنْتَ الَّذِیْ قَدْ جُذِبَ قَلْبِیْ نَحْوَہُ اَنْتَ الَّذِیْ قَدْ قَامَ لِلْاِصْبَاءِ

تُو وہ ہے کہ جس کی طرف میرا دل کھچا ہوا ہے۔ تُو وہ ہے جو میری دلبری کے لئے کھڑا ہے۔

اَنْتَ الَّذِیْ بِوَدَادِہٖ وَبِحُبِّہٖ اُیِّدْتُّ بِالْاِلْھَامِ وَالْاِلْقَاءِ

تُو وہ ہے کہ جس کی محبت اور دوستی کے باعث میں الہام اور القاءِ الٰہی سے تائید یافتہ ہوا۔

اَنْتَ الَّذِیْ اَعْطِي الشَّرِیْعَۃَ وَالْھُدٰی نَجّٰی رِقَابَ النَّاسِ مِنْ اَعْبَاءٍ

تُو وہ ہے جس نے شریعت اور ہدایت دی ہے اور لوگوں کی گردنوں کو بوجھوں سے نجات دی ہے۔

ھَیْھَاتَ کَیْفَ نَفِرُّ مِنْکَ کَمُفْسِدٍ رُوْحِیْ فِدَتْکَ بِلَوْعَۃٍ وَّ وَفَاءٍ

ہم تجھ سے مفسد کی طرح کیسے بھاگ سکتے ہیں کہ یہ ناممکن ہے۔ میری تو جان بھی آپ پر سوزشِ عشق اور وفاداری سے قربان ہے۔

اٰمَنْتُ بِالْقُرْاٰنِ صُحُفِ اِلٰھِنَا وَبِکُلِّ مَا اَخْبَرْتَ مِنْ اَنْبَاءٍ

میں اپنے معبود کے صحیفوں (یعنی) قرآن پر ایمان لایا ہوں اور ان تمام اخبارِ غیبیہ پر بھی جن کی تو نے خبر دی۔

یَاسَیِّدِیْ یَامَوْئِلَ الضُّعَفَاءِ جِئْنَاکَ مَظْلُوْمِیْنَ مِنْ جُھَلَاءٍ

اے میرے سردار! اے ضعیفوں کی جائے پناہ! ہم تیرے پاس جاہلوں (کے ظلم) سے مظلوم ہو کر آئے ہیں۔

اِنَّ الْمَحَبَّۃَ لَا تُضَاعُ وَتُشْتَرٰی اِنَّا نُحِبُّکَ یَا ذُکَاءَ سَخَاءٍ

محبت ضائع نہیں ہوتی بلکہ اس کی قیمت پڑتی ہے۔ اے آفتابِ سخاوت! یقیناً ہم تجھ سے محبت رکھتے ہیں۔

یَا شَمْسَنَا اُنْظُرْ رَحْمَۃً وَّتَحَنُّنًا   یَسْعٰی اِلَیْکَ الْخَلْقُ لِلْاِرْکَاءِ

اے ہمارے آفتاب! رحمت اور مہربانی کی نگاہ ڈالیئے۔ مخلوق آپ کی پناہ کے لئے دوڑی آ رہی ہے۔

اَنْتَ الَّذِیْ ھُوَ عَیْنُ کُلِّ سَعَادَۃٍ   تَھْوِیْ اِلَیْکَ قُلُوْبُ اَھْلِ صَفَاءِ

تُو ہی ہے جو ہر سعادت کا چشمہ ہے۔ اہل صفاء کے دل تیری طرف مائل ہو رہے ہیں۔

اَنْتَ الَّذِیْ ھُوَ مَبْدَءُ الْاَنْوَارِ   نَوَّرْتَ وَجْہَ الْمُدْنِ وَالْبَیْدَاءِ ﴿۱۰۶﴾

تُو ہی ہے جو مبدءِ انوار ہے تو نے شہروں اور بیابان کے چہرے کو منوّر کر دیا ہے۔

اِنِّیْ اَرٰی فِیْ وَجْھِکَ الْمُتَھَلِّلِ   شَانًا یَّفُوْقُ شُیُوْنَ☆ وَجْہِ ذُکَاءِ

میں تیرے روشن چہرے میں دیکھ رہا ہوں ایسی شان جو آفتاب کے چہرے کی شانوں سے بھی بڑھ کر ہے۔

شَمْسُ الْھُدٰی طَلَعَتْ لَنَا مِنْ مَّکَّۃٍ   عَیْنُ النَّدٰی نَبَعَتْ لَنَا بِحِرَاءِ

ہمارے لئے مکّہ سے ہدایت کا آفتاب طلوع ہوا اور ہمارے لئے بخشش کا چشمہ غارِ حراء سے پھوٹا۔

ضَاھَتْ اَیَاۃُ الشَّمْسِ بَعْضَ ضِیَاءِہٖ   فَاِذَا رَأَیْتُ فَھَاجَ مِنْہُ بُکَائِیْ

آفتاب کی روشنی آپ کی روشنی سے کچھ ہی مشابہت رکھتی ہے۔ جب میں نے (آپ کو) دیکھا تو اس سے میری گریہ وزاری میں جوش آ گیا۔

نَسْعٰی کَفِتْیَانٍ بِدِیْنِ مُحَمَّدٍ   لَسْنَا کَرَجُلٍ فَاقِدِ الْاَعْضَاءِ

ہم جوانوں کی طرح دینِ محمّد کے لئے کوشاں ہیں۔ ہم ایسے آدمی کی طرح نہیں جو بے دست و پا ہو۔

اَعْلَی الْمُھَیْمِنُ ھِمَمَنَا فِیْ دِیْنِہٖ   نَبْنِیْ مَنَازِلَنَا عَلَی الْجَوْزَاءِ

خدائے نگہبان نے ہماری ہمتوں کو اپنے دین کے بارے میں بلند کر دیا ہے۔ ہم اپنے گھر بُرجِ جوزاء پر بنا رہے ہیں۔

اِنَّا جُعِلْنَا کَالسُّیُوْفِ فَنَدْمَغُ   رَأْسَ اللِّئَامِ وَھَامَۃَ الْاَعْدَاءِ

ہم کو تلواروں کی طرح بنا دیا گیا ہے پس ہم کمینوں کے سر اور دشمنوں کی کھوپڑی پھوڑ دیتے ہیں۔

وَمِنَ اللِّئَامِ اَرٰی رُجَیْلًا فَاسِقًا   غُوْلًا لَّعِیْنًا نُّطْفَۃَ السُّفَھَاءِ

اور کمینوں میں سے مَیں ایک مردکِ فاسق کو دیکھ رہا ہوں کہ وہ ملعون چھلاوا اور بے وقوفوں کا تخم ہے۔

شَکِسٌ خَبِیْثٌ مُّفْسِدٌ وَّ مُزَوِّرٌ   نَحْسٌ یُّسَمَّی السَّعْدَ فِی الْجُھَلَاءِ

وہ بد خُلق، بڑا مفسد اور دروغگو ہے، منحوس ہے جو جاہلوں میں سعد اللہ کہلاتا ہے۔

☆ شیون سہوِ کتابت معلوم ہوتا ہے۔ درست شئون ہے۔ (ناشر)

مَا فَارَقَ الْکُفْرَ الَّذِیْ ھُوَ اِرْثُہٗ ضَاھٰی أَبَاہُ وَاُمَّہٗ بِعَمَاءِ

اس نے اس کفر کو نہیں چھوڑا جو اس کی میراث ہے اور اندھے پن میں اپنے ماں باپ کے مشابہ ہو گیا ہے۔

قَدْ کَانَ مِنْ دُوْدِ الْھُنُوْدِ وَ زَرْعِھِمْ مِنْ عَبْدَۃِ الْاَصْنَامِ کَالْاٰبَاءِ

وہ کِرمِ ہنود تھا اور انہی کی کھیتی میں سے تھا۔ آباء و اجداد کی طرح بتوں کے پجاریوں میں سے تھا۔

فَالْاٰنَ قَدْ غَلَبَتْ عَلَیْہِ شَقَاوَۃٌ کَانَتْ مُبِیْدَۃَ اُمِّہٖ الْعَمْیَاءِ

اب اس پر شقاوت غالب آ گئی ہے اور یہی شقاوت اس کی اندھی ماں کی ہلاکت کا موجب ہوئی تھی۔

اِنِّیْ اَرَاہُ مُکَذِّبًا وَّ مُکَفِّرًا وَمُحَقِّرًا بِالسَّبِّ وَالْاِزْرَاءِ

میں اسے مکذّب اور مکفّر اور گالی گلوچ کے ساتھ حقارت کرنے والا اور عیب لگانے والا پاتا ہوں۔

یُؤْذِیْ فَمَا نَشْکُوْ وَمَا نَتَاَسَّفُ کَلْبٌ فَیَغْلِیْ قَلْبُہٗ لِعُوَاءِ ﴿۱۰۷﴾

وہ ایذا دیتا ہے سو نہ ہم شکوہ کرتے ہیں اور نہ افسوس۔ وہ ایک کتا ہے اس کا دل بھونکنے کے لئے جوش مار رہا ہے۔

کَحَلَ الْعِنَادُ جُفُوْنَہٗ بِعَجَاجَۃٍ فَالْاٰنَ مَنْ یَّحْمِیْہِ مِنْ اَقْذَاءِ

عناد نے اس کی پلکوں میں غبار کا سرمہ ڈال دیا ہے اب اس کو آنکھ میں تنکا پڑ جانے سے کون بچا سکتا ہے۔

یَالَاعِنِیْ اِنَّ الْمُھَیْمِنَ یَنْظُرُ خَفْ قَھْرَ رَبٍّ قَادِرٍ مَوْلَائِیْ

مجھے لعنت کرنے والے! بے شک نگران خدا دیکھ رہا ہے تو میرے مولیٰ ربّ قادر کے قہر سے ڈر۔

اَلْحَقُّ لَا یُصْلٰی بِنَارِ خَدِیْعَۃٍ اَنّٰی مِنَ الْخُفَّاشِ خَسْرُ ذُکَاءِ

حق کو مکر و فریب کی آگ سے جلایا نہیں جا سکتا۔ چمگاڈر سے آفتاب کو نقصان کیسے پہنچ سکتا ہے؟

اِنِّیْ اَرَاکَ تَمِیْسُ بِالْخُیَلَاءِ أَ نَسِیْتَ یَوْمَ الطَّعْنَۃِ النَّجْلَاءِ

میں دیکھتا ہوں کہ تُو تکبّر سے مٹک مٹک کر چل رہا ہے کیا تو نے فراخ زخم کے لگنے کے دن کو بھلا دیا ہے؟

لَا تَتَّبِعْ اَھْوَاءَ نَفْسِکَ شَقْوَۃً یُلْقِیْکَ حُبُّ النَّفْسِ فِی الْخَوْقَاءِ

تو بدبختی سے اپنے نفس کی خواہشات کی پیروی نہ کر۔ نفس کی محبت تجھے کنوئیں میں ڈال دے گی۔

فَرَسٌ خَبِیْثٌ خَفْ ذُرٰی صَھَوَاتِہٖ خَفْ اَنْ تُزِلَّکَ عَدْوُ ذِیْ عُدَوَاءِ

نفس ایک خبیث گھوڑا ہے اس کی پشت پر سوار ہونے سے ڈر۔ تو اس بات سے ڈر کہ تجھے ناہموار دوڑنے والے کی دوڑ گرا نہ دے۔

اِنَّ السُّمُوْمَ لَشَرُّمَا فِی الْعَالَمِ   وَمِنَ السُّمُوْمِ عَدَاوَۃُ الصُّلَحَاءِ

بے شک تمام عالم میں بدترین چیز زہر ہے اور صالحین کی عداوت بھی زہروں میں سے ایک زہر ہے۔

اٰذَیْتَنِیْ خُبْثًا فَلَسْتُ بِصَادِقٍ   اِنْ لَّمْ تَمُتْ بِالْخِزْیِ یَابْنَ بِغَاءِ☆

تو نے خباثت سے مجھے ایذا دی ہے پس اے سرکش! اگر تو رسوائی سے نہ مرا تو میں سچا نہیں۔

اَللّٰہُ یُخْزِیْ حِزْبَکُمْ وَ یُعِزُّنِیْ   حَتّٰی یَجِیْءَ النَّاسُ تَحْتَ لِوَائِیْ

اللہ تمہارے گروہ کو رُسوا کرے گا اور مجھے عزّت دے گا یہاں تک کہ سب لوگ میرے جھنڈے تلے آجائیں گے۔

یَارَبَّنَا افْتَحْ بَیْنَنَا بِکَرَامَۃٍ   یَامَنْ یَّرٰی قَلْبِیْ وَلُبَّ لِحَائِیْ

اے ہمارے ربّ! ہمارے درمیان، ازراہِ کرم، فیصلہ فرمادے۔ اے وہ ذات جو میرے دل اور مغزِ پوست کو (یعنی اندرونے کو) جانتی ہے۔

یَا مَنْ اَرٰی اَبْوَابَہٗ مَفْتُوْحَۃً   لِلسَّائِلِیْنَ فَلَا تَرُدَّ دُعَائِیْ

اے وہ ذات جس کے دروازے مَیں سوالیوں کے لئے کھلے پاتا ہوں۔ پس میری دعا کو ردّ نہ فرما۔

آمِیْــــــن

☆ ثم بعد ذالک کان مآل ھٰذا العدوّ أنہ مات بالطاعون خاسرًا خائبًا، فاعتبروا یا أولی الأبصار. منہ

پھر اس کے بعد اس دشمن (سعد اللہ لدھیانوی) کا انجام یہ ہوا کہ وہ طاعون سے خائب وخاسر مر گیا۔ پس اے اہل بصیرت عبرت حاصل کرو۔ (منہ)